DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC REALTEIONS
BALOCHISTAN

نظامتِ اعلیٰ تعلقاتِ عامہ
حکومتِ بلوچستان

NO.DGPR(PRESS CLIPPING)/ 770

DATED 06-09-2026.

SUBJECT:- **PRESS CLIPPINGS.**

kindly find enclosed here with a set of press clipping of Local/National Newspapers for information and necessary action.

for (Director General)

The Press Secretary to
Chief Minister, Balochistan, Quetta.

RAMZAY ROAD QUETTA

PHONE NO: 081-9202548-9201615-9201956, FAX NO:081-9201108
e-mail: dgprquettabalochistan@.com, dgprquetta.advt@gmail.com

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

مورخہ 06.09.2026

نمبر شمار	اہم قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	حکومت عوامی فلاح کے شعبوں کو مضبوط بنانے کے لیے کوشاں ہے، گورنر۔	جنگ ودیگراخبارات
02	ریاست شہریوں اور سیکیورٹی اہلکاروں کو دہشت گردوں کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑے گی، سرفراز بگٹی۔	جنگ ودیگراخبارات
03	6 ستمبر 1965 ہماری قومی تاریخ کا سنہری باب ہے، نور محمد دمڑ۔	جنگ ودیگراخبارات
04	کبھی نظریہ پاکستان کے خلاف کوئی بات نہیں کی، صادق عمرانی۔	جنگ ودیگراخبارات
05	افغانستان اپنی سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال کرنے سے گریز کریں، صوبائی وزراء۔	مشرق ودیگراخبارات
06	یوم میں دفاع ہماری قومی تاریخ کا ناقابل فراموش دن ہے، کوہیار خان ڈومکی۔	مشرق ودیگراخبارات
07	6 ستمبر ہمیں دی جانے والی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے، ظہور بلیدی۔	مشرق ودیگراخبارات
08	پیپلز پارٹی مظلوم عوام کے آواز بے لوث خدمت ہمارا ویژن ہے، فیصل جمالی۔	جنگ ودیگراخبارات
09	بلوچستان کے عوام کا امن خوشحالی اور فلاح و بہبود ریاست کی کوششوں کا مرکزی نقطہ ہے، فیلڈ مارشل۔	جنگ ودیگراخبارات
10	غیر رجسٹرڈ کھلے خشک دودھ کی فروخت پر پابندی عائد، بی ایف اے۔	جنگ ودیگراخبارات
11	میٹروپولیٹن کا غیر قانونی تعمیرات کی روک تھام کے لیے بہت سارے اقدامات کا سلسلہ جاری۔	جنگ ودیگراخبارات
12	صوبے کا ای وی ایم سکور 83 فیصد ہوگیا۔	جنگ ودیگراخبارات
13	محکمہ ترقی نسواں کے تحت کاروبار کے لیے 100 خواتین میں چیک تقسیم۔	جنگ ودیگراخبارات
14	بلوچستان میں کینسر کے کیسز میں غیر معمولی اضافہ نئی تحقیق میں انکشاف۔	جنگ ودیگراخبارات
15	محکمہ جنگلات میں اسامیاں فروخت ہونے کے الزامات وزیراعلیٰ کی درخواست پر سپیکر نے تحقیقاتی کمیٹی قائم کردی۔	جنگ ودیگراخبارات
16	پاک فوج نے 6 ستمبر 1965 کو بزدل دشمن کو سبق سکھایا سیاسی وقبائلی رہنماء۔	جنگ ودیگراخبارات
17	بلوچستان انتہاء پسندی اور بدامنی کا شکار ہے، ڈاکٹر مالک بلوچ۔	جنگ ودیگراخبارات
18	لاکھوں نوجوان نشے کی لت میں مبتلا خاندان کرب واذیت میں زندگی گزار رہے ہیں، ہدایت الرحمٰن۔	جنگ ودیگراخبارات

امن وامان:

ڈسٹرکٹ پولیس کیچ نے مختلف وارداتوں میں ملوث تین ملزمان کو گرفتار کرلیا، جھل مگسی ضلع قصور کی مغوی خاتون بازیاب کرالی گئی، سوراب پولیس نے دو مفرور ملزمان کو گرفتار کرلیا، کچلاک پولیس نے دو ملزمان کو گرفتار کرکے اسلحہ برآمد کرلیا، نوشکی موٹر سائیکلیں چھیننے کی تین وارداتیں، دکی قبائلی رہنما کے کھیتوں کی حفاظت پر مامور تین افراد قتل دو لاپتہ۔

عوامی مسائل:

مہنگائی کا ایک اور جھٹکا 20 کلو آٹے کا تھیلا 2 ہزار 920 میں فروخت، لوگوں کی جان و مال غیر محفوظ عوام ڈاکوؤں کو رحم وکرم پر ہیں، ال پارٹیز نوشکی، یوریا کھاد کی بندش فصلیں تباہ زمینداروں کو نقصان۔

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

مورخہ 06.09.2026

اداریہ:

روزنامہ زمانہ کوئٹہ نے **"بلوچستان: سیکورٹی فورسز کی کارروائیاں "** کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ بلوچستان میں سیکورٹی فورسز کی کارروائیوں میں 21 دہشت گرد ہلاک ہوتے ہیں مگر اس کامیابی کی قیمت چھ جوانوں کی شہادت ہے جن میں دو افسران بھی شامل ہیں شہید ہونے والوں میں کسٹمز ڈیپارٹمنٹ کا ایک سرکاری اہلکار شامل ہے یہ قربانیاں یاد دلاتی ہیں کہ دہشت گردی کیخلاف جنگ محض اعدادوشمار کی جنگ نہیں اس کے پیچھے انسانوں کی زندگیاں، خاندانوں کے دکھ اور ریاست کی بھاری ذمہ داری ہوتی ہے، آئی ایس پی آر کے مطابق چاغی اور پشین میں کلیئرنس آپریشن جاری ہے اور باقی دہشت گردوں کے خاتمے تک سینیٹائزیشن کا عمل جاری رکھا جائے گا قومی شاہراہوں اور مقامی آبادی کے تحفظ کو یقینی بنانا اس کارروائی کی بنیادی ترجیحات میں شامل ہے، یہ ضرورت اس لئے بھی اہم ہے کہ بلوچستان میں شاہراہیں محض آمدورفت کے راستے نہیں بلکہ صوبے کو ملک کے دوسرے حصوں سے جوڑنے والی معاشی شہ رگ ہیں، 21 دہشت گردوں کا خاتمہ بڑی کارروائی ضرور ہے لیکن اصل کامیابی اس وقت ہوگی جب ان کے نیٹ ورک، سہولت کاروں، مالی معاونت اور اسلحے کی فراہمی کے ذرائع بھی مستقل طور پر ختم ہوں۔

اداریے :

روزنامہ بلوچستان ٹائم کوئٹہ نے " Agricultural emergency " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین :

روزنامہ جنگ کوئٹہ نے **"کوئلے کی کان میں دفن ہوتی زندگیاں اور پاکستان کی معدنی معیشت "** کے عنوان سے محمد سرفراز عالم کا مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 06 SEP 2026 Page No. 1

حکومت عوامی فلاح کے شعبوں کو مضبوط بنانے کیلئے کوشاں ہے، گورنر

صوبے کے تمام مخیّر حضرات، فلاحی اداروں، رضا کار اور خدمتِ خلق کے جذبے سے سرشار سماجی کارکنوں کی کوششیں لائق تحسین ہیں

صاحب حیثیت افراد حکومت کیساتھ ملکر تعلیمی اداروں، یتیم بچوں، بیوہ خواتین اور غربا، کو سہولیات فراہم کریں، جعفر خان مندوخیل

کوئٹہ (ع ن) گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے عالمی چیریٹی ڈے کے موقع پر اپنے ایک پیغام میں کہا کہ صوبے کے تمام مخیّر حضرات، فلاحی اداروں، رضا کاروں اور خدمتِ خلق کے جذبے سے سرشار سماجی کارکنوں کی کوششیں لائق تحسین ہیں۔ بے سہارا بچوں، غریبوں اور بیواؤں کی زندگیوں میں آسانیاں پیدا کرنے میں ان کا کردار کلیدی ہے۔ اگرچہ عوام کی فلاح و بہبود اوران کے عزت و وقار کا تحفظ حکومت کی اولین ذمہ داری ہے اور اس سلسلے میں حکومت اپنی آئینی و اخلاقی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے تعلیم، صحت، سماجی بہبود اور عوامی فلاح........

بقیہ 28 صفحہ نمبر 7 پر

کے شعبوں کو مضبوط بنانے کیلئے کوشاں ہے تاہم بلوچستان کی وسیع و منتشر آبادی اور موجودہ معاشی مشکلات کے پیش نظر اجتماعی کاوشیں بھی ناگزیر ہیں۔ گورنر بلوچستان نے تمام صاحب حیثیت

Century Express Quetta

مشکل وقت میں ایک دوسرے کا سہارا بننا چاہیے، گورنر

چھوٹی سی کاوش معاشی تنگدستی کے شکار لوگوں کی زندگی بدل سکتی ہے

کوئٹہ (خ ن) گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل کا عالمی چیریٹی ڈے کے موقع پر کہنا ہے کہ صوبے کے تمام مخیّر حضرات، فلاحی اداروں، رضا کاروں اور خدمتِ خلق (باقی صفحہ 5 نمبر 15)

کے جذبے سے سرشار سماجی کارکنوں کی کوششیں لائق تحسین ہیں۔ بے سہارا بچوں، غریبوں اور بیواؤں کی زندگیوں میں آسانیاں پیدا کرنے میں ان کا کردار کلیدی ہے۔ اگرچہ عوام کی فلاح و بہبود اور ان کے عزت و وقار کا تحفظ حکومت کی اولین ذمہ داری ہے اور اس سلسلے میں حکومت اپنی آئینی و اخلاقی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے تعلیم، صحت، سماجی بہبود اور عوامی فلاح کے شعبوں کو مضبوط بنانے کیلئے کوشاں ہے تاہم بلوچستان کی وسیع و منتشر آبادی اور موجودہ معاشی مشکلات کے پیش نظر اجتماعی کاوشیں بھی ناگزیر ہیں۔ گورنر بلوچستان نے تمام صاحب حیثیت حضرات، تاجر برادری اور فلاحی اداروں سے وابستہ افراد پر زور دیا کہ وہ حکومت کے ساتھ ملکر تعلیمی اداروں، یتیم بچوں، بیوہ خواتین، علاج کے محتاج مریضوں اور روزمرہ کے ضرورت مندوں کی مدد کریں۔ کسی کی مدد کرتے ہوئے اس کی عزتِ نفس کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔ آپ کی ایک چھوٹی سی کاوش اور نیک عمل بھی معاشی تنگدستی کا شکار لوگوں کی زندگی بدل سکتا ہے۔ ہماری شاندار قومی روایات اور اقدار ہمیں یہ درس دیتی ہیں کہ مشکل وقت میں ایک دوسرے کا سہارا بنیں اور دکھ درد میں یکجہتی کا اظہار کریں۔ اگر ہم خدمتِ خلق اور سخاوت کے جذبے کو فروغ دیں تو شدید غربت میں کمی لائی جاسکتی ہے، بھاری فیسوں کا بوجھ کم کر کے تعلیمی مواقع بڑھائے جا سکتے ہیں۔ ہزاروں نوجوانوں کو چھوٹے کاروبار شروع کرنے میں مدد دے کر ان کیلئے امید کی کرن بن سکتے ہیں۔ میری خواہش اور کوشش ہے کہ کوئی بچی یا بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے، کوئی یتیم در در کی ٹھوکریں نہ کھائے اور کوئی ضرورت مند مایوس نہ ہو۔ آخر میں یہی دعا ہے کہ ہماری مشترکہ سخاوت اور خدمتِ خلق کا جذبہ ہر شہری کیلئے امید، وقار اور ترقی کا سبب بنے۔

CamScanner

کوئٹہ: وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی صوبائی اسمبلی میں اظہار خیال کررہے ہیں

THE DAILY JANG QUETTA

روزنامہ جنگ کوئٹہ

بانی میر خلیل الرحمٰن

قیمت 50 روپے

جلد 55 | اتوار 23 ربیع الاول 1448ھ 6 ستمبر 2026ء | نمبر 243

مستونگ کے علاقہ شوپارود کے مکینوں کو نوٹس دے دیئے

ہر اجلاس شروع ہونے سے پہلے اسمبلی میں شہدا کیلئے فاتحہ خوانی کوئی معمولی بات نہیں

نقل مکانی میں پورا مستونگ شامل نہیں، شود پارود میں 1970 سے فراری کیمپس موجود، اس علاقے کے مکینوں کو عارضی طور پر دوسری جگہ بسائیں گے، ریاست کے پاس اس کے علاوہ کوئی دوسرا

کسی کی پرائیوٹ پراپرٹی میں جتھہ آکر مورچہ بند ہو تو میں یہ ماننے کو تیار نہیں کہ مالک کو اس کا پتہ نہ ہو، بلوچستان میں جب بھی امن وامان پر بات ہوئی ہے کسی نے ٹھوس تجاویز نہیں دیں صرف پوائنٹس اسکورنگ کی گئی

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ نجی املاک سیکورٹی فورسز، پولیس کے خلاف استعمال ہورہی ہیں، باغات میں لوگ آکر حملہ آور ہوتے ہیں، اگر کسی کی پرائیوٹ پراپرٹی میں جتھہ آتا اور مورچہ بند ہوتا ہے تو میں یہ بالکل ماننے کو تیار نہیں کو مالک کو اس کا پتہ نہ ہو

،صوبائی وزیر داخلہ میر ضیاء لانگو پر باغ سے حملہ کیا گیا ،ہم نے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ پرائیورٹ پراپرٹی کا

مالک دہشت گردوں کو روکے صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اطلاع دیں جو ان کا فرض ہے۔ یہ بات انہوں نے ہفتہ کو بلوچستان اسمبلی کے اجلاس مین اظہار خیال کرتے ہوئے کہی، قبل ازیں صوبائی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر یونس عزیز زہری نے نکتہ اعتراض پر اظہار خیال کرتے ہوئے وزیراعلیٰ بلوچستان سے استفسار کیا تھا کہ ان کا ایک بیان آیا تھا کہ مستونگ سے لوگوں کو بے دخل کریں گے، وزیراعلیٰ اس کی وضاحت کریں۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر نے میرے جس بیان کی نشاندہی کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس بیان کو تھوڑا سا سیاق وسباق سے ہٹ کر پیش کیا گیا سیاسی اسکورنگ کچھ لوگوں کا خاص مشغلہ ہے۔ کوئی مجھے کہتا ہے کہ میں آئی ایس پی آر کا نمائندہ ہوں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں ایک کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ برطانوی شہری کی لکھی کتاب میں موصوف کے بارے میں لکھا ہے، ریاست اور حکومت کا بیانیہ اور حکومت کی دہشت گردی، ڈویلپمنٹ کے حوالے سے بیانیہ یہاں رکھ سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ زیارت کراس پر دہشت گرد جس طرح سے ہماری سیکورٹی فورسز پر حملہ آور ہوئے اور بے دردی کے ساتھ شہید کیا اس کیلئے مذمت کے الفاظ بہت کم ہیں، بلوچستان میں سیکورٹی فورسز گرے میں آپریٹ کررہی ہیں۔ پریشان کن بات یہ ہے کہ ہم ہر اسمبلی کا اجلاس شروع کرنے سے پہلے یہاں فاتحہ خوانی کرتے ہیں، یہ کوئی عام بات نہیں لوگ شہید ہورہے ہیں روزانہ کی بنیاد پر لوگوں کو قتل کیا جارہا ہے وہ کیپٹن جو کل شہید ہوئے ان کی چھ ماہ کی بیٹی ہے تصور کیا جائے کہ ان کی فیملی پر کیا گزری ہوگی، اس طرح دالبندین میں شہید ہونے والے کیپٹن کے خاندان پر کیا گزر رہی ہوگی، اس جنگ میں کتنے سیکورٹی فورسز، پولیس کے جوان اور سویلین شہید ہوئے ہیں کل مجھے ایک بچے کا فون آیا کہ اس کے بھائی کو کالعدم تنظیم والے لیکر گئے ہیں اور خود کہہ رہے ہیں کہ یہ بے گناہ ہے اس بلوچ کو بے گناہ مار دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آج پاکستان کی ملٹری، سیکورٹی فورسز بلوچستان حکومت سے لوگوں کو کیا توقعات ہیں، آیا ہم نے کب یہ کہا ہے کہ کوئی بندوق اٹھائے اور ہمارے ساتھ آکر ہمارے حق میں لڑائی شروع کردے ،کمانڈر 12 کور نے کب کہا ہے کہ بندوق اٹھائیں۔ صوبائی وزیر داخلہ میر ضیاء لانگو پر باغ سے حملہ کیا گیا، ہم نے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ پرائیوٹ پراپرٹی کا مالک دہشت گردوں کو روکے ہم صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اطلاع دیں اطلاع دینا ان کا قبائلی، اسلامی، اخلاقی فرض ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر، ڈپٹی کمشنرز کو اطلاع محکمہ داخلہ نے نمبرز دیئے ہیں کہ اس پر اطلاع دیں ہم نے قطعاً یہ نہیں کہا ہے کہ ہم فوری باغات کاٹنے جارہے ہیں لیکن اس کے بغیر حکومت کے پاس دوسرا کیا آپشن ہے۔ قانون بڑا واضح ہے کہ آپ سہولت کار ثابت ہوتے ہیں سیکورٹی فورسز ذمہ داری کا مظاہرہ کررہی ہیں ورنہ اندھا دھند فائرنگ ہوئی تو کیا وہاں کام کرنے والے مزدور مارے نہیں جائیں گے پھر یہاں آکر تقریریں ہوں گی کہ بے گناہ لوگ مارے گئے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے تحت ریاست کے ساتھ وفادار ہونا ہے اگر آپ نہیں کریں گے تو ریاست کے پاس دوسرا آپشن نہیں ہے۔ پاکستان میں کے پی کے کی مثالیں ہماری سامنے ہیں وہاں پر پورا مالاکنڈ، نارتھ، ساؤتھ وزیرستان خالی کرایا گیا۔

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی شہید ڈی ایس پی محمد مرید بگٹی کی بچی سے شفقت کا اظہار کررہے ہیں

اسماء جنگ حساس معاملہ، میڈیا میں نہیں لایا جاسکتا، سرفراز بگٹی

معاملے میں پیشرفت ہوئی، جو رکن پیشرفت سے متعلق پوچھ رہے ہیں، مجھ سے مل لیں، تفصیل فراہم کردوں گا، وزیراعلیٰ

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ اسماء جنگ کے معاملہ میں پیش رفت ہوئی ہے، یہ معاملہ تھوڑا سا حساس ہے اس کو پبلک یا میڈیا میں نہیں لاسکتا، یہ بات انہوں نے ہفتہ کو بلوچستان اسمبلی کے اجلاس مین کہی، قبل ازیں اسپیکر بلوچستان اسمبلی نے وزیراعلیٰ کی توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا کہ کچھ اراکین اسمبلی نے مجھے پرچیاں بھیجی ہیں جس میں وہ اسماء جنگ کے معاملہ میں پیش رفت سے متعلق دریافت کررہے ہیں جس پر وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ یہ معاملہ تھوڑا سا حساس ہے اس کو پبلک یا میڈیا میں نہیں لانا چاہتا، معاملے میں پیشرفت ہوئی ہے جو رکن اس معاملہ میں پیشرفت سے متعلق پوچھ رہے ہیں ان کے نام بتائیں یا ان کو ذاتی طور پر آگاہ کریں کہ وہ آکر مجھ سے مل لیں یا دیگر اراکین جو اس حوالہ سے ملنا چاہتے ہیں ان کو مکمل تفصیل فراہم کروں گا۔

CamScanner

Daily MASHRIQ QUETTA

اللہ ہی کے لئے ہیں مشرق و مغرب (قرآن حکیم)

روزنامہ مشرق کوئٹہ

چیف ایگزیکٹو: سید ممتاز احمد

جلد 55 | اتوار 23 ربیع الاول 1448ھ 06 ستمبر 2026ء صفحات 24 | شمارہ 55

رجسٹرڈ BC-m-13 | Email. mashriqqta2008@gmail.com | PTCL 081-2827345 081-2827344 | قیمت 50 روپے

ریاست شہریوں اور سیکیورٹی اہلکاروں کو دہشتگردوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ یگی، سرفراز بگٹی

مستونگ کے پہاڑی علاقے میں آباد افراد کو عارضی طور پر منتقل کرکے دہشتگردوں کیخلاف آپریشن کیا جائیگا، اسمبلی میں خطاب

دہشت گرد عناصر ہماری بچیوں کے مستقبل کو تباہی سے جوڑنا چاہتے ہیں، حکومت انکے روزگار و خوشحالی کو شاں ہے ایکس پر پیغام

6 ستمبر ہماری قومی تاریخ کا وہ دن ہے جو ہمیں اپنی مسلح افواج اور قوم کے عظیم سپوتوں کی بے مثال قربانیوں کی یاد دلاتا ہے، وزیراعلیٰ

کوئٹہ (غ ن، سٹی رپورٹر) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں سول اور ملٹری بیلنس برقرار رکھنا وقت کی اہم ضرورت ہے، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کو مؤثر کارروائی کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا ہوگا، ریاست.........

بقیہ 1 صفحہ نمبر 7 پر

وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی شہید ڈی ایس پی محمد سرید بگٹی کی بیٹی سے شفقت کا اظہار کر رہے ہیں

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صوبائی اسمبلی میں اظہار خیال کر رہے ہیں

کسی صورت اپنے شہریوں، سیکیورٹی اہلکاروں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو دہشت گردوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ہفتہ کو بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں قائد حزب اختلاف میر یونس عزیز زہری کی جانب سے پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھائے گئے معاملے پر اظہار خیال کرتے ہوئے کیا وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ اس موقع پر وہ پہلے حالیہ دہشت گردی کے واقعے کا ذکر کرنا چاہیں گے جس کا تذکرہ رکن صوبائی اسمبلی نور محمد دمڑ نے کیا۔ دہشت گردوں نے جس انداز میں سیکیورٹی فورسز پر حملہ کیا اور بے دردی سے ہمارے لوگوں کو شہید کیا، اس کی مذمت کے لیے الفاظ بہت کم ہیں۔ شہداء کا مقام بہت بلند ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ شہداء رسول اللہ کی شفاعت میں ہوں گے اور اس دنیا سے بہتر مقام پر ہیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ وہ پہلے دن سے بلوچستان اسمبلی جیسے نمائندہ اور معزز ایوان کے سامنے یہ بات رکھنے کی کوشش کرتے آرہے ہیں کہ دہشت گردی کو سمجھنے کے لیے یہ حقیقت سمجھنا ہوگی کہ سیکیورٹی فورسز اس وقت ایک "گرے زون" میں آپریٹ کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قائد حزب اختلاف کی جانب سے ان کے سابقہ بیان کو سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش کیا گیا ہے اور سیاسی اسکورنگ بعض لوگوں کا خاص مشغلہ بن چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگ انہیں آئی ایس پی آر کا نمائندہ قرار دیتے ہیں، تاہم حقیقت یہ ہے کہ ریاست پاکستان اور اسی معزز ایوان نے انہیں یہ ذمہ داری دی ہے کہ وہ ریاست کا بیانیہ، حکومت کا بیانیہ اور دہشت گردی و ترقی کے حوالے سے حکومت کا مؤقف اسمبلی کے سامنے رکھیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کسی صورت سول اور ملٹری کے درمیان عدم توازن کا متحمل نہیں ہو سکتا، بلکہ موجودہ حالات میں سول اور ملٹری بیلنس کی اشد ضرورت ہے۔ یہ انتہائی پریشان کن امر ہے کہ تقریباً ہر اسمبلی اجلاس کا آغاز فاتحہ خوانی سے ہوتا ہے، یہ کوئی معمول کی صورتحال نہیں۔ روزانہ لوگ شہید ہو رہے ہیں، سیکیورٹی اہلکاروں کو بے دردی سے قتل کیا جا رہا ہے اور شہداء کی لاشوں کو جلایا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز شہید ہونے والے ایک کیپٹن کی صرف چھ ماہ کی بیٹی ہے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس خاندان پر کیا گزر رہی ہوگی۔ اسی طرح دالبندین میں شہید ہونے والے دوسرے کیپٹن اور ان کے خاندان کا دکھ بھی ناقابل بیان ہے۔ اس جنگ میں کئی کرنل، جرنیل، سیکیورٹی اہلکار، پولیس جوان اور سویلین شہید ہو چکے ہیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ انہیں گزشتہ روز غالباً بسیمہ سے ایک بچے کا فون آیا جس نے بتایا کہ بی ایل اے کے لوگ اس کے بھائی کو لے گئے ہیں، حالانکہ وہ خود کہہ رہے تھے کہ وہ بے گناہ ہے اور اس نے کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک بے گناہ بلوچ کو محض اس بنیاد پر قتل کر دیا گیا کہ اس نے مبینہ طور پر ان کی بندوق چھیننے کی کوشش کی۔ اسی طرح لوگوں کو بسوں سے اتار کر قتل کیا گیا۔ وزیراعلیٰ نے واضح کیا کہ پاکستان کی فوج، سیکیورٹی فورسز یا بلوچستان حکومت نے کبھی عوام سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ وہ بندوق اٹھائیں اور دہشت گردوں کے خلاف لڑیں۔ انہوں نے کہا کہ نہ کمانڈر 12 کور نے کسی رکن اسمبلی یا عام شہری سے بندوق اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے اور نہ حکومت ایسا چاہتی ہے۔ سیکیورٹی فورسز کا مطالبہ صرف "اینیبلنگ انوائرمنٹ" فراہم کرنے کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے سابقہ بیان کا مقصد بھی یہی تھا کہ اگر کسی شخص کی نجی ملکیت، باغ، گھر، دکان یا ہوٹل دہشت گردوں کی جانب سے حملوں کے لیے استعمال ہو رہا ہو تو ریاست اس صورتحال کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ اگر ایک ہمسایہ روزانہ دوسرے کے گھر پر پتھراؤ یا فائرنگ کرے تو اس کا ردعمل لازمی ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی باغ کو دہشت گرد حملہ آوروں کی آڑ، ہیومن شیلڈ یا مورچہ کے طور پر استعمال کیا جائے تو ریاست کے لیے کارروائی ناگزیر ہو جاتی ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ریاست نے کبھی باغ کے مالک یا عام شہری سے یہ نہیں کہا کہ وہ دہشت گردوں کے خلاف بندوق اٹھائے۔ ریاست کا مطالبہ صرف یہ ہے کہ اگر کسی کی نجی ملکیت میں مسلح جتھہ آکر مورچہ بند ہوتا ہے یا وہاں سے سیکیورٹی فورسز پر حملہ کیا جاتا ہے تو متعلقہ شخص قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اطلاع دے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچ اور پشتون معاشروں میں صدیوں سے روایات رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ کسی مسافر کا دشمن آگے راستے میں موجود ہے تو اسے روکا جاتا ہے، خبردار کیا جاتا ہے اور اسے بچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی باغ میں آکر مورچہ بند ہو جائے تو قبائلی معاشرے میں یہ ماننا مشکل ہے کہ باغ کے مالک کو اس کا علم ہی نہ ہو۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اگر کسی شخص کو علم ہو کہ مسلح افراد اس کی زمین یا باغ میں موجود ہیں تو اس کے پاس کئی راستے ہیں۔ وہ اسسٹنٹ کمشنر، ڈپٹی کمشنر، ہوم ڈیپارٹمنٹ یا دیگر متعلقہ اداروں کو اطلاع دے سکتا ہے۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے عوام کو اطلاع دینے کے لیے نمبرز بھی فراہم کیے گئے ہیں۔ اگر کوئی شخص بروقت اطلاع دے دے تو اس کے بعد وہ اپنی ذمہ داری پوری کر دیتا ہے، لیکن اگر اطلاع بھی نہ دی جائے تو ریاست کے پاس اسے دہشت گردوں کا سہولت کار سمجھنے کے سوا کیا راستہ رہ جاتا ہے؟ انہوں نے واضح کیا کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ حکومت فوری طور پر کوئی انتہائی قدم اٹھانے جا رہی ہے، تاہم اگر نجی املاک مسلسل ریاستی اہلکاروں، فوج، ایف سی، پولیس یا دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے خلاف استعمال ہوتی رہیں تو حکومت کے پاس قانون کے مطابق کارروائی کے سوا کیا راستہ باقی رہ جاتا ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ اگر اس معاملے کو مسلسل نظر انداز کیا گیا اور باغات سے حملے جاری رہے تو مستقبل میں سیکیورٹی فورسز کے لیے براہ راست کارروائی کے سوا کیا راستہ رہ سکتا ہے جس کے نتیجے میں وہاں کام کرنے والے بے گناہ مزدور بھی کولیٹرل ڈیمج کا شکار ہو سکتے ہیں۔ پھر یہی ایوان ان بے گناہ شہریوں کے قتل پر سوال اٹھائے گا۔ اس لیے سیکیورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو ایسا ماحول دینا ہوگا جس میں وہ مؤثر کارروائی کر سکیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ آئین شہریوں کو حقوق دینے کے ساتھ ریاست کے ساتھ وفاداری اور ذمہ داری بھی عائد کرتا ہے۔ ریاست کے ساتھ وفاداری آئینی ذمہ داری ہے اور اگر شہری اپنی ذمہ داری پوری نہیں کریں گے تو ریاست کے پاس کوئی دوسرا آپشن باقی نہیں رہے گا۔ نقل مکانی کے حوالے سے وزیراعلیٰ نے کہا کہ خیبر پختونخوا میں ماضی میں پورے کے پورے ڈویژن، مالاکنڈ، شمالی و جنوبی وزیرستان اور دیگر علاقوں سے آبادیوں کو عارضی طور پر منتقل کیا گیا، آئی ڈی پیز بنیں اور خیبر سمیت مختلف علاقوں میں نقل مکانی ہوئی، لیکن بلوچستان میں آج تک ایک گاؤں بھی خالی نہیں کرایا گیا انہوں نے واضح کیا کہ موجودہ منصوبے میں مستونگ شامل نہیں ہے اور نہ ہی بلوچستان کے دیگر علاقوں کی آبادی کو نقل مکانی کا سامنا ہوگا۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ شور پارود ایک پہاڑی سلسلہ ہے جہاں 1970ء سے آج تک مختلف ادوار میں مسلح افراد کے ٹھکانے اور فراری کیمپ موجود رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہنا درست نہیں کہ بلوچستان میں امن کے ادوار میں مسئلہ مکمل طور پر ختم ہو گیا تھا، بلکہ ان ادوار میں بھی بعض عناصر جنگ کی تیاری کرتے رہے وزیراعلیٰ نے کہا کہ شور پارود کے علاقے میں تقریباً ایک ہزار افراد کی آبادی ہے اور حکومت کے سروے کے مطابق یہ زیادہ تر خانہ بدوش آبادی ہے۔ ان لوگوں کو نوٹسز دیے گئے ہیں اور انہیں عارضی طور پر کسی دوسری جگہ منتقل کیا جائے

P-2

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 06 SEP 2026

Page No. 4

گا۔ حکومت ان کی مکمل بحالی کرے گی، ان کے لیے تمام ضروری انتظامات کیے جائیں گے اور ان کی عزت و احترام، بالخصوص خواتین، بچوں اور بزرگوں کا خصوصی خیال رکھا جائے گا۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ مستقل نقل مکانی نہیں بلکہ مخصوص مدت کے لیے عارضی انتظام ہوگا تاکہ علاقے میں موجود محفوظ ٹھکانوں کے خلاف کارروائی کی جا سکے۔ دوسری جانب وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ ویمن انٹرپرینیورشپ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت 600 خواتین کی تربیت مکمل ہونا خوش آئند اور صوبے میں خواتین کی معاشی خودمختاری کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔ حکومت بلوچستان خواتین کو تعلیم، ہنر، روزگار اور کاروباری مواقع فراہم کرکے انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر اپنے پیغام میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ پروگرام کے تحت کاروبار شروع کرنے والی 100 خواتین کو مالی معاونت کی فراہمی خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانے کے حکومتی عزم کی عملی تصویر ہے۔ حکومت کی کوشش ہے کہ بلوچستان کی باصلاحیت خواتین کو محض ہنرمند بنانے تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ انہیں اپنے کاروبار شروع کرنے اور باوقار معاشی زندگی گزارنے کے مواقع بھی فراہم کیے جائیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں بلوچستان کی ہر بچی کے ہاتھ میں ہنر، قلم اور روزگار ہو، بارود نہیں۔ ایک طرف حکومت خواتین کو تعلیم، ترقی، معاشی خودمختاری اور خوشحالی کے مواقع فراہم کر رہی ہے، جبکہ دوسری جانب دہشت گرد عناصر بلوچ بچیوں کو خودکش بمبار بنا کر ایک لاحاصل جنگ اور تاریکی کی جانب دھکیل رہے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ دہشت گرد عناصر ہماری بچیوں کے مستقبل کو تباہی اور تشدد سے جوڑنا چاہتے ہیں، جبکہ حکومت بلوچستان ان کے مستقبل کو تعلیم، ہنر، روزگار اور خوشحالی سے جوڑنے کے لیے کوشاں ہے۔ دریں اثناء وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے یوم دفاع پاکستان کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ 6 ستمبر ہماری قومی تاریخ کا وہ دن ہے جو ہمیں اپنی مسلح افواج اور قوم کے ان عظیم سپوتوں کی بے مثال قربانیوں کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے مادر وطن کے دفاع کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ 1965ء کی جنگ میں پاک فوج کے افسران اور جوانوں نے غیر معمولی بہادری اور عزم کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کے عزائم کو ناکام بنایا۔ قوم آج بھی شہداء اور غازیوں کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے جنہوں نے وطن کی سلامتی اور خودمختاری کے تحفظ کے لیے تاریخ رقم کی۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ پاکستان کی دفاعی تاریخ قربانی، شجاعت اور قومی یکجہتی کی روشن مثالوں سے عبارت ہے۔ ملک کے دفاع کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے شہداء قوم کے محسن ہیں اور پوری قوم ان کے خاندانوں کو قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 5

روزنامہ ایکسپریس کوئٹہ سینچری

پاکستان کے 11 شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار

جلد 24 شمارہ 262 | اتوار 23 ربیع الاول 6 ستمبر 2026ء، صفحات 6 قیمت 40 روپے

حکومت خواتین کو خوشحال، دہشتگرد خودکش بمبار بنانا چاہتے ہیں، سرفراز بگٹی

100 خواتین کو مالی معاونت کی فراہمی انہیں معاشی طور پر بااختیار بنانے کے حکومتی عزم کی عملی تصویر ہے، پیغام

6 ستمبر 1965 کو پاک فوج کے افسران اور جوانوں نے غیر معمولی بہادری سے دشمن کے عزائم کو ناکام بنایا، وزیراعلیٰ

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ ویمن انٹرپینورشپ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت 600 خواتین کی تربیت مکمل ہونا خوش آئند اور صوبے میں (باقی صفحہ 5 نمبر 12)

خواتین کی معاشی خودمختاری کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔ حکومت بلوچستان خواتین کو تعلیم، ہنر، روزگار اور کاروباری مواقع فراہم کرکے انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر اپنے پیغام میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ پروگرام کے تحت کاروبار شروع کرنے والی 100 خواتین کو مالی معاونت کی فراہمی خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانے کے حکومتی عزم کی عملی تصویر ہے۔ حکومت کی کوشش ہے کہ بلوچستان کی باصلاحیت خواتین کو محض ہنرمند بنانے تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ انہیں اپنے کاروبار شروع کرنے اور باوقار معاشی زندگی گزارنے کے مواقع بھی فراہم کیے جائیں میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں بلوچستان کی ہر بچی کے ہاتھ میں ہنر، علم اور روزگار ہو، بارود نہیں۔ ایک طرف حکومت خواتین کو تعلیم، ترقی، معاشی خودمختاری اور خوشحالی کے مواقع فراہم کر رہی ہے، جبکہ دوسری جانب دہشت گرد عناصر بلوچ بچیوں کو خودکش بمبار بنا کر ایک لاحاصل جنگ اور تاریکی کی جانب دھکیل رہے ہیں وزیراعلیٰ نے کہا کہ دہشت گرد عناصر ہماری بچیوں کے مستقبل کو تباہی اور تشدد سے جوڑنا چاہتے ہیں، جبکہ حکومت بلوچستان ان کے مستقبل کو تعلیم، ہنر، روزگار اور خوشحالی سے جوڑنے کے لیے کوشاں ہے۔ بلوچستان کی بیٹیوں کو انتہاپسندی اور تشدد کے بجائے تعلیم اور ترقی کا راستہ دینا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے انہوں نے کہا کہ بلوچ عوام کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ اپنی بچیوں کا مستقبل تعلیم، ترقی اور خوشحالی میں دیکھنا چاہتے ہیں یا دہشت گردی اور تباہی میں۔ حکومت بلوچستان کا انتخاب واضح ہے۔ ہم اپنی بیٹیوں کے لیے ایک ایسا مستقبل چاہتے ہیں جہاں انہیں آگے بڑھنے، اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے اور اپنے خاندانوں کی معاشی بہتری میں کردار ادا کرنے کے بھرپور مواقع حاصل ہوں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ خواتین کی معاشی خودمختاری صرف خواتین کی ترقی کا معاملہ نہیں بلکہ مضبوط خاندان، مستحکم معاشرہ اور پائیدار معاشی ترقی کی بنیاد ہے۔ حکومت بلوچستان خواتین کی تربیت، مالی معاونت اور کاروباری مواقع کے ایسے پروگرامز کو مزید وسعت دے گی۔

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے یوم دفاع پاکستان (باقی صفحہ 5 نمبر 11)

کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ 6 ستمبر ہماری قومی تاریخ کا وہ دن ہے جو ہمیں اپنی مسلح افواج اور قوم کے ان عظیم سپوتوں کی بے مثال قربانیوں کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے مادر وطن کے دفاع کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ 1965ء کی جنگ میں پاک فوج کے افسران اور جوانوں نے غیر معمولی بہادری اور عزم کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کے عزائم کو ناکام بنایا۔

قوم آج بھی شہداء اور غازیوں کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے جنہوں نے وطن کی سلامتی اور خودمختاری کے تحفظ کے لیے تاریخ رقم کی۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ پاکستان کی دفاعی تاریخ قربانی، شجاعت اور قومی یکجہتی کی روشن مثالوں سے عبارت ہے۔ ملک کے دفاع کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے شہدا قوم کے محسن ہیں اور پوری قوم ان کے خاندانوں کو قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں دفاع وطن کا تقاضا صرف سرحدوں کی حفاظت تک محدود نہیں بلکہ قومی اتحاد، معاشی استحکام، تعلیم، ترقی اور امن کے فروغ سے بھی جڑا ہوا ہے۔ ایک مضبوط، مستحکم اور خوشحال پاکستان ہی ہماری آنے والی نسلوں کے محفوظ مستقبل کی ضمانت ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ بلوچستان کے عوام نے بھی ہمیشہ پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے لیے قربانیاں دی ہیں۔ صوبے کے شہداء نے ملک کے دفاع اور امن کے قیام کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور ان کی قربانیاں قومی تاریخ کا ناقابل فراموش حصہ ہیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں بھی ہماری سیکیورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے بے مثال قربانیاں دی ہیں۔ قوم اپنے شہداء کی قربانیوں کو رائیگاں نہیں جانے دے گی اور امن و استحکام کے لیے متحد ہو کر آگے بڑھے گی۔ انہوں نے کہا کہ یوم دفاع ہمیں یہ عہد کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے کہ ہم قومی یکجہتی کو مضبوط کریں گے، پاکستان کی خودمختاری اور سلامتی کا ہر قیمت پر دفاع کریں گے اور ملک کو ترقی، خوشحالی اور امن کی منزل کی جانب لے جانے کے لیے اپنا کردار ادا کریں گے۔ وزیراعلیٰ نے شہداء کے درجات کی بلندی، غازیوں کی سلامتی اور پاکستان کی ترقی، استحکام اور خوشحالی کے لیے دعا بھی کی۔

CamScanner

P-2

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: سنچری ایکسپریس

Bullet No. 1

Dated: 06-09-26

Page No. 6

وزیر اعلیٰ: شودپارود کے پہاڑوں میں آپریشن، آبادی کی منتقلی کا فیصلہ

پہاڑی سلسلے میں فراری کیمپس قائم، ایک ہزار نفوس کی آبادی کو منتقلی کے نوٹس جاری، عارضی طور پر دوسری جگہ بسائیں گے

پرائیویٹ پراپرٹی مالکان دہشتگردوں کی آمدورفت سے آگاہ کریں، فوری باغات کاٹے نہیں جارہے، اسمبلی میں اظہار خیال

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ نجی املاک سیکورٹی فورسز، پولیس کیخلاف استعمال ہورہی ہیں، باغات میں لوگ آکر حملہ آور ہوتے ہیں، (باقی صفحہ 5 نمبر 13)

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی مقامی تاجر صلاح الدین نورزئی کے ورثاء سے تعزیت وفاتحہ خوانی کررہے ہیں

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صوبائی اسمبلی میں اظہار خیال کررہے ہیں

اگر کسی کی پرائیوٹ پراپرٹی میں جتھہ آتا اور مورچہ بند ہوتا ہے تو میں یہ بالکل ماننے کو تیار نہیں کہ مالک کو اس کا پتہ نہ ہو صوبائی وزیر داخلہ میر ضیاء لانگو پر باغ سے حملہ کیا گیا ہم نے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ پرائیوٹ پراپرٹی کا مالک دہشت گردوں کو روکے صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اطلاع دیں جوان کا فرض ہے۔ شودپارود کے پہاڑی سلسلے میں فراری کیمپس قائم ہیں وہاں آپریشن کیلئے ایک ہزار نفوس پر مشتمل آبادی کو دوسری جگہ منتقل کریں گے یہ بات انہوں نے بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہی، قبل ازیں صوبائی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر یونس عزیز زہری نے نکتہ اعتراض پر اظہار خیال کرتے ہوئے وزیراعلیٰ بلوچستان سے استفسار کیا تھا کہ ان کا ایک بیان آیا تھا کہ مستونگ سے لوگوں کو بے دخل کریں گے، وزیراعلیٰ اس کی وضاحت کریں، وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر نے میرے جس بیان کی نشاندہی کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس بیان کو تھوڑا سا سیاق وسباق سے ہٹ کر پیش کیا گیا سیاسی اسکورنگ کچھ لوگوں کا خاص مشغلہ ہے کوئی مجھے کہتا ہے کہ میں آئی ایس پی آر کا نمائندہ ہوں برطانوی شہری کی لکھی کتاب موصوف کے بارے میں لکھا ہے، ریاست اور حکومت کا بیانیہ اور حکومت کی دہشت گردی، ڈویلپمنٹ کے حوالے سے بیانیہ یہاں رکھ سکتا ہوں، انہوں نے کہا کہ زیارت کراس پر دہشت گرد جس طرح سے ہماری سیکورٹی فورسز پر حملہ آور ہوئے اور بے دردی کیساتھ شہید کیا اس کیلئے مذمت کے الفاظ بہت کم ہیں، بلوچستان میں سیکورٹی فورسز گرے میں آپریٹ کررہی ہیں، پریشان کن بات یہ ہے کہ ہم ہر اسمبلی کا اجلاس شروع کرنے سے پہلے یہاں فاتحہ خوانی کرتے ہیں، یہ کوئی عام بات نہیں لوگ شہید ہورہے ہیں روزانہ کی بنیاد پر لوگوں کو قتل کیا جارہا ہے وہ کیپٹن جو کل شہید ہوئے ان کی چھ ماہ کی بچی ہے تصور کیا جائے کہ ان کی فیملی پر کیا گزری ہوگی، اس طرح دالبندین میں شہید ہونے والے کیپٹن کے خاندان پر کیا گزر رہی ہوگی، اس جنگ میں کتنے سیکورٹی فورسز، پولیس کے جوان اور سویلین شہید ہوئے ہیں کل مجھے ایک بچے کا فون آیا کہ اس کے بھائی کو کالعدم تنظیم والے لیکر گئے ہیں اور خود کہہ رہے ہیں کہ یہ بے گناہ ہے اس بلوچ کو بے گناہ ماردیا گیا، انہوں نے کہا کہ آج پاکستان کی ملٹری، سیکورٹی فورسز بلوچستان حکومت سے لوگوں کو کیا توقعات ہیں، آیا ہم نے کبھی یہ کہا ہے کہ کوئی بندوق اٹھائے اور ہمارے ساتھ آکر ہمارے حق میں لڑائی شروع کردے، کب کمانڈر 12 کور نے کہا ہے کہ بندوق اٹھائیں، صوبائی وزیر داخلہ میر ضیاء لانگو پر باغ سے حملہ کیا گیا، ہم نے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ پرائیوٹ پراپرٹی کا مالک دہشت گردوں کو روکے ہم صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اطلاع دیں اطلاع دینا ان کا قبائلی، اسلامی، اخلاقی فرض ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر، ڈپٹی کمشنر کو اطلاع محکمہ داخلہ نے نمبرز دیئے ہیں کہ اس پر اطلاع دیں ہم نے قطعاً نہیں کہا ہے کہ ہم فوری باغات کاٹنے جارہے ہیں لیکن اس کے بغیر حکومت کے پاس دوسرا کیا آپشن ہے قانون بڑا واضح ہے کہ آپ سہولت کار ثابت ہوتے ہیں سیکورٹی فورسز ذمہ داری کا مظاہرہ کررہی ہیں ورنہ اندھا دھند فائرنگ ہوئی تو کیا وہاں کام کرنے والے مزدور مارے نہیں جائیں گے پھر یہاں آکر تقریریں ہوں گی کہ بے گناہ لوگ مارے گئے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے تحت ریاست کے ساتھ وفادار ہونا ہے اگر آپ نہیں کریں گے تو ریاست کے پاس دوسرا آپشن نہیں ہے، پاکستان میں کے پی کے کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں وہاں پر پورا مالاکنڈ، نارتھ، ساؤتھ وزیرستان خالی کرایا گیا، خیبر سے لوگ آئی ڈی پیز ہوئے اس کے برعکس بلوچستان میں تو آج تک ایک گاؤں بھی خالی نہیں کرایا گیا، نقل مکانی میں پورا مستونگ شامل نہیں شودپارود ایک پہاڑی سلسلہ ہے جہاں 1970 سے لیکر آج تک فراری کیمپس ختم نہیں ہوئے اس علاقے میں ایک ہزار لوگوں کی آبادی ہے ان کو ہم نے نوٹس دیئے ہیں ان کو دوسری جگہ عارضی طور بسائیں گے اور ان کی دیکھ بھال کی جائیگی جبکہ شودپارود میں آپریشن کیا جائیگا، انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں جب بھی امن وامان پر بات ہوئی ہے کسی نے ٹھوس تجاویز نہیں دیں صرف پوائنٹس اسکورنگ کی گئی ہے۔

اسماء جنگ کے معاملے میں پیشرفت ہوئی ہے، وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ اسماء جنگ کے معاملہ میں پیش رفت ہوئی ہے، یہ (باقی صفحہ 5 نمبر 14)

معاملہ تھوڑا حساس ہے اس کو پبلک یا میڈیا میں نہیں لاسکتا، یہ بات انہوں نے ہفتہ کو بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں کہی، قبل ازیں سپیکر بلوچستان اسمبلی نے وزیراعلیٰ کی توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا کہ کچھ اراکین اسمبلی نے مجھے پرچیاں بھیجی ہیں جس میں وہ اسماء جنگ کے معاملہ میں پیش رفت سے متعلق دریافت کررہے ہیں جس پر وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ یہ معاملہ تھوڑا حساس ہے اس کو پبلک یا میڈیا میں نہیں لانا چاہتا، معاملے میں پیشرفت ہوئی ہے جو رکن اس معاملہ میں پیشرفت سے متعلق پوچھ رہے ہیں ان کے نام بتائیں یا ان کو ذاتی طور پر آگاہ کریں کہ وہ آکر مجھ سے مل لیں یا دیگر اراکین جو اس حوالہ سے ملنا چاہتے ہیں ان کو مکمل تفصیل فراہم کروں گا۔

وزیراعلیٰ کی کوئٹہ کے مختلف مقامات پر جاکر مرحومین کے اہلخانہ سے تعزیت

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کوئٹہ میں مختلف مقامات پر جاکر مرحومین کے اہلخانہ سے تعزیت اور فاتحہ خوانی کی۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے حاجی محمد امین کشکوری کے چھوٹے بھائی حاجی محمد یاسین کشکوری کے چچا، مرحوم دین محمد کشکوری کے انتقال پر ان کے گھر جاکر اہلخانہ سے تعزیت کا اظہار کیا اور مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی۔ وزیراعلیٰ نے شہید ڈی ایس پی محمد مرید بگٹی کے لواحقین سے بھی ملاقات کی، شہید کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے فاتحہ خوانی کی اور اہلخانہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا۔ سرفراز بگٹی (باقی صفحہ 5 نمبر 32)

نے مقامی تاجر صلاح الدین نورزئی کے گھر بھی جاکر ان کے ورثاء سے تعزیت کی اور مرحوم کیلئے فاتحہ خوانی کی اس موقع پر صوبائی وزراء میر محمد صادق عمرانی، بخت محمد کاکڑ، میر شعیب نوشیروانی، میر ضیاء لانگو، میر ظہور بلیدی، علی مدد جتک اور انسپکٹر جنرل پولیس بلوچستان محمد طاہر خان، معاون وزیراعلیٰ بلوچستان برائے اطلاعات وسیاسی امور شاہد رند بھی وزیراعلیٰ بلوچستان کے ہمراہ تھے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 7

THE DAILY INTEKHAB (Quetta)
روزنامہ انتخاب کوئٹہ
رجسٹرڈ نمبر بی سی I-4
قیمت 30 روپے
صفحات 6
www.dailyintekhab.PK
Intekhabnews@gmail.com
Quetta Ph:081-2822909

جلد نمبر 32 | اتوار 06 ستمبر 2026ء بمطابق 23 ربیع اول 1448ھ | شمارہ نمبر 243

سول ملٹری بیلنس ضروری

شہریوں کو دہشتگردوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتے، وزیراعلیٰ

نجی املاک دہشتگردوں کو استعمال نہ کرنے دی جائے، تمام ارکان قابل احترام، جب لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو تو الزام تراشی کی بجائے تعمیری حل پیش کیا جائے

سابقہ بیان سیاق وسباق سے ہٹ کر پیش کیا گیا، حکومت نے کبھی عوام سے دہشتگردوں کیخلاف لڑنے کیلئے بندوق اٹھانے کا مطالبہ نہیں کیا، خطاب

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں سول اور ملٹری بیلنس برقرار رکھنا وقت کی اہم ضرورت ہے، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکورٹی فورسز کو موثر کارروائی کے لئے سازگار ماحول فراہم کرنا ہوگا، ریاست کسی صورت اپنے شہریوں، سیکورٹی اہلکاروں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو دہشت گردوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں قائد

بقیہ نمبر 71 صفحہ 5 پر

کوئٹہ: وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی اسمبلی اجلاس میں اظہار خیال کر رہے ہیں

حزب اختلاف میر یونس عزیز زہری کی جانب سے پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھائے گئے معاملے پر اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اس موقع پر وہ پہلے حالیہ دہشت گردی کے واقعے کا ذکر کرنا چاہیں گے جس کا تذکرہ رکن اسمبلی نور محمد دمڑ نے کیا۔ دہشت گردوں نے جس انداز میں سیکورٹی فورسز پر حملہ کیا اور بے دردی سے ہمارے لوگوں کو شہید کیا، اس کی مذمت کے لئے الفاظ بہت کم ہیں۔ شہداء کا مقام بہت بلند ہے۔ سرفراز بگٹی نے کہا کہ وہ پہلے دن سے بلوچستان اسمبلی جیسے نمائندہ اور معزز ایوان کے سامنے یہ بات رکھنے کی کوشش کرتے آرہے ہیں کہ دہشت گردی کو سمجھنے کے لئے یہ حقیقت سمجھنا ہوگی کہ سیکورٹی فورسز اس وقت ایک "گرے زون" میں آپریٹ کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قائد حزب اختلاف کی جانب سے ان کے سابقہ بیان کو سیاق وسباق سے ہٹ کر پیش کیا گیا اور سیاسی اسکورنگ بعض لوگوں کا خاص مشغلہ بن چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگ انہیں آئی ایس پی آر کا نمائندہ قرار دیتے ہیں، تاہم حقیقت یہ ہے کہ ریاست پاکستان اور اسی معزز ایوان نے انہیں یہ ذمہ داری دی ہے کہ وہ ریاست کا بیانیہ، حکومت کا بیانیہ اور دہشت گردی و ترقی کے حوالے سے حکومت کا موقف اسمبلی کے سامنے رکھیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کسی صورت سول اور ملٹری کے درمیان عدم توازن کا متحمل نہیں ہوسکتا بلکہ موجودہ حالات میں سول اور ملٹری بیلنس کی اشد ضرورت ہے۔ یہ انتہائی پریشان کن امر ہے کہ تقریباً ہر اسمبلی اجلاس کا آغاز فاتحہ خوانی سے ہوتا ہے، یہ کوئی معمول کی صورتحال نہیں۔ روزانہ لوگ شہید ہو رہے ہیں، سیکورٹی اہلکاروں کو بے دردی سے قتل کیا جارہا ہے اور شہداء کی لاشوں کو جلایا جارہا ہے، انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز شہید ہونے والے ایک کیپٹن کی صرف چھ ماہ کی بچی ہے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس خاندان پر کیا گزر رہی ہوگی۔ اسی طرح دالبندین میں شہید ہونے والے دوسرے کیپٹن اور ان کے خاندان کا دکھ بھی ناقابل بیان ہے۔ اس جنگ میں کئی کرنل، جرنیل، سیکورٹی اہلکار، پولیس جوان اور سویلین شہید ہو چکے ہیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ انہیں گزشتہ روز غالباً بسیمہ سے ایک بچے کا فون آیا جس نے بتایا کہ بی ایل اے کے لوگ اس کے بھائی کو لے گئے ہیں، حالانکہ وہ خود کہہ رہے تھے کہ وہ بے گناہ ہے اور اس نے کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک بے گناہ بلوچ کو محض اس بنیاد پر قتل کر دیا گیا کہ اس نے مبینہ طور پر ان کی بندوق چھیننے کی کوشش کی۔ اسی طرح لوگوں کو بسوں سے اتار کر قتل کیا گیا۔ وزیراعلیٰ نے واضح کیا کہ پاکستان کی فوج، سیکورٹی فورسز یا بلوچستان حکومت نے کبھی عوام سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ وہ بندوق اٹھائیں اور دہشت گردوں کے خلاف لڑیں۔ انہوں نے کہا کہ نہ کمانڈر 12 کور نے کسی رکن اسمبلی یا عام شہری سے بندوق اٹھانے کا مطالبہ کیا اور نہ حکومت ایسا چاہتی ہے۔ سیکورٹی فورسز کا مطالبہ صرف "اینیبلنگ انوائرمنٹ" فراہم کرنے کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے سابقہ بیان کا مقصد بھی یہی تھا کہ اگر کسی شخص کی نجی ملکیت، باغ، گھر، دکان یا ہوٹل دہشت گردوں کی جانب سے حملوں کے لئے استعمال ہو رہا ہو تو ریاست اس صورتحال کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ اگر ایک ہمسایہ روزانہ دوسرے کے گھر پر پتھراؤ یا فائرنگ کرے تو اس کا ردعمل لازمی ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی باغ کو دہشت گرد حملہ آوروں کی آڑ، ہیومن شیلڈ یا مورچہ کے طور پر استعمال کیا جائے تو ریاست کے لئے کارروائی ناگزیر ہو جاتی ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ریاست نے کبھی باغ کے مالک یا عام شہری سے یہ نہیں کہا کہ وہ دہشت گردوں کے خلاف بندوق اٹھائے۔ ریاست کا مطالبہ صرف یہ ہے کہ اگر کسی کی نجی ملکیت میں مسلح جتھہ آکر مورچہ بند ہوتا ہے یا وہاں سے سیکورٹی فورسز پر حملہ کیا جاتا ہے تو متعلقہ شخص قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اطلاع دے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچ اور پشتون معاشروں میں صدیوں سے روایات رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ کسی مسافر کا دشمن آگے راستے میں موجود ہے تو اسے روکا جاتا ہے، خبردار کیا جاتا ہے اور اسے بچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی باغ میں آکر مورچہ بند ہو جائے تو قبائلی معاشرے میں یہ ماننا مشکل ہے کہ باغ کے مالک کو اس کا علم ہی نہ ہو۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اگر کسی شخص کو علم ہو کہ مسلح افراد اس کی زمین یا باغ میں موجود ہیں تو اس کے پاس کئی راستے ہیں۔ وہ اسسٹنٹ کمشنر، ڈپٹی کمشنر، ہوم ڈیپارٹمنٹ یا دیگر متعلقہ اداروں کو اطلاع دے سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص بروقت اطلاع دے دے تو اس کے بعد وہ اپنی ذمہ داری پوری کر دیتا ہے، لیکن اگر اطلاع بھی نہ دی جائے تو ریاست کے پاس اسے دہشت گردوں کا سہولت کار سمجھنے کے سوا کیا راستہ رہ جاتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ حکومت فوری طور پر کوئی انتہائی قدم اٹھانے جارہی ہے، تاہم اگر نجی املاک مسلسل ریاستی اہلکاروں، فوج، ایف سی، پولیس یا دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے خلاف استعمال ہوتی رہیں تو حکومت کے پاس قانون کے مطابق کارروائی کے سوا کیا راستہ باقی رہ جاتا ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ آئین شہریوں کو حقوق دینے کے ساتھ ریاست کے ساتھ وفاداری اور ذمہ داری بھی عائد کرتا ہے۔ ریاست کے ساتھ وفاداری آئینی ذمہ داری ہے اور اگر شہری اپنی ذمہ داری پوری نہیں کریں گے تو ریاست کے پاس کوئی دوسرا آپشن باقی نہیں رہے گا۔ نقل مکانی کے حوالے سے وزیراعلیٰ نے کہا کہ خیبر پختونخوا میں ماضی میں پورے کے پورے ڈویژن، مالاکنڈ، شمالی و جنوبی وزیرستان اور دیگر علاقوں سے آبادیوں کو عارضی طور پر منتقل کیا گیا،

P-2

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 06 SEP 2026

Page No. 8

بلوچستان کی خواتین باصلاحیت

دہشتگرد بلوچ بچیوں کو لاحاصل جنگ کی جانب دھکیلنا چاہتے ہیں

سرفراز بگٹی

ویمن انٹرپینورشپ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت 600 خواتین کی تربیت مکمل ہونا خوش آئند اور معاشی خودمختاری کی جانب اہم پیشرفت ہے

حکومت خواتین کی تربیت، مالی معاونت اور کاروباری مواقع کے پروگرامز کو مزید وسعت دیگی، بلوچستان کی ہر بیٹی کے ہاتھ میں ہنر و علم چاہتے ہیں

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ ویمن انٹرپینورشپ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت 600 خواتین کی تربیت مکمل ہونا خوش آئند اور صوبے میں خواتین کی معاشی خودمختاری کی جانب اہم پیشرفت ہے۔ حکومت بلوچستان خواتین کو تعلیم، ہنر، روزگار اور کاروباری مواقع فراہم کر کے انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے عملی اقدامات کر رہی ہے، سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر پیغام میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ پروگرام کے تحت کاروبار شروع کرنے والی 100 خواتین کو مالی معاونت کی فراہمی خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانے کے حکومتی عزم کی عملی تصویر ہے۔ حکومت کی کوشش

بقیہ نمبر 39 صفحہ 5 پر

ہے کہ بلوچستان کی باصلاحیت خواتین کو محض ہنرمند بنانے تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ انہیں اپنے کاروبار شروع کرنے اور باوقار معاشی زندگی گزارنے کے مواقع بھی فراہم کیے جائیں۔ سرفراز بگٹی نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں بلوچستان کی ہر بیٹی کے ہاتھ میں ہنر، علم اور روزگار ہو بارود نہیں۔ ایک طرف حکومت خواتین کو تعلیم، ترقی، معاشی خودمختاری اور خوشحالی کے مواقع فراہم کر رہی ہے جبکہ دوسری جانب دہشت گرد عناصر بلوچ بچیوں کو خودکش بمبار بنا کر ایک لاحاصل جنگ اور تاریکی کی جانب دھکیل رہے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ دہشت گرد عناصر ہماری بچیوں کے مستقبل کو تباہی اور تشدد سے جوڑنا چاہتے ہیں جبکہ حکومت بلوچستان ان کے مستقبل کو تعلیم، ہنر، روزگار اور خوشحالی سے جوڑنے کے لئے کوشاں ہے۔ بلوچستان کی بیٹیوں کو انتہاپسندی اور تشدد کی بجائے تعلیم اور ترقی کا راستہ دینا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچ عوام کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ اپنی بچیوں کا مستقبل تعلیم، ترقی اور خوشحالی میں دیکھنا چاہتے ہیں یا دہشت گردی اور تباہی میں۔ حکومت بلوچستان کا انتخاب واضح ہے۔ ہم اپنی بیٹیوں کے لئے ایک ایسا مستقبل چاہتے ہیں جہاں انہیں آگے بڑھنے، اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے اور اپنے خاندانوں کی معاشی بہتری میں کردار ادا کرنے کے بھرپور مواقع حاصل ہوں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ خواتین کی معاشی خودمختاری صرف خواتین کی ترقی کا معاملہ نہیں بلکہ مضبوط خاندان، مستحکم معاشرہ اور پائیدار معاشی ترقی کی بنیاد ہے۔ حکومت بلوچستان خواتین کی تربیت، مالی معاونت اور کاروباری مواقع کے ایسے پروگرامز کو مزید وسعت دے گی۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی خواتین باصلاحیت ہیں اور انہیں صرف مواقع اور وسائل کی ضرورت ہے۔ حکومت ان کی صلاحیتوں کو معاشی مواقع میں تبدیل کرنے اور انہیں باوقار و خودمختار زندگی فراہم کرنے کے لئے اپنی ذمہ داری پوری کرے گی۔

وزیراعلیٰ نے مختلف شخصیات کے انتقال پر تعزیت کی

کوئٹہ (آن لائن) وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کوئٹہ میں مختلف مقامات پر جا کر مرحومین کے اہلخانہ سے تعزیت اور فاتحہ خوانی کی۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے حاجی محمد امین کشکوری کے چھوٹے بھائی حاجی محمد یاسین کشکوری کے چچا، مرحوم دین محمد کشکوری کے انتقال پر ان کے گھر جا کر اہلخانہ سے تعزیت کا اظہار کیا۔ وزیراعلیٰ نے شہید ڈی ایس پی محمد مرید بگٹی کے لواحقین سے بھی ملاقات کی، شہید کی

بقیہ نمبر 31 صفحہ 5 پر

مغفرت اور بلندی درجات کے لئے فاتحہ خوانی کی اور اہلخانہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا۔ میر سرفراز بگٹی نے تاجر صلاح الدین نورزئی کے گھر بھی جا کر ان کے ورثاء سے تعزیت کی اور مرحوم کے لئے فاتحہ خوانی کی۔ صوبائی وزراء صادق عمرانی، بخت محمد کاکڑ، میر شعیب نوشیروانی، میر ضیا لانگو، ظہور بلیدی، علی مدد جتک اور انسپکٹر جنرل پولیس محمد طاہر خان، معاون وزیراعلیٰ بلوچستان برائے اطلاعات و سیاسی امور شاہد رند بھی وزیراعلیٰ کے ہمراہ تھے۔

---

6 ستمبر شہداء و غازیوں کی عظیم قربانیوں کی روشن مثال ہے، وزیراعلیٰ

بلوچستان کے شہداء نے ملکی دفاع اور امن کیلئے بے مثال قربانیاں دیں، قوم سلام پیش کرتی ہے، پیغام

کوئٹہ (آن لائن) وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے یوم دفاع پاکستان کے موقع پر پیغام میں کہا ہے کہ 6 ستمبر ہماری قومی تاریخ کا وہ دن ہے جو ہمیں اپنی مسلح افواج اور قوم کے ان عظیم

بقیہ نمبر 46 صفحہ 5 پر

سپوتوں کی بے مثال قربانیوں کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے مادر وطن کے دفاع کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ 1965 کی جنگ میں پاک فوج کے افسران اور جوانوں نے غیر معمولی بہادری اور عزم کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کے عزائم کو ناکام بنایا۔ قوم آج بھی شہداء اور غازیوں کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے جنہوں نے وطن کی سلامتی اور خودمختاری کے تحفظ کے لئے تاریخ رقم کی۔ سرفراز بگٹی نے کہا کہ پاکستان کی دفاعی تاریخ قربانی، شجاعت اور قومی یکجہتی کی روشن مثالوں سے عبارت ہے۔ ملک کے دفاع کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے شہداء قوم کے محسن ہیں اور پوری قوم ان کے خاندانوں کو قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں دفاع وطن کا تقاضا صرف سرحدوں کی حفاظت تک محدود نہیں بلکہ قومی اتحاد، معاشی استحکام، تعلیم، ترقی اور امن کے فروغ سے بھی جڑا ہوا ہے۔ ایک مضبوط، مستحکم اور خوشحال پاکستان ہی ہماری آنے والی نسلوں کے محفوظ مستقبل کی ضمانت ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ بلوچستان کے عوام نے بھی ہمیشہ پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے لئے قربانیاں دیں۔ صوبے کے شہداء نے ملک کے دفاع اور امن کے قیام کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور ان کی قربانیاں قومی تاریخ کا ناقابل فراموش حصہ ہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

P-1

Bullet No. 1

Page No. 9

Daily AZADI Quetta

روزنامہ آزادی کوئٹہ

بانی
صدیق بلوچ

جلد نمبر 27 | اتوار 06 ستمبر 2026ء بمطابق 23 ربیع الاول 1448ھ قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر-241

نقل مکانی کے منصوبے میں مستونگ شامل نہیں، یہ صرف ٹل مزین رہنے والی ایک محدود آبادی کے حوالے سے ہے، سرفراز بگٹی

شور پارود ایک پہاڑی سلسلہ ہے جہاں 1970ء سے آج تک مختلف ادوار میں مسلح افراد کے ٹھکانے اور فراری کیمپ موجود رہے ہیں وہاں سے ایک ہزار افراد کی آبادی کو عارضی طور پر دوسری جگہ منتقل کیا جائے گا

بعض لوگ مجھے آئی ایس پی آر کا نمائندہ قرار دیتے ہیں، ریاست اور ایوان نے مجھے یہ ذمہ داری دی ہے کہ ریاست کا بیانیہ، حکومت کا بیانیہ اور دہشت گردی وترقی کے حوالے سے حکومت کا موٴقف اسمبلی کے سامنے رکھوں

بلوچستان کسی صورت سول اور ملٹری کے درمیان عدم توازن کا متحمل نہیں ہوسکتا، اپوزیشن ارکان اور پارلیمنٹ سے باہر جرگے کرنے والے افراد کو کئی بار دعوت دی کہ وہ قیادت کریں کوئی قابل عمل راستہ نکالیں، اسمبلی اجلاس سے خطاب

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں سول اور ملٹری بیلنس برقرار رکھنا وقت کی اہم ضرورت ہے، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکورٹی فورسز کو موٴثر کارروائی کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا ہوگا، ریاست کسی صورت اپنے شہریوں، سیکورٹی اہلکاروں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو دہشت گردوں کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑ سکتی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ہفتہ کو بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں قائد حزب اختلاف میر یونس عزیز زہری کی

(بقیہ نمبر 35 صفحہ نمبر 2 پر)

کوئٹہ، وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی صوبائی اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کررہے ہیں

جانب سے پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھائے گئے معاملے پر اظہار خیال کرتے ہوئے کیا وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ اس موقع پر وہ پہلے حالیہ دہشت گردی کے واقعے کا ذکر کرنا چاہیں گے جس کا تذکرہ رکن صوبائی اسمبلی نور محمد دمڑ نے کیا۔ دہشت گردوں نے جس انداز میں سیکورٹی فورسز پر حملہ کیا اور بے دردی سے ہمارے لوگوں کو شہید کیا، اس کی مذمت کے لیے الفاظ بہت کم ہیں۔ شہداء کا مقام بہت بلند ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ شہداء رسول اللہ کی شفاعت میں ہوں گے اور اس دنیا سے بہتر مقام پر ہیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ وہ پہلے دن سے بلوچستان اسمبلی جیسے نمائندہ اور معزز ایوان کے سامنے یہ بات رکھنے کی کوشش کرتے آرہے ہیں کہ دہشت گردی کو سمجھنے کے لیے یہ حقیقت سمجھنا ہوگی کہ سیکورٹی فورسز اس وقت ایک "گرے زون" میں آپریٹ کررہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قائد حزب اختلاف کی جانب سے ان کے سابقہ بیان کو سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش کیا گیا ہے اور سیاسی اسکورنگ بعض لوگوں کا خاص مشغلہ بن چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگ انہیں آئی ایس پی آر کا نمائندہ قرار دیتے ہیں، تاہم حقیقت یہ ہے کہ ریاست پاکستان اور اسی معزز ایوان نے انہیں یہ ذمہ داری دی ہے کہ وہ ریاست کا بیانیہ، حکومت کا بیانیہ اور دہشت گردی وترقی کے حوالے سے حکومت کا موٴقف اسمبلی کے سامنے رکھیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کسی صورت سول اور ملٹری کے درمیان عدم توازن کا متحمل نہیں ہوسکتا، بلکہ موجودہ حالات میں سول اور ملٹری بیلنس کی اشد ضرورت ہے۔ یہ انتہائی پریشان

خوانی سے ہوتا ہے، یہ کوئی معمول کی صورتحال نہیں۔ روزانہ لوگ شہید ہورہے ہیں، سیکورٹی اہلکاروں کو بے دردی سے قتل کیا جارہا ہے اور شہداکی لاشوں کو جلایا جارہا ہے انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز شہید ہونے والے ایک کیپٹن کی صرف چھ ماہ کی بیٹی ہے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس خاندان پر کیا گزر رہی ہوگی۔ اسی طرح دالبندین میں شہید ہونے والے دوسرے کیپٹن اور ان کے خاندان کا دکھ بھی ناقابل بیان ہے۔ اس جنگ میں کئی کرنل، جرنیل، سیکورٹی اہلکار، پولیس جوان اور سویلین شہید ہوچکے ہیں۔ سیکورٹی فورسز کا مطالبہ صرف "اینیبلنگ انوائرمنٹ" فراہم کرنے کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے سابقہ بیان کا مقصد بھی یہی تھا کہ اگر کسی شخص کی نجی ملکیت، باغ، گھر، دکان یا ہوٹل دہشت گردوں کی جانب سے حملوں کے لیے استعمال ہورہا ہو تو ریاست اس صورتحال کو نظرانداز نہیں کرسکتی۔ اگر ایک ہمسایہ روزانہ دوسرے کے گھر پر پتھراؤ یا فائرنگ کرے تو اس کا ردعمل لازمی ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی باغ کو دہشت گرد حملہ آوروں کی آڑ، ہیومن شیلڈ یا مورچہ کے طور پر استعمال کیا جائے تو ریاست کے لیے کارروائی ناگزیر ہوجاتی ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ریاست نے کبھی باغ کے مالک یا عام شہری سے یہ نہیں کہا کہ وہ دہشت گردوں کے خلاف بندوق اٹھائے۔ ریاست کا مطالبہ صرف یہ ہے کہ اگر کسی کی نجی ملکیت میں مسلح جتھہ آکر مورچہ بند ہوتا ہے یا وہاں سے سیکورٹی فورسز پر حملہ کیا جاتا ہے تو متعلقہ شخص قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اطلاع دے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچ اور پشتون معاشروں میں صدیوں سے روایات رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ کسی مسافر کا دشمن آگے راستے میں موجود ہے تو اسے روکا جاتا ہے، خبردار کیا جاتا ہے اور اسے بچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی باغ میں آکر مورچہ بند ہوجائے تو قبائلی معاشرے میں یہ ماننا مشکل ہے کہ باغ کے مالک کو

...س کا علم ہی نہ ہو۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اگر کسی شخص کو علم ہو کہ مسلح افراد اس کی زمین یا باغ میں موجود ہیں تو اس کے پاس کئی راستے ہیں۔ وہ اسسٹنٹ کمشنر، ڈپٹی کمشنر، ہوم ڈیپارٹمنٹ یا دیگر متعلقہ اداروں کو اطلاع دے سکتا ہے۔ آئی ڈی پیز بنیں اور خیبر سمیت مختلف علاقوں میں نقل مکانی ہوئی، لیکن بلوچستان میں آج تک ایک گاؤں بھی خالی نہیں کرایا گیا انہوں نے واضح کیا کہ موجودہ منصوبے میں مستونگ شامل نہیں ہے اور نہ ہی بلوچستان کے دیگر علاقوں کی آبادی کو نقل مکانی کا سامنا ہوگا۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ شور پارود ایک پہاڑی سلسلہ ہے جہاں 1970ء سے آج تک مختلف ادوار میں مسلح افراد کے ٹھکانے اور فراری کیمپ موجود رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہنا درست نہیں کہ بلوچستان میں امن کے ادوار میں مسئلہ مکمل طور پر ختم ہوگیا تھا، بلکہ ان ادوار میں بھی بعض عناصر جنگ کی تیاری کرتے رہے وزیراعلیٰ نے کہا کہ شور پارود کے علاقے میں تقریباً ایک ہزار افراد کی آبادی ہے اور حکومت کے سروے کے مطابق یہ زیادہ تر خانہ بدوش آبادی ہے۔ ان لوگوں کو نوٹس دیے گئے ہیں اور انہیں عارضی طور پر کسی دوسری جگہ منتقل کیا جائے گا۔ حکومت ان کی مکمل دیکھ بھال کرے گی، ان کے لیے تمام ضروری انتظامات کیے جائیں گے اور ان کی عزت واحترام، بالخصوص خواتین، بچوں اور بزرگوں کا خصوصی خیال رکھا جائے گا۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ مستقل نقل مکانی نہیں بلکہ مخصوص مدت کے لیے عارضی انتظام ہوگا تاکہ علاقے میں موجود محفوظ پناہ گاہوں کے خلاف کارروائی کی جاسکے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ان محفوظ پناہ گاہوں میں دہشت گرد آرام سے منصوبہ بندی کرتے، اپنے دیگر لوازمات مکمل کرتے اور پھر انسانی ڈھال استعمال کرتے ہوئے ریاستی اہلکاروں پر حملے کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ وہ شہداء کے بچوں، بیواؤں اور ان

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

ناظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Daily AZADI Quetta
روزنامہ آزادی کوئٹہ

Page No.

وزیراعلیٰ بلوچستان: دہشت گرد عناصر ہماری بچیوں کے مستقبل کو تباہی اور تشدد سے جوڑنا چاہتے ہیں

ویمن انٹرپرینیورشپ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت 600 خواتین کی تربیت مکمل ہونا خواتین کی معاشی خودمختاری کی جانب اہم پیش رفت ہے

حکومت بلوچستان خواتین کی تربیت، مالی معاونت اور کاروباری مواقع کے ایسے پروگرامز کو مزید وسعت دے گی، ایکس پر پیغام

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ ویمن انٹرپرینیورشپ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت 600 خواتین کی تربیت مکمل ہونا خوش آئند اور صوبے میں خواتین کی معاشی خودمختاری کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔ حکومت بلوچستان خواتین کو تعلیم، ہنر، روزگار اور کاروباری مواقع فراہم کر کے انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر (بقیہ نمبر3 صفحہ نمبر2 پر)

اپنے پیغام میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ پروگرام کے تحت کاروبار شروع کرنے والی 100 خواتین کو مالی معاونت کی فراہمی خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانے کے حکومتی عزم کی عملی تصویر ہے۔ حکومت کی کوشش ہے کہ بلوچستان کی باصلاحیت خواتین کو محض ہنرمند بنانے تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ انہیں اپنے کاروبار شروع کرنے اور باوقار معاشی زندگی گزارنے کے مواقع بھی فراہم کیے جائیں میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں بلوچستان کی ہر بچی کے ہاتھ میں ہنر، علم اور روزگار ہو، بارود نہیں۔ ایک طرف حکومت خواتین کو تعلیم، ترقی، معاشی خودمختاری اور خوشحالی کے مواقع فراہم کر رہی ہے، جبکہ دوسری جانب دہشت گرد عناصر بلوچ بچیوں کو خودکش بمبار بنا کر ایک لاحاصل جنگ اور تاریکی کی جانب دھکیل رہے ہیں وزیراعلیٰ نے کہا کہ دہشت گرد عناصر ہماری بچیوں کے مستقبل کو تباہی اور تشدد سے جوڑنا چاہتے ہیں، جبکہ حکومت بلوچستان ان کے مستقبل کو تعلیم، ہنر، روزگار اور خوشحالی سے جوڑنے کے لیے کوشاں ہے۔ بلوچستان کی بیٹیوں کو انتہاپسندی اور تشدد کے بجائے تعلیم اور ترقی کا راستہ دینا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے انہوں نے کہا کہ بلوچ عوام کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ اپنی بچیوں کا مستقبل تعلیم، ترقی اور خوشحالی میں دیکھنا چاہتے ہیں یا دہشت گردی اور تباہی میں۔ حکومت بلوچستان کا انتخاب واضح ہے۔ ہم اپنی بیٹیوں کے لیے ایک ایسا مستقبل چاہتے ہیں جہاں انہیں آگے بڑھنے، اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے اور اپنے خاندانوں کی معاشی بہتری میں کردار ادا کرنے کے بھرپور مواقع حاصل ہوں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ خواتین کی معاشی خودمختاری صرف خواتین کی ترقی کا معاملہ نہیں بلکہ مضبوط خاندان، مستحکم معاشرہ اور پائیدار معاشی ترقی کی بنیاد ہے۔ حکومت بلوچستان خواتین کی تربیت، مالی معاونت اور کاروباری مواقع کے ایسے پروگرامز کو مزید وسعت دے گی۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی خواتین باصلاحیت ہیں اور انہیں صرف مواقع اور وسائل کی ضرورت ہے۔ حکومت ان کی صلاحیتوں کو معاشی مواقع میں تبدیل کرنے اور انہیں باوقار و خودمختار زندگی فراہم کرنے کے لیے اپنی ذمہ داری پوری کرے گی۔

شہداء کی قربانیاں ناقابل فراموش ہیں، میر سرفراز بگٹی

قوم اپنے شہداء اور ان کے خاندانوں کو قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے

کوئٹہ (خ ن): وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کوئٹہ میں مختلف مقامات پر جا کر مرحومین کے اہلخانہ سے تعزیت اور فاتحہ خوانی کی۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی (بقیہ نمبر11 صفحہ نمبر2 پر)

نے حاجی محمد امین کشکوری کے چھوٹے بھائی حاجی محمد یاسین کشکوری کے چچا، مرحوم دین محمد کشکوری کے انتقال پر ان کے گھر جا کر اہلخانہ سے تعزیت کا اظہار کیا اور مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی۔ وزیراعلیٰ نے شہید ڈی ایس پی محمد مرید بگٹی کے لواحقین سے بھی ملاقات کی، شہید کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے فاتحہ خوانی کی اور اہلخانہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ شہداء کی قربانیاں ناقابل فراموش ہیں اور قوم اپنے شہداء اور ان کے خاندانوں کو قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے مقامی تاجر صلاح الدین نورزئی کے گھر بھی جا کر ان کے ورثاء سے تعزیت کی اور مرحوم کے لیے فاتحہ خوانی کی۔ وزیراعلیٰ نے سوگوار خاندانوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ اس موقع پر صوبائی وزراء میر محمد صادق عمرانی، بخت محمد کاکڑ، میر شعیب نوشیروانی، میر ضیاء لانگو، میر ظہور بلیدی، علی مدد جتک اور انسپکٹر جنرل پولیس بلوچستان محمد طاہر خان، معاون وزیراعلیٰ بلوچستان برائے اطلاعات و سیاسی امور شاہد رند بھی وزیراعلیٰ بلوچستان کے ہمراہ تھے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

روزنامہ باخبر کوئٹہ

THE DAILY BAAKHABAR QUETTA

بانی اکرام اللہ خان

جلد 30 | اتوار 06 ستمبر 2026ء بمطابق 23 ربیع اوّل 1448ھ قیمت 20 روپے | شمارہ 244

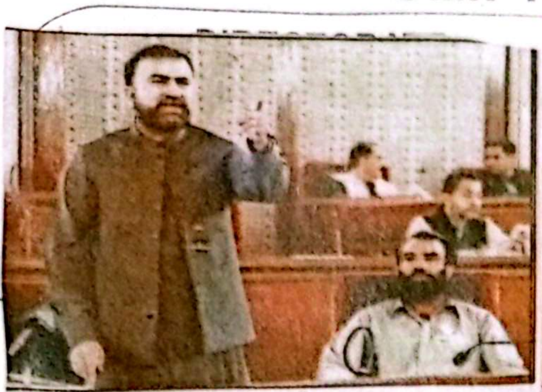

کوئٹہ، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صوبائی اسمبلی میں اظہار خیال کر رہے ہیں

6 ستمبر ہمیں قوم کے عظیم سپوتوں اور بے مثال قربانیوں کی یاد دلاتا ہے، وزیراعلیٰ

ملک کے دفاع کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے شہداء قوم کے محسن ہیں، قوم اپنے شہداء کی قربانیوں کو رائیگاں نہیں جانے دے گی، میر سرفراز بگٹی

آج کے دور میں دفاع وطن کا تقاضا صرف سرحدوں کی حفاظت تک محدود نہیں بلکہ قومی اتحاد، معاشی استحکام، تعلیم، ترقی اور امن کے فروغ سے بھی جڑا ہوا ہے

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے یوم دفاع پاکستان کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ 6 ستمبر ہماری قومی تاریخ کا وہ دن ہے جو ہمیں اپنی مسلح افواج اور قوم کے ان عظیم سپوتوں کی بے مثال قربانیوں کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے مادر وطن کے دفاع کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ 1965ء کی جنگ میں پاک فوج کے افسران اور جوانوں نے غیر معمولی بہادری اور عزم کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کے عزائم کو ناکام بنایا۔ قوم آج بھی شہداء اور غازیوں کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے جنہوں نے وطن کی سلامتی اور خودمختاری کے تحفظ کے لیے تاریخ رقم کی۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ پاکستان کی دفاعی تاریخ قربانی، شجاعت اور قومی یکجہتی کی روشن مثالوں سے عبارت ہے۔ ملک کے دفاع کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے شہداء قوم کے محسن ہیں اور پوری قوم ان کے خاندانوں کو قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں دفاع وطن کا تقاضا صرف سرحدوں کی حفاظت تک محدود نہیں بلکہ قومی اتحاد، معاشی استحکام، تعلیم، ترقی اور امن کے فروغ سے بھی جڑا ہوا ہے۔

ریاست شہریوں کو کسی صورت دہشتگردی کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتی، وزیراعلیٰ

روزانہ لوگ شہید ہو رہے ہیں دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کو مؤثر کارروائی کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا ہوگا

سیاسی اسکورنگ بعض لوگوں کا خاص مشغلہ بن چکی ہے، بلوچستان کسی صورت سول اور ملٹری کے درمیان عدم توازن کا متحمل نہیں ہو سکتا

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں سول اور ملٹری بیلنس برقرار رکھنا وقت کی اہم ضرورت ہے، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کو مؤثر کارروائی کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا ہوگا، ریاست کسی صورت اپنے شہریوں، سیکیورٹی اہلکاروں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو دہشت گردوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ہفتہ کو بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں قائد حزب اختلاف میر یونس عزیز زہری کی جانب سے پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھائے گئے معاملے پر اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ اس موقع پر وہ پہلے حالیہ دہشت گردی کے واقعے کا ذکر کرنا چاہیں گے جس کا تذکرہ رکن صوبائی اسمبلی نور محمد دمڑ نے کیا۔ دہشت گردوں نے جس انداز میں سیکیورٹی فورسز پر حملہ کیا اور بے دردی سے ہمارے لوگوں کو شہید کیا، اس کی مذمت کے لیے الفاظ بہت کم ہیں۔ شہداء کا مقام بہت بلند ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ شہداء رسول اللہ کی شفاعت میں ہوں گے اور اس دنیا سے بہتر مقام پر ہیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ وہ پہلے دن سے بلوچستان اسمبلی جیسے نمائندہ اور معزز ایوان کے سامنے یہ بات رکھنے کی کوشش کرتے آ رہے ہیں کہ دہشت گردی کو سمجھنے کے لیے یہ حقیقت سمجھنا ہوگی کہ سیکیورٹی فورسز اس وقت ایک "گرے زون" میں آپریٹ کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قائد حزب اختلاف کی جانب سے ان کے سابقہ بیان کو سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش کیا گیا ہے اور سیاسی اسکورنگ بعض لوگوں کا خاص مشغلہ بن چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگ انہیں آئی ایس پی آر کا نمائندہ قرار دیتے ہیں، تاہم حقیقت یہ ہے کہ ریاست پاکستان اور اسی معزز ایوان نے انہیں یہ ذمہ داری دی ہے کہ وہ ریاست کا بیانیہ، حکومت کا بیانیہ اور دہشت گردی و ترقی کے حوالے سے حکومت کا مؤقف اسمبلی کے سامنے رکھیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کسی صورت سول اور ملٹری کے درمیان عدم توازن کا متحمل نہیں ہو سکتا، بلکہ موجودہ حالات میں سول اور ملٹری بیلنس کی اشد ضرورت ہے۔ یہ انتہائی

[illegible] نہیں۔ روزانہ لوگ شہید ہو رہے ہیں، سیکیورٹی اہلکاروں کو بے دردی سے قتل کیا جا رہا ہے اور شہداء کی لاشوں کو جلایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز شہید ہونے والے ایک کیپٹن کی صرف چھ ماہ کی بیٹی ہے، اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس خاندان پر کیا گزر رہی ہوگی۔ اسی طرح والدین میں شہید ہونے والے دوسرے کیپٹن اور ان کے خاندان کا دکھ بھی ناقابل بیان ہے۔ اس جنگ میں کئی کرنل، جرنیل، سیکیورٹی اہلکار، پولیس جوان اور سویلین شہید ہو چکے ہیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ انہیں گزشتہ روز غالباً بسیمہ سے ایک بچے کا فون آیا جس نے بتایا کہ بی ایل اے کے لوگ اس کے بھائی کو لے گئے ہیں، حالانکہ وہ خود کہہ رہے تھے کہ وہ بے گناہ ہے اور اس نے کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک بے گناہ بلوچ کو محض اس بنیاد پر قتل کر دیا گیا کہ اس نے مبینہ طور پر ان کی بندوق چھیننے کی کوشش کی۔ اسی طرح لوگوں کو بسوں سے اتار کر قتل کیا گیا۔ وزیراعلیٰ نے واضح کیا کہ پاکستان کی فوج، سیکیورٹی فورسز یا بلوچستان حکومت نے کبھی عوام سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ وہ بندوق اٹھائیں اور دہشت گردوں کے خلاف لڑیں۔ انہوں نے کہا کہ نہ کمانڈر 12 کور نے کسی رکن اسمبلی یا عام شہری سے بندوق اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے اور نہ حکومت ایسا چاہتی ہے۔ سیکیورٹی فورسز کا مطالبہ صرف "اینیبلنگ انوائرمنٹ" فراہم کرنے کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے سابقہ بیان کا مقصد بھی یہی تھا کہ اگر کسی شخص کی نجی ملکیت، باغ، گھر، دکان یا ہوٹل دہشت گردوں کی جانب سے حملوں کے لیے استعمال ہو رہا ہو تو ریاست اس صورتحال کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ اگر ایک ہمسایہ روزانہ دوسرے کے گھر پر پتھراؤ یا فائرنگ کرے تو اس کا ردعمل لازمی ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی باغ کو دہشت گرد حملہ آوروں کی آڑ، ہیومن شیلڈ یا مورچہ کے طور پر استعمال کیا جائے تو ریاست کے لیے کارروائی ناگزیر ہو جاتی ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ریاست نے کبھی باغ کے مالک یا عام شہری سے یہ نہیں کہا کہ وہ دہشت گردوں کے خلاف بندوق اٹھائے۔ ریاست کا مطالبہ صرف یہ ہے کہ اگر کسی کی نجی ملکیت میں مسلح جتھے آ کر مورچہ بند ہوتا ہے یا وہاں سے سیکیورٹی فورسز پر حملہ کیا جاتا ہے تو متعلقہ شخص قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اطلاع دے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچ اور پشتون معاشروں میں صدیوں سے روایات رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ کسی مسافر کا دشمن آگے راستے میں موجود ہے تو اسے روکا جاتا ہے، خبردار کیا جاتا ہے اور اسے بچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی باغ میں آ کر مورچہ بند ہو جائے تو قبائلی معاشرے میں یہ ماننا مشکل ہے کہ باغ کے مالک کو اس کا علم ہی نہ ہو۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اگر کسی شخص کو علم ہو کہ مسلح افراد اس کی زمین یا باغ میں موجود ہیں تو اس کے پاس کئی راستے ہیں۔ وہ اسسٹنٹ کمشنر، ڈپٹی کمشنر، ہوم ڈیپارٹمنٹ یا دیگر متعلقہ اداروں کو اطلاع دے سکتا ہے۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے عوام کو اطلاع دینے کے لیے نمبرز بھی فراہم کیے گئے ہیں۔ اگر کوئی شخص بروقت اطلاع دے دے تو اس کے بعد وہ اپنی ذمہ داری پوری کر دیتا ہے، لیکن اگر اطلاع بھی نہ دی جائے تو ریاست کے پاس اسے دہشت گردوں کا سہولت کار سمجھنے کے سوا کیا راستہ رہ جاتا ہے؟ انہوں نے واضح کیا کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ حکومت فوری طور پر کوئی انتہائی قدم اٹھانے جا رہی ہے، تاہم اگر نجی املاک مسلسل ریاستی اہلکاروں، فوج، ایف سی، پولیس یا دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے خلاف استعمال ہوتی رہیں تو حکومت کے پاس قانون کے مطابق کارروائی کے سوا کیا راستہ باقی رہ جاتا ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ اگر اس معاملے کو مسلسل نظر انداز کیا گیا اور باغات سے حملے جاری رہے تو مستقبل میں سیکیورٹی فورسز کے لیے براہ راست کارروائی کے سوا کیا راستہ رہ سکتا ہے جس کے نتیجے میں وہاں کام کرنے والے بے گناہ مزدور بھی کولیٹرل ڈیمیج کا شکار ہو سکتے ہیں۔ پھر یہی ایوان ان بے گناہ شہریوں کے قتل پر سوال اٹھائے گا۔ اس لیے سیکیورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو ایسا ماحول دینا ہوگا جس میں وہ مؤثر کارروائی کر سکیں۔

DAILY ZAMANA

روزنامہ زمانہ کوئٹہ

جلد 81 اتوار 6 ستمبر 2026، 23 ربیع الاول 1448ھ صفحات 6 قیمت 20 روپے شمارہ 243

نوکریوں کی فروخت کسی صورت قابل برداشت نہیں

صوبے میں پائیدار امن کا قیام یقینی بنائیں گے

وزیراعلیٰ بلوچستان

مستونگ کے شورو پارو میں ایک ہزار افراد کی عارضی منتقلی، سیکیورٹی آپریشن ہوگا، نجی املاک دہشتگردوں کے استعمال سے روکنا اور فورسز کو اطلاع دینا ضروری ہے

دہشت گرد عناصر ہماری بچیوں کے مستقبل کو تباہی اور تشدد سے جوڑنا چاہتے ہیں، جبکہ حکومت بلوچستان ان کے مستقبل کو تعلیم، ہنر، روزگار اور خوشحالی سے جوڑنے کے لیے کوشاں ہے

کوئٹہ (یو این اے، خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ مستونگ کے شورو پارو کے پہاڑی علاقے میں آباد تقریباً ایک ہزار افراد کو عارضی طور پر منتقل کرکے علاقے میں سیکیورٹی آپریشن کیا جائے گا۔ حکومت کسی شہری کو مستقل طور پر بے دخل نہیں کرے گی اور نہ ہی کسی کے باغات کاٹے جائیں گے، تاہم نجی املاک کو دہشتگردوں کے استعمال سے روکنا ضروری ہے۔ بلوچستان اسمبلی کے ہفتے کے روز اجلاس میں اظہار خیال کرتے ہوئے وزیراعلیٰ نے کہا کہ زیارت کراس کے مقام پر سیکیورٹی فورسز کے اہلکار شہید کیے گئے ہیں اور ہماری فورسز اس وقت مشکل حالات میں کام کررہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تشویشناک امر ہے کہ اسمبلی کے تقریباً ہر اجلاس میں فاتحہ خوانی کرنا پڑتی ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ حکومت نے کبھی عوام سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ وہ بندوق اٹھا کر دہشتگردوں کا مقابلہ کریں، بلکہ صرف یہ کہا جارہا ہے کہ اگر کسی علاقے میں دہشتگرد موجود ہوں تو فوراً سیکیورٹی فورسز کو اطلاع دی جائے۔ ان کے مطابق دہشتگردوں کی موجودگی سے متعلق اطلاع نہ دینا سہولت کاری کے زمرے میں آسکتا ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اگر کسی بھی گھر سے سیکیورٹی فورسز یا دیگر مقامات پر فائرنگ یا حملہ کیا جائے گا تو اس کا ردعمل بھی ہوگا۔ اسی طرح اگر دہشتگرد کسی کے باغات یا نجی املاک کو استعمال کریں گے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

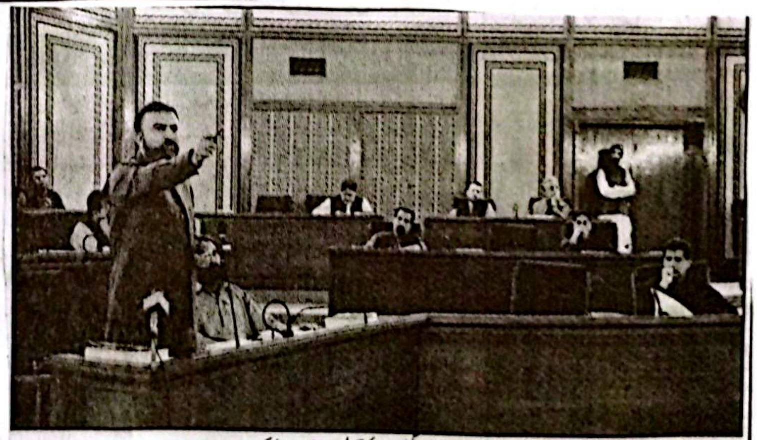

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صوبائی اسمبلی میں اظہار خیال کر رہے ہیں

P-1

CLIPPING SERVICE

DIRECT
GENERAL
RELATIONS

نظامت اعلیٰ ت
حکومت با

Bullet No. 1

Page No. 13

میزان
کوئٹہ

چیف ایڈیٹر محمد زبیر خان

جلد 78 | اتوار 06 ستمبر 2026ء، 23 ربیع الاول 1448ھ | قیمت 20 روپے | شمارہ 06

صوبے میں سول اور ملٹری بیلنس برقرار رکھنا وقت کی اہم ضرورت ہے، وزیر اعلیٰ بگٹی

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کو مؤثر کارروائی کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا ہوگا، ریاست کسی صورت اپنے شہریوں، سیکیورٹی اہلکاروں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو دہشت گردوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتی

بعض لوگ انہیں آئی ایس پی آر کا نمائندہ قرار دیتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ ریاست اور اسی معزز ایوان نے ذمہ داری دی ہے کہ وہ ریاست کا بیانیہ، حکومت کا بیانیہ اور دہشتگردی و ترقی متعلق حکومت کا موقف اسمبلی کے سامنے رکھیں، بلوچستان اسمبلی کے اجلاس سے خطاب

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں سول اور ملٹری بیلنس برقرار رکھنا وقت کی اہم ضرورت ہے، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کو مؤثر کارروائی کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا ہوگا، ریاست کسی صورت اپنے شہریوں، سیکیورٹی اہلکاروں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو دہشت گردوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ہفتہ کو بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں قائد حزب اختلاف میر

(بقیہ 2 صفحہ 2 پر)

یونس عزیز زہری کی جانب سے پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھائے گئے معاملے پر اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ اس موقع پر وہ پہلے حالیہ دہشت گردی کے واقعے کا ذکر کرنا چاہیں گے جس کا تذکرہ رکن صوبائی اسمبلی نور محمد دمڑ نے کیا۔ دہشت گردوں نے جس انداز میں سیکیورٹی فورسز پر حملہ کیا اور بے دردی سے ہمارے لوگوں کو شہید کیا، اس کی مذمت کے لیے الفاظ بہت کم ہیں۔ شہداء کا مقام بہت بلند ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ شہداء رسول اللہ ﷺ کی شفاعت میں ہوں گے اور اس دنیا سے بہتر مقام پر ہیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ وہ پہلے دن سے بلوچستان اسمبلی جیسے نمائندہ اور معزز ایوان کے سامنے یہ بات رکھنے کی کوشش کرتے آ رہے ہیں کہ دہشت گردی کو سمجھنے کے لیے یہ حقیقت سمجھنا ہوگی کہ سیکیورٹی فورسز اس وقت ایک "گرے زون" میں آپریٹ کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قائد حزب اختلاف کی جانب سے ان کے سابقہ بیان کو سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش کیا گیا ہے اور سیاسی اسکورنگ بعض لوگوں کا خاص مشغلہ بن چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگ انہیں آئی ایس پی آر کا نمائندہ قرار دیتے ہیں، تاہم حقیقت یہ ہے کہ ریاست پاکستان اور اسی معزز ایوان نے انہیں یہ ذمہ داری دی ہے کہ وہ ریاست کا بیانیہ، حکومت کا بیانیہ اور دہشت گردی و ترقی کے حوالے سے حکومت کا موقف اسمبلی کے سامنے رکھیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کسی صورت سول اور ملٹری کے درمیان عدم توازن کا متحمل نہیں ہو سکتا، بلکہ موجودہ حالات میں سول اور ملٹری بیلنس کی اشد ضرورت ہے۔ یہ انتہائی پریشان کن امر ہے کہ تقریباً ہر اسمبلی اجلاس کا آغاز فاتحہ خوانی سے ہوتا ہے، یہ کوئی معمول کی صورتحال نہیں۔ روزانہ لوگ شہید ہو رہے ہیں، سیکیورٹی اہلکاروں کو بے دردی سے قتل کیا جا رہا ہے اور شہداء کی لاشوں کو جلایا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز شہید ہونے والے ایک کیپٹن کی صرف چھ ماہ کی بیٹی ہے۔ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس خاندان پر کیا گزر رہی ہوگی۔ اسی طرح واشبہ تین میں شہید ہونے والے دوسرے کیپٹن اور ان کے خاندان کا دکھ بھی ناقابل بیان ہے۔ اس جنگ میں کئی کرنل، جرنیل، سیکیورٹی اہلکار، پولیس جوان اور سویلین شہید ہو چکے ہیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ انہیں گزشتہ روز غالباً بسیمہ سے ایک بچے کا فون آیا جس نے بتایا کہ بی ایل اے کے لوگ اس کے بھائی کو لے گئے ہیں، حالانکہ وہ خود کہہ رہے تھے کہ وہ بے گناہ ہے اور اس نے کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک بے گناہ بلوچ کو محض اس بنیاد پر قتل کر دیا گیا کہ اس نے مبینہ طور پر ان کی بندوق چھیننے کی کوشش کی۔ اسی طرح لوگوں کو بسوں سے اتار کر قتل کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ پاکستان کی فوج، سیکیورٹی فورسز یا بلوچستان حکومت نے کبھی عوام سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ وہ بندوق اٹھائیں اور دہشت گردوں کے خلاف لڑیں۔ انہوں نے کہا کہ نہ کمانڈر 12 کور نے کسی رکن اسمبلی یا عام شہری سے بندوق اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے اور نہ حکومت ایسا چاہتی ہے۔ سیکیورٹی فورسز کا مطالبہ صرف "اینیبلنگ انوائرمنٹ" فراہم کرنے کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے سابقہ بیان کا مقصد بھی یہی تھا کہ اگر کسی شخص کی نجی ملکیت، باغ، گھر، دکان یا ہوٹل دہشت گردوں کی جانب سے حملوں کے لیے استعمال ہو رہا ہو تو ریاست اس صورتحال کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ اگر ایک ہمسایہ روزانہ دوسرے کے گھر پر پتھراؤ یا فائرنگ کرے تو اس کا ردعمل لازمی ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی باغ کو دہشت گرد حملہ آوروں کی آڑ، ہیومن شیلڈ یا مورچہ کے طور پر استعمال کیا جائے تو ریاست کے لیے کارروائی ناگزیر ہو جاتی ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ریاست نے کبھی باغ کے مالک یا عام شہری سے یہ نہیں کہا کہ وہ دہشت گردوں کے خلاف بندوق اٹھائے۔ ریاست کا مطالبہ صرف یہ ہے کہ اگر کسی کی نجی ملکیت میں مسلح جتھہ آ کر مورچہ بند ہوتا ہے یا وہاں سے سیکیورٹی فورسز پر حملہ کیا جاتا ہے تو متعلقہ شخص قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اطلاع دے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچ اور پشتون معاشروں میں صدیوں سے روایات رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ کسی مسافر کا دشمن آگے راستے میں موجود ہے تو اسے روکا جاتا ہے، خبردار کیا جاتا ہے اور اسے بچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی باغ میں آ کر مورچہ بند ہو جائے تو قبائلی معاشرے میں یہ ماننا مشکل ہے کہ باغ کے مالک کو اس کا علم ہی نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر کسی شخص کو علم ہو کہ مسلح افراد اس کی زمین یا باغ میں موجود ہیں تو اس کے پاس کئی راستے ہیں۔ وہ اسسٹنٹ کمشنر، ڈپٹی کمشنر، ہوم ڈیپارٹمنٹ یا دیگر متعلقہ اداروں کو اطلاع دے سکتا ہے۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے عوام کو اطلاع دینے کے لیے نمبرز بھی فراہم کیے گئے ہیں۔ اگر کوئی شخص بروقت اطلاع دے دے تو اس کے بعد وہ اپنی ذمہ داری پوری کر دیتا ہے، لیکن اگر اطلاع بھی نہ دی جائے تو ریاست کے پاس اسے دہشت گردوں کا سہولت کار سمجھنے کے سوا کیا راستہ رہ جاتا ہے؟ انہوں نے واضح کیا کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ حکومت فوری طور پر کوئی انتہائی قدم اٹھانے جا رہی ہے، تاہم اگر نجی املاک مسلسل ریاستی اہلکاروں، فوج، ایف سی، پولیس یا دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے خلاف استعمال ہوتی رہیں تو حکومت کے پاس قانون کے مطابق کارروائی کے سوا کیا راستہ باقی رہ جاتا ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ اگر اس معاملے کو مسلسل نظر انداز کیا گیا اور باغات سے حملے جاری رہے تو مستقبل میں سیکیورٹی فورسز کے لیے براہ راست کارروائی کے سوا کیا راستہ رہ سکتا ہے، جس کے نتیجے میں وہاں کام کرنے والے بے گناہ مزدور بھی کولیٹرل ڈیمج کا شکار ہو سکتے ہیں۔ پھر یہی ایوان ان بے گناہ شہریوں کے قتل پر سوال اٹھائے گا۔ اس لیے سیکیورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو ایسا ماحول دینا ہوگا جس میں وہ مؤثر کارروائی کر سکیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آئین شہریوں کو حقوق دینے کے ساتھ ریاست کے ساتھ وفاداری اور ذمہ داری بھی عائد کرتا ہے۔ ریاست کے ساتھ وفاداری آئینی ذمہ داری ہے اور اگر شہری اپنی ذمہ داری پوری نہیں کریں گے تو ریاست کے پاس کوئی دوسرا آپشن باقی نہیں رہے گا۔ نقل مکانی کے حوالے سے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ خیبر پختونخوا میں ماضی میں پورے کے پورے ڈویژن، مالاکنڈ، شمالی و جنوبی وزیرستان اور دیگر علاقوں سے آبادیوں کو عارضی طور پر منتقل کیا گیا، آئی ڈی پیز بنیں اور خیبر سمیت مختلف علاقوں میں نقل مکانی ہوئی، لیکن بلوچستان میں آج تک ایک گاؤں بھی خالی نہیں کرایا گیا انہوں نے واضح کیا کہ موجودہ منصوبے میں مستونگ شامل نہیں ہے اور نہ ہی بلوچستان کے دیگر علاقوں کی آبادی کو نقل مکانی کا سامنا ہوگا۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ شور پارود ایک پہاڑی سلسلہ ہے جہاں 1970ء سے آج تک مختلف ادوار میں مسلح افراد کے ٹھکانے اور فراری کیمپ موجود رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہنا درست نہیں کہ بلوچستان میں امن کے ادوار میں مسئلہ مکمل طور پر ختم ہو گیا تھا، بلکہ ان ادوار میں بھی بعض عناصر جنگ کی تیاری کرتے رہے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ شور پارود کے علاقے میں تقریباً ایک ہزار افراد کی آبادی ہے اور حکومت کے سروے کے مطابق یہ زیادہ تر خانہ بدوش آبادی ہے۔ ان لوگوں کو نوٹسز دیے گئے ہیں اور انہیں عارضی طور پر کسی دوسری جگہ منتقل کیا جائے گا۔ حکومت ان کی مکمل دیکھ بھال کرے گی، ان کے لیے تمام ضروری انتظامات کیے جائیں گے اور ان کی عزت و احترام، بالخصوص خواتین، بچوں اور بزرگوں کا خصوصی خیال رکھا جائے گا۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ مستقل نقل مکانی نہیں بلکہ مخصوص مدت کے لیے عارضی انتظام ہوگا تاکہ علاقے میں موجود محفوظ پناہ گاہوں کے خلاف کارروائی کی جا سکے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ان محفوظ پناہ گاہوں میں دہشت گرد آرام سے منصوبہ بندی کرتے، اپنے دیگر لوازمات مکمل کرتے اور پھر انسانی ڈھال استعمال کرتے ہوئے ریاستی اہلکاروں پر حملے کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ وہ شہداء کے بچوں، بیواؤں اور ان بوڑھے والدین کو کیا جواب دیں جن کے بچے روزانہ اس جنگ میں جانیں قربان کر رہے ہیں؟ کہیں نہ کہیں ریاستی اداروں اور سیاسی قیادت کو بھی اپنی ذمہ داری قبول کرنا ہوگی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایک طرف "وار فیئر" ہے جس کی ذمہ داری ملٹری، پیرا ملٹری اور پولیس پر ہے، جبکہ دوسری طرف "لاء فیئر" ہے اور اس کی ذمہ داری اس معزز ایوان پر عائد ہوتی ہے۔ آئین پاکستان نے اس ایوان کو جو ذمہ داری دی ہے، اسے پورا کرنا ہوگا اور اپنی ذمہ داری سے آنکھیں نہیں چرائی جا سکتیں انہوں نے کہا کہ بلوچستان اسمبلی کے ارکان ان کے لیے انتہائی محترم ہیں اور وہ ہر رکن کا احترام کرتے ہیں۔ تاہم یہ بھی ضروری ہے کہ جب لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہوتی ہے تو محض پوائنٹ اسکورنگ یا الزام تراشی کے بجائے کوئی تعمیری حل بھی پیش کیا جانا چاہیے میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ وہ کسی کو مورد الزام ٹھہرانے یا کسی کے جذبات مجروح کرنے کے لیے نہیں کھڑے ہوئے۔

P-2

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 16

روزنامہ میزان کوئٹہ

اتوار 6 ستمبر 2026ء، 23 ربیع الاول 1448ھ

بلوچستان کی خواتین باصلاحیت ہیں، میر سرفراز بگٹی

ویمن انٹرپرینیورشپ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت 600 خواتین کی تربیت مکمل ہونا خوش آئند اور صوبے میں خواتین کی معاشی خودمختاری کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے

دہشت گرد عناصر ہماری بچیوں کے مستقبل کو تباہی اور تشدد سے جوڑنا چاہتے ہیں جبکہ حکومت بلوچستان ان کے مستقبل کو تعلیم، ہنر، روزگار اور خوشحالی سے جوڑنے کے لیے کوشاں ہے، وزیر اعلیٰ بلوچستان

کوئٹہ (این این آئی) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ ویمن انٹرپرینیورشپ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت 600 خواتین کی تربیت مکمل ہونا خوش آئند اور صوبے میں خواتین کی معاشی خودمختاری کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔ حکومت بلوچستان خواتین کو تعلیم، ہنر، روزگار اور کاروباری مواقع فراہم کرکے انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے سماجی رابطے کی ویب سائٹ (بقیہ 16 صفحہ 7 پر)

ایکس پر اپنے پیغام میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پروگرام کے تحت کاروبار شروع کرنے والی 100 خواتین کو مالی معاونت کی فراہمی خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانے کے حکومتی عزم کی عملی تصویر ہے۔ حکومت کی کوشش ہے کہ بلوچستان کی باصلاحیت خواتین کو محض ہنرمند بنانے تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ انہیں اپنے کاروبار شروع کرنے اور باوقار معاشی زندگی گزارنے کے مواقع بھی فراہم کیے جائیں میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں بلوچستان کی ہر بیٹی کے ہاتھ میں ہنر، علم اور روزگار ہو، بارود نہیں۔ ایک طرف حکومت خواتین کو تعلیم، ترقی، معاشی خودمختاری اور خوشحالی کے مواقع فراہم کر رہی ہے، جبکہ دوسری جانب دہشت گرد عناصر بلوچ بچیوں کو خودکش بمبار بنا کر ایک لاحاصل جنگ اور تاریکی کی جانب دھکیل رہے ہیں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ دہشت گرد عناصر ہماری بچیوں کے مستقبل کو تباہی اور تشدد سے جوڑنا چاہتے ہیں، جبکہ حکومت بلوچستان ان کے مستقبل کو تعلیم، ہنر، روزگار اور خوشحالی سے جوڑنے کے لیے کوشاں ہے۔ بلوچستان کی بیٹیوں کو انتہا پسندی اور تشدد کے بجائے تعلیم اور ترقی کا راستہ دینا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے انہوں نے کہا کہ بلوچ عوام کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ اپنی بچیوں کا مستقبل تعلیم، ترقی اور خوشحالی میں دیکھنا چاہتے ہیں یا دہشت گردی اور تباہی میں۔ حکومت بلوچستان کا انتخاب واضح ہے۔ ہم اپنی بیٹیوں کے لیے ایک ایسا مستقبل چاہتے ہیں جہاں انہیں آگے بڑھنے، اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے اور اپنے خاندانوں کی معاشی بہتری میں کردار ادا کرنے کے بھرپور مواقع حاصل ہوں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ خواتین کی معاشی خودمختاری صرف خواتین کی ترقی کا معاملہ نہیں بلکہ مضبوط خاندان، مستحکم معاشرہ اور پائیدار معاشی ترقی کی بنیاد ہے۔ حکومت بلوچستان خواتین کی تربیت، مالی معاونت اور کاروباری مواقع کے ایسے پروگرامز کو مزید وسعت دے گی۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی خواتین باصلاحیت ہیں اور انہیں صرف مواقع اور وسائل کی ضرورت ہے۔ حکومت ان کی صلاحیتوں کو معاشی مواقع میں تبدیل کرنے اور انہیں باوقار و خودمختار زندگی فراہم کرنے کے لیے اپنی ذمہ داری پوری کرے گی۔

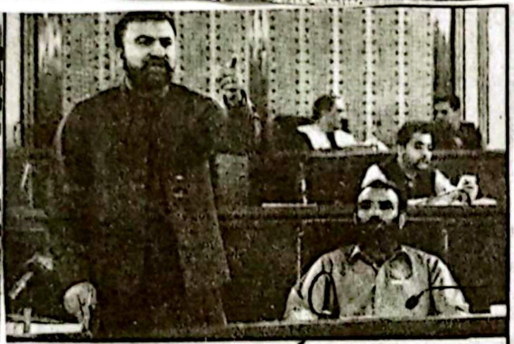

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صوبائی اسمبلی میں اظہار خیال کر رہے ہیں

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No.

Page No.

Daily BALOCHISTAN NEWS QUETTA

روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ

چیف ایڈیٹر محمد انور ناصر

شمارہ 192	MEMBER OF APNS / رجسٹرڈ ڈی سی بی-10	قیمت 15 روپے	FaX:2839867 / 1448ھ / 23 ربیع الاول	Ph :2839851 / اتوار 6 ستمبر 2026ء	جلد 29

شورپارود کے ایک ہزار افراد کی عارضی منتقلی کا پلان

نجی املاک کے مسلسل حملوں میں استعمال، آپریشنز نہیں کرنے تو متبادل راستہ بھی بتایا جائے

سرفراز بگٹی

بلوچستان میں سول اور ملٹری بیلنس برقرار رکھنا وقت کی اہم ضرورت، ریاست کسی صورت اپنے شہریوں، سیکیورٹی اہلکاروں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو دہشت گردوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتی

اگر کوئی شخص کسی باغ میں آکر مورچہ بند ہو جائے تو یہ ماننا مشکل ہے کہ مالک کو اس کا علم ہی نہ ہو، اگر اطلاع نہ دی جائے تو ریاست کے پاس اسے دہشت گردوں کا سہولت کار سمجھنے کے سوا کیا راستہ رہ جاتا ہے؟، اسمبلی میں خطاب

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں سول اور ملٹری بیلنس برقرار رکھنا وقت کی اہم ضرورت ہے، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کو مؤثر کارروائی کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا ہوگا، ریاست کسی صورت اپنے شہریوں، سیکیورٹی اہلکاروں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو دہشت گردوں کے رحم و

بقیہ نمبر 5 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

کرم پر نہیں چھوڑ سکتی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ہفتہ کو بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں قائد حزب اختلاف میر یونس عزیز زہری کی جانب سے پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھائے گئے معاملے پر اظہار خیال کرتے ہوئے کیا وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ اس موقع پر وہ پہلے حالیہ دہشت گردی کے واقعے کا ذکر کرنا چاہیں گے جس کا تذکرہ رکن صوبائی اسمبلی نور محمد دمڑ نے کیا۔ دہشت گردوں نے جس انداز میں سیکیورٹی فورسز پر حملہ کیا اور بے دردی سے ہمارے لوگوں کو شہید کیا، اس کی مذمت کے لیے الفاظ بہت کم ہیں۔ شہداء کا مقام بہت بلند ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ شہداء رسول اللہ ﷺ کی شفاعت میں ہوں گے اور اس دنیا سے بہتر مقام پر ہیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ وہ پہلے دن سے بلوچستان اسمبلی جیسے نمائندہ اور معزز ایوان کے سامنے یہ بات رکھنے کی کوشش کرتے آ رہے ہیں کہ دہشت گردی کو سمجھنے کے لیے یہ حقیقت سمجھنا ہوگی کہ سیکیورٹی فورسز اس وقت ایک "گرے زون" میں آپریٹ کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قائد حزب اختلاف کی جانب سے ان کے سابقہ بیان کو سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش کیا گیا ہے اور سیاسی اسکورنگ بعض لوگوں کا خاص مشغلہ بن چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگ انہیں آئی ایس پی آر کا نمائندہ قرار دیتے ہیں، تاہم حقیقت یہ ہے کہ ریاست پاکستان اور اسی معزز ایوان نے انہیں یہ ذمہ داری دی ہے کہ وہ ریاست کا بیانیہ، حکومت کا بیانیہ اور دہشت گردی و ترقی کے حوالے سے حکومت کا مؤقف اسمبلی کے سامنے رکھیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کسی صورت سول اور ملٹری کے درمیان عدم توازن کا متحمل نہیں ہو سکتا، بلکہ موجودہ حالات میں سول اور ملٹری بیلنس کی اشد ضرورت ہے۔ یہ انتہائی پریشان کن امر ہے کہ تقریباً ہر اسمبلی اجلاس کا آغاز فاتحہ خوانی سے ہوتا ہے، یہ کوئی معمول کی صورتحال نہیں۔ روزانہ لوگ شہید ہو رہے ہیں، سیکیورٹی اہلکاروں کو بے دردی سے قتل کیا جا رہا ہے اور شہداء کی لاشوں کو جلایا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز شہید ہونے والے ایک کیپٹن کی صرف چھ ماہ کی بچی ہے۔ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس خاندان پر کیا گزر رہی ہوگی۔ اسی طرح دالبندین میں شہید ہونے والے دوسرے کیپٹن اور ان کے خاندان کا دکھ بھی ناقابل بیان ہے۔ اس جنگ میں کئی کرنل، جرنیل، سیکیورٹی اہلکار، پولیس جوان اور سویلین شہید ہو چکے ہیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ انہیں گزشتہ روز غالباً بسیمہ سے ایک بچے کا فون آیا جس نے بتایا کہ بی ایل اے کے لوگ اس کے بھائی کو لے گئے ہیں، حالانکہ وہ خود کہہ رہے تھے کہ وہ بے گناہ ہے اور اس نے کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک بے گناہ بلوچ کو محض اس بنیاد پر قتل کر دیا گیا کہ اس نے مبینہ طور پر ان کی بندوق چھیننے کی کوشش کی۔ اسی طرح لوگوں کو بسوں سے اتار کر قتل کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ پاکستان کی فوج، سیکیورٹی فورسز یا بلوچستان حکومت نے کبھی عوام سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ وہ بندوق اٹھائیں اور دہشت گردوں کے خلاف لڑیں۔ انہوں نے کہا کہ نہ کمانڈر 12 کور نے کسی رکن اسمبلی یا عام شہری سے بندوق اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے اور نہ حکومت ایسا چاہتی ہے۔ سیکیورٹی فورسز کا مطالبہ صرف "اینیبلنگ انوائرمنٹ" فراہم کرنے کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے سابقہ بیان کا مقصد بھی یہی تھا کہ اگر کسی شخص کی نجی ملکیت، باغ، گھر، دکان یا ہوٹل دہشت گردوں کی جانب سے حملوں کے لیے استعمال ہو رہا ہو تو ریاست اس صورتحال کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ اگر ایک ہمسایہ روزانہ دوسرے کے گھر پر پتھراؤ یا فائرنگ کرے تو اس کا ردعمل لازمی ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی باغ کو دہشت گرد حملہ آوروں کی آڑ، ہیومن شیلڈ یا مورچہ کے طور پر استعمال کیا جائے تو ریاست کے لیے کارروائی ناگزیر ہو جاتی ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ریاست نے کبھی باغ کے مالک یا عام شہری سے یہ نہیں کہا کہ وہ دہشت گردوں کے خلاف بندوق اٹھائے۔ ریاست کا مطالبہ صرف یہ ہے کہ اگر کسی کی نجی ملکیت میں مسلح جتھہ آ کر مورچہ بند ہوتا ہے یا وہاں سے سیکیورٹی فورسز پر حملہ کیا جاتا ہے تو متعلقہ شخص قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اطلاع دے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچ اور پشتون معاشروں میں صدیوں سے روایات رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ کسی مسافر کا دشمن آگے راستے میں موجود ہے تو اسے روکا جاتا ہے، خبردار کیا جاتا ہے اور اسے بچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی باغ میں آ کر مورچہ بند ہو جائے تو قبائلی معاشرے میں یہ ماننا مشکل ہے کہ باغ کے مالک کو اس کا علم ہی نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر کسی شخص کو علم ہو کہ مسلح افراد اس کی زمین یا باغ میں موجود ہیں تو اس کے پاس کئی راستے ہیں۔ وہ اسسٹنٹ کمشنر، ڈپٹی کمشنر، ہوم ڈیپارٹمنٹ یا دیگر متعلقہ اداروں کو اطلاع دے سکتا ہے۔

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صوبائی اسمبلی میں اظہار خیال کر رہے ہیں

پاکستان کی سلامتی کا ہر قیمت پر دفاع کریں گے، سرفراز بگٹی

پاکستان کی دفاعی تاریخ شجاعت اور قومی یکجہتی کی روشن مثالوں سے عبارت ہے

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے یوم دفاع پاکستان کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ 6 ستمبر ہماری قومی تاریخ کا وہ دن ہے جو ہمیں اپنی مسلح افواج اور قوم کے ان عظیم سپوتوں کی بے مثال قربانیوں کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے مادر وطن

بقیہ نمبر 11 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

کے دفاع کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 1965ء کی جنگ میں پاک فوج کے افسران اور جوانوں نے غیر معمولی بہادری اور عزم کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کے عزائم کو ناکام بنایا۔ قوم آج بھی شہداء اور غازیوں کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے جنہوں نے وطن کی سلامتی اور خودمختاری کے تحفظ کے لیے تاریخ رقم کی۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ پاکستان کی دفاعی تاریخ قربانی، شجاعت اور قومی یکجہتی کی روشن مثالوں سے عبارت ہے۔ ملک کے دفاع کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے شہداء قوم کے محسن ہیں اور پوری قوم ان کے خاندانوں کو قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں دفاع وطن کا تقاضا صرف سرحدوں کی حفاظت تک محدود نہیں بلکہ قومی اتحاد، معاشی استحکام، تعلیم، ترقی اور امن کے فروغ سے بھی جڑا ہوا ہے۔ ایک مضبوط، مستحکم اور خوشحال پاکستان ہی ہماری آنے والی نسلوں کے محفوظ مستقبل کی ضمانت ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ بلوچستان کے عوام نے بھی ہمیشہ پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے لیے قربانیاں دی ہیں۔

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily Qudrat Quetta
قدرت کوئٹہ
صفحات 8 قیمت 15 روپے — چیف ایڈیٹر نعمت اللہ
جلد 22 | ... 06 ستمبر 2026 ... 23 ... 1447

Bullet No. 1 — Page No. 16

ریاست اپنے شہریوں، سیکیورٹی اہلکاروں کو دہشتگردوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتی

بعض لوگ انہیں آئی ایس پی آر کا نمائندہ قرار دیتے ہیں، تاہم حقیقت یہ ہے کہ ریاست پاکستان اور اسی معزز ایوان نے انہیں یہ ذمہ داری دی ہے کہ وہ ریاست کا بیانیہ، حکومت کا بیانیہ اور دہشت گردی و ترقی کے حوالے سے حکومت کا مؤقف

بلوچستان کسی صورت سول اور ملٹری کے درمیان عدم توازن کا متحمل نہیں ہوسکتا، بلکہ موجودہ حالات میں سول اور ملٹری بیلنس کی اشد ضرورت ہے۔ یہ انتہائی پریشان کن امر ہے کہ تقریباً ہر اسمبلی اجلاس کا آغاز فاتحہ خوانی سے ہوتا ہے، یہ کوئی معمول کی صورتحال نہیں۔ روزانہ

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں سول اور ملٹری بیلنس برقرار رکھنا وقت کی اہم ضرورت ہے، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کو مؤثر کارروائی کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا ہوگا، ریاست کسی صورت بقیہ 1 صفحہ 6 پر

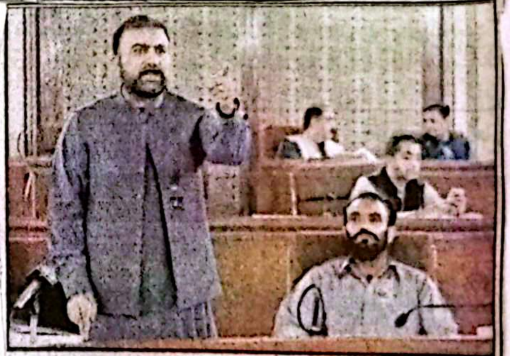

کوئٹہ، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صوبائی اسمبلی میں اظہار خیال کررہے ہیں

اپنے شہریوں، سیکیورٹی اہلکاروں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو دہشت گردوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ہفتہ کو بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں قائد حزب اختلاف میر یونس عزیز زہری کی جانب سے پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھائے گئے معاملے پر اظہار خیال کرتے ہوئے کیا وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ اس موقع پر وہ پہلے حالیہ دہشت گردی کے واقعے کا ذکر کرنا چاہیں گے جس کا تذکرہ رکن صوبائی اسمبلی نور محمد دمڑ نے کیا۔ دہشت گردوں نے جس انداز میں سیکیورٹی فورسز پر حملہ کیا اور بے دردی سے ہمارے لوگوں کو شہید کیا، اس کی مذمت کے لیے الفاظ بہت کم ہیں۔ شہداء کا مقام بہت بلند ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ شہداء رسول اللہ ? کی شفاعت میں ہوں گے اور اس دنیا سے بہتر مقام پر ہیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ وہ پہلے دن سے بلوچستان اسمبلی جیسے نمائندہ اور معزز ایوان کے سامنے یہ بات رکھنے کی کوشش کرتے آرہے ہیں کہ دہشت گردی کو سمجھنے کے لیے یہ حقیقت سمجھنا ہوگی کہ سیکیورٹی فورسز اس وقت ایک "گرے زون" میں آپریٹ کررہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قائد حزب اختلاف کی جانب سے ان کے سابقہ بیان کو سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش کیا گیا ہے اور سیاسی اسکورنگ بعض لوگوں کا خاص مشغلہ بن چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگ انہیں آئی ایس پی آر کا نمائندہ قرار دیتے ہیں، تاہم حقیقت یہ ہے کہ ریاست پاکستان اور اسی معزز ایوان نے انہیں یہ ذمہ داری دی ہے کہ وہ ریاست کا بیانیہ، حکومت کا بیانیہ اور دہشت گردی و ترقی کے حوالے سے حکومت کا مؤقف اسمبلی کے سامنے رکھیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کسی صورت سول اور ملٹری کے درمیان عدم توازن کا متحمل نہیں ہوسکتا، بلکہ موجودہ حالات میں سول اور ملٹری بیلنس کی اشد ضرورت ہے۔ یہ انتہائی پریشان کن امر ہے کہ تقریباً ہر اسمبلی اجلاس کا آغاز فاتحہ خوانی سے ہوتا ہے، یہ کوئی معمول کی صورتحال نہیں۔ روزانہ لوگ شہید ہو رہے ہیں، سیکیورٹی اہلکاروں کو بے دردی سے قتل کیا جارہا ہے اور شہداء کی لاشوں کو جلایا جارہا ہے انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز شہید ہونے والے ایک کیپٹن کی صرف چھ ماہ کی بچی سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس خاندان پر کیا گزر رہی ہوگی۔ اسی طرح دالبندین میں شہید ہونے والے دوسرے کیپٹن اور ان کے خاندان کا دکھ بھی ناقابل بیان ہے۔ اس جنگ میں کئی کرنل، جرنیل، سیکیورٹی اہلکار، پولیس جوان اور سویلین شہید ہوچکے ہیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ انہیں گزشتہ روز خاران بسیمہ سے ایک بچے کا فون آیا جس نے بتایا کہ بی ایل اے کے لوگ اس کے بھائی کو لے گئے ہیں، حالانکہ وہ خود کہہ رہے تھے کہ وہ بے گناہ ہے اور اس نے کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک بے گناہ بلوچ کو محض اس بنیاد پر قتل کردیا گیا کہ اس نے مبینہ طور پر ان کی بندوق چھیننے کی کوشش کی۔ اسی طرح لوگوں کو بسوں سے اتار کر قتل کیا گیا۔ وزیراعلیٰ نے واضح کیا کہ پاکستان کی فوج، سیکیورٹی فورسز یا بلوچستان حکومت نے کبھی عوام سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ وہ بندوق اٹھائیں اور دہشت گردوں کے خلاف لڑیں۔ انہوں نے کہا کہ نہ کمانڈر 12 کور نے کسی رکن اسمبلی یا عام شہری سے بندوق اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے اور نہ حکومت ایسا چاہتی ہے۔ سیکیورٹی فورسز کا مطالبہ صرف "اینیبلنگ انوائرمنٹ" فراہم کرنے کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے سابقہ بیان کا مقصد بھی یہی تھا کہ اگر کسی شخص کی نجی ملکیت، باغ، گھر، دکان یا ہوٹل دہشت گردوں کی جانب سے حملوں کے لیے استعمال ہورہا ہو تو ریاست اس صورتحال کو نظر انداز نہیں کرسکتی۔ اگر ایک ہمسایہ روزانہ دوسرے کے گھر پر پتھراؤ یا فائرنگ کرے تو اس کا ردعمل لازمی ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی باغ کو دہشت گرد حملہ آوروں کی آڑ، ہیومن شیلڈ یا مورچہ کے طور پر استعمال کیا جائے تو ریاست کے لیے کارروائی ناگزیر ہو جاتی ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ریاست نے کبھی باغ کے مالک یا عام شہری سے یہ نہیں کہا کہ وہ دہشت گردوں کے خلاف بندوق اٹھائے۔ ریاست کا مطالبہ صرف یہ ہے کہ اگر کسی کی نجی ملکیت میں مسلح جتھہ آکر مورچہ بند ہوتا ہے یا وہاں سے سیکیورٹی فورسز پر حملہ کیا جاتا ہے تو متعلقہ شخص قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اطلاع دے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچ اور پشتون معاشروں میں صدیوں سے روایات رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ کسی مسافر کا دشمن آگے راستے میں موجود ہے تو اسے روکا جاتا ہے، خبردار کیا جاتا ہے اور اسے بچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی باغ میں آکر مورچہ بند ہوجائے تو قبائلی معاشرے میں یہ ماننا مشکل ہے کہ باغ کے مالک کو اس کا علم ہی نہ ہو۔

بلوچستان کی باصلاحیت خواتین کو محض ہنرمند بنانے تک محدود نہ رکھا جائے، سرفراز بگٹی

حکومت خواتین کو تعلیم، ترقی، معاشی خودمختاری اور خوشحالی کے مواقع فراہم کررہی ہے

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ ویمن بقیہ 13 صفحہ 6 انٹرپرینیورشپ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت 600 خواتین کی تربیت مکمل ہونا خوش آئند اور صوبے میں خواتین کی معاشی خودمختاری کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔ حکومت بلوچستان خواتین کو تعلیم، ہنر، روزگار اور کاروباری مواقع فراہم کرکے انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے عملی اقدامات کررہی ہے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر اپنے پیغام میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ پروگرام کے تحت کاروبار شروع کرنے والی 100 خواتین کو مالی معاونت کی فراہمی خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانے کے حکومتی عزم کی عملی تصویر ہے۔ حکومت کی کوشش ہے کہ بلوچستان کی باصلاحیت خواتین کو محض ہنرمند بنانے تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ انہیں اپنے کاروبار شروع کرنے اور باوقار معاشی زندگی گزارنے کے مواقع بھی فراہم کیے جائیں۔

CM Bugti lauds completion of Balochistan Entrepreneurship Program

Staff Report

QUETTA: Balochistan Chief Minister Mir Sarfaraz Bugti has said that the completion of the training of 600 women under the Women Entrepreneurship Development Program is welcome and a significant step towards the economic independence of women in the province. The Balochistan government is taking practical steps to stand on their own feet by providing them with education, skills, employment and business opportunities. In his message on the social networking website X, the Chief Minister said that the provision of financial assistance to 100 women who started businesses under the program is a practical reflection of the government's commitment to empower women economically. The government is trying not to limit the talented women of Balochistan to just making them skilled but also to provide them with opportunities to start their own businesses and lead a dignified economic life. Mir Sarfaraz Bugti said that we want every daughter of Balochistan to have skills, knowledge and employment in her hands, not gunpowder. On the one hand, the government is providing opportunities for education, development, economic independence and prosperity to women, while on the other hand, terrorist elements are pushing Baloch girls towards a futile war and darkness by turning them into suicide bombers. The Chief Minister said that terrorist elements want to link the future of our girls with destruction and violence, while the Balochistan government is trying to link their future with education, skills, employment and prosperity. It is the common responsibility of all of us to give the daughters of Balochistan the path of education and development instead of extremism and violence. He said that the Baloch people have to decide whether they want to see the future of their girls in education, development and prosperity or in terrorism and destruction. The choice of the Balochistan government is clear. We want a future for our daughters where they have ample opportunities to advance, utilize their talents and contribute to the economic well-being of their families. Mir Sarfaraz Bugti said that women's economic independence is not just a matter of women's development but also the foundation of a strong family, a stable society and sustainable economic development. The Balochistan government will further expand such programs of training, financial assistance and business opportunities for women. He said that the women of Balochistan are talented and all they need is opportunities and resources. The government will fulfill its responsibility to convert their talents into economic opportunities and provide them with a dignified and independent life.

CS CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 06 SEP 2026 Page No. 18

کبھی نظریہ پاکستان کے خلاف کوئی بات نہیں کی، صادق عمرانی

اگر ثابت ہوجائے کہ دو روز قبل پیش کردہ مذمتی قرارداد خلاف قانون تھی تو اسے منسوخ کیا جائے، اسمبلی میں خطاب

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) صوبائی وزیر میر محمد صادق عمرانی نے کہا ہے کہ ہم سب نے حلف لیا ہے کہ سچ بولیں گے، یہاں میری کہی جانے والی باتوں کو میڈیا میں کچھ لوگوں نے غلط انداز میں چلایا، ہم نے صوبے کی ترقی کی باتیں کی ہیں، کبھی نظریہ پاکستان کے خلاف کوئی بات نہیں کی، اسمبلی فلور پر صوبے میں دہشت گردی کے خاتمے کے لئے تجویز دی ہیں، یہ بات انہوں نے ہفتہ کو بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں کہی، انہوں نے کہا کہ میں تمام شخصیت کا احترام کرتا ہوں، دو روز پہلے پیش کی جانے والی مذمتی قرارداد خلاف قانون تھی اور اگر یہ ثابت ہوجائے کہ قرارداد خلاف قانون تھی تو اسے منسوخ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر میری باتوں سے کسی کی دل آزاری ہوئی تو میں معذرت چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیشہ حکومت اور ریاستی اداروں اور فوج کی عزت واحترام کیا اور کرتے رہیں گے۔ میں نے ملک، آئین، قانون سے وفاداری کا حلف لیا ہے ہم نے صوبے کو ترقی اور امن دینا ہے جس کیلئے وزیراعلیٰ بلوچستان دن رات کوشش کررہے ہیں۔ اس موقع پر اسپیکر نے کہا کہ میں نے قانون سے ہٹ کر کوئی کارروائی نہیں کی سب قواعد کے مطابق ہوا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ آپ نے معاملے کو کلیئر کردیا، آپ ہمارے لئے قابل احترام ہیں، اسمبلی میں دو روز قبل جو کچھ ہوا وہ ٹھیک نہیں ہوا، اب آگے بڑھتے ہیں۔

6 ستمبر 1965 ہماری قومی تاریخ کا سنہری باب ہے، نور محمد دمڑ

دنیا بھر پر ثابت ہوگیا کہ جب پاکستانی قوم متحد ہوکر وطن کے دفاع کے لیے کھڑی ہوجائے تو کوئی دشمن زیر نہیں کرسکتا

ہرنائی (نامہ نگار) صوبائی وزیر خوراک بلوچستان و رہنما پاکستان مسلم لیگ (ن) حاجی نور محمد خان دمڑ نے یوم دفاع پاکستان کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ 6 ستمبر 1965 ہماری قومی تاریخ کا وہ سنہری باب ہے جس نے پوری دنیا کو یہ ثابت کردیا کہ جب پاکستانی قوم متحد ہوکر وطن کے دفاع کے لیے کھڑی ہوجائے تو کوئی دشمن اس کے فولادی عزم کو شکست نہیں دے سکتا۔ انہوں نے کہا کہ یہ دن ان عظیم شہداء اور غازیوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کا دن ہے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر مادر وطن کی سرحدوں کی حفاظت کی اور دشمن کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ ہماری بہادر مسلح افواج، پولیس، لیویز اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے جوانوں نے جس بے مثال جرأت، بہادری اور پیشہ ورانہ مہارت کا مظاہرہ کیا وہ ہمیشہ تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔ صوبائی وزیر خوراک نے کہا کہ آج جب ہمارا ملک اندرونی و بیرونی چیلنجز کا سامنا کررہا ہے تو ہمیں 6 ستمبر کے جذبے کو ایک بار پھر زندہ کرنا ہوگا۔

MASHRIQ QUETTA

افغانستان اپنی سرزمین پاکستان کیخلاف استعمال کرنے سے گریز کرے، صوبائی وزراء

پاکستان کے دفاع، سلامتی اور خودمختاری کے تحفظ کیلئے قوم اور سیکیورٹی فورسز ایک پیج پر ہیں، شعیب نوشیروانی، بخت محمد کاکڑ

پاکستان دہشتگردی کیخلاف جنگ میں کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرے گا، میر سلیم کھوسہ، حاجی محمد خان لہڑی، وزراء کے 6 ستمبر کے موقع پر پیغامات

کوئٹہ (اے این این) بلوچستان کے صوبائی وزراء نے 6 ستمبر یوم دفاع پاکستان کے موقع پر اپنے اہم پیغام میں کہا ہے کہ پاکستان کے دفاع، سلامتی اور خودمختاری کے تحفظ کے لئے قوم اور سیکیورٹی فورسز ایک پیج پر ہیں، دہشتگردی کے خلاف جنگ میں کسی قسم کی کمزوری یا سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا، ملک دشمن عناصر کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا بلوچستان میں جو دہشتگردی افغانستان اور بھارت کی ایماء پر جاری ہے دہشتگرد کبھی بھی اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہونگے بلوچستان کے عوام پہلے بھی سیکورٹی اداروں کے ساتھ کھڑے تھے اور آج بھی کھڑے .... بقیہ 17 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 17 صفحہ نمبر 7 پر

ہیں' ان خیالات کا اظہار صوبائی وزیر خزانہ میر شعیب نوشیروانی، میر سلیم خان کھوسہ، حاجی محمد خان لہڑی، صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ نے یوم دفاع کے موقع پر اپنے اپنے بیانات میں پیغام دیتے ہوئے کیا صوبائی وزراء نے کہا ہے کہ 6 ستمبر ہمیں ان قومی ہیروز کی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے وطن عزیز کے دفاع کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ آج بھی پاک فوج، پولیس، اور دیگر سیکیورٹی اداروں کے جوان ملک کے امن واستحکام کے لیے قربانیاں دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں دہشتگردی کے واقعات کے پیچھے بیرونی عناصر کے ملوث ہونے کے شواہد سامنے آتے رہے ہیں اور صوبے میں بدامنی پھیلانے کی کوششیں پاکستان دشمن قوتوں کے ایجنڈے کا حصہ ہیں۔ بھارت کی جانب سے پاکستان میں بدامنی کو ہوا دینے کی کوششوں کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ صوبائی وزراء نے کہا کہ دہشتگردی کے خاتمے کیلئے حکومت، سیکیورٹی ادارے اور عوام متحد ہیں۔ دہشتگرد عناصر چاہے جتنی بھی سازشیں کرلیں، بلوچستان کے عوام انہیں اپنے مذموم عزائم میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ریاستی ادارے دہشتگردی کے مکمل خاتمے کے لیے اپنی ذمہ داریاں پوری کررہے ہیں۔ انہوں نے ہمسایہ ملک افغانستان سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال نہ ہونے دے اور دہشتگرد عناصر کو اپنی سرزمین پر محفوظ پناہ گاہیں فراہم کرنے سے روکے۔ افغانستان کے ساتھ پاکستان کے برادرانہ اور ہمسایہ تعلقات ہیں، تاہم کسی بھی ملک کی سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال ہونا ناقابل قبول ہے۔ صوبائی وزراء نے کہا کہ بلوچستان میں پائیدار امن، ترقی اور خوشحالی کیلئے حکومت سنجیدہ اقدامات کررہی ہے۔ دہشتگردی کے ذریعے بلوچستان کی ترقی کا راستہ روکنے کی ہر کوشش ناکام بنائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ 6 ستمبر کے موقع پر پوری قوم شہداء اور غازیوں کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے اور اس عزم کی تجدید کرتی ہے کہ وطن عزیز کی سلامتی، خودمختاری اور امن کے دفاع کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ صوبائی وزراء کا کہنا تھا کہ پاکستان ناقابل تسخیر عزم رکھنے والی قوم ہے، دہشتگردی کے خلاف جنگ میں فتح امن اور ریاست کی ہوگی۔

یوم دفاع ہماری قومی تاریخ کا ناقابل فراموش دن ہے' کوہیار خان ڈومکی

شہداء اور غازیوں کی قربانیاں پوری قوم کیلئے مشعل راہ ہیں' صوبائی وزیر انڈسٹریز

کوئٹہ (خ ن) صوبائی وزیر انڈسٹریز چیف سردار کوہیار خان ڈومکی نے 6 ستمبر یوم دفاع پاکستان کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ یوم دفاع ہماری قومی تاریخ کا ایک ناقابل فراموش دن ہے، جب پاک فوج کے بہادر جوانوں نے دشمن کی جارحیت کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہوئے وطن عزیز کے دفاع کی عظیم مثال قائم کی۔ انہوں نے کہا کہ شہداء اور غازیوں کی قربانیاں پوری قوم کیلئے مشعل راہ ہیں، پاکستان کی سلامتی اور خودمختاری پر کوئی سمجھوتہ نہیں .... بقیہ 25 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 25 صفحہ نمبر 7 پر

کیا جائے گا، پوری قوم اپنی بہادر افواج کے شانہ بشانہ ہے سردار کوہیار خان ڈومکی نے کہا کہ آج کے دن ہمیں عہد کرنا ہوگا کہ پاکستان کی ترقی، خوشحالی، استحکام اور دفاع کیلئے متحد ہوکر اپنا کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے یوم دفاع کے موقع پر شہداء اور غازیوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ قوم اپنے شہداء کی قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔

6 ستمبر ہمیں دی جانے والی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے' ظہور بلیدی

قوم اپنے عظیم ہیروز کی قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھے گی' صوبائی وزیر

کوئٹہ (خ ن) صوبائی وزیر میر ظہور احمد بلیدی نے 6 ستمبر یوم دفاع وشہداء کے موقع پر اپنے پیغام میں پاکستان کے بہادر شہداء، غازیوں اور مسلح افواج کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ 6 ستمبر ہماری قومی تاریخ کا ایک یادگار دن ہے، جو ہمیں وطن عزیز کے دفاع کے لیے دی جانے والی لازوال قربانیوں کی یاد دلاتا ہے انہوں نے کہا کہ پاک فوج کے جوانوں اور قوم کے سپوتوں نے ملک کی سلامتی، خودمختاری اور دفاع کیلئے بے......... بقیہ 26 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 26 صفحہ نمبر 7 پر

مثال قربانیاں دی ہیں۔ شہداء کی قربانیاں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں اور پوری قوم اپنے ان عظیم ہیروز کو ہمیشہ عقیدت واحترام سے یاد رکھے گی میر ظہور بلیدی نے کہا کہ پاکستان کی مضبوطی اور ترقی کے لیے قومی اتحاد، یکجہتی اور باہمی ہم آہنگی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ہمیں شہداء کے جذبہ حب الوطنی کو اپناتے ہوئے ملک کی ترقی، خوشحالی اور استحکام کیلئے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ صوبائی وزیر نے کہا کہ بلوچستان سمیت پورا پاکستان اپنے شہداء اور غازیوں کی قربانیوں کو سلام پیش کرتا ہے ہمیں عہد کرنا چاہیے کہ وطن عزیز کی سلامتی، امن، ترقی اور خوشحالی کیلئے متحد ہوکر جدوجہد جاری رکھیں گے انہوں نے یوم دفاع وشہداء کے موقع پر شہداء کے اہل خانہ سے بھی یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قوم اپنے شہداء کی قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کرے گی پاکستان کے شہداء اور غازیوں کو سلام، پاکستان ہمیشہ قائم ودائم رہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 06 SEP 2026 Page No. 19

پیپلز پارٹی مظلوم عوام کی آواز بے لوث خدمت ہمارا ویژن ہے فیصل جمالی

عوامی مسائل کے حل اور بنیادی سہولیات کی فراہمی یقینی بنائی جارہی ہے، صوبائی وزیر

اوستہ محمد کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کیلئے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائیں گے، نمائندہ مشرق سے بات چیت

اوستہ محمد (نامہ نگار حنیف بلوچ) پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما و صوبائی وزیر لائیو سٹاک سردارزادہ فیصل خان جمالی نے کہا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی مظلوم اور محروم عوام کی جماعت ہے، عوام کی بے لوث خدمت، ان کے بنیادی مسائل کا حل اور انہیں ریلیف فراہم کرنا پیپلز پارٹی کا وژن ہے۔ عوام کی جان و مال کے تحفظ کے لیے سیکیورٹی فورسز کے جوانوں کی لازوال قربانیاں ناقابل فراموش ہیں، قوم اپنے بہادر جوانوں کی قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔ ان خیالات کا صوبائی وزیر لائیو سٹاک سردارزادہ فیصل خان جمالی نے مشرق سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر قوم پرست رہنما محمد حنیف بختیارزئی بلوچ بھی موجود تھے۔ سردارزادہ فیصل خان جمالی نے کہا کہ ملک میں امن و امان کے قیام اور عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لیے سیکیورٹی فورسز نے ہمیشہ بے مثال قربانیاں دی ہیں۔ پوری قوم اپنے شہدا اور غازیوں کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی خدمت اور ان کے مسائل کے حل کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جا رہے ہیں اور پیپلز پارٹی عوام کو کسی صورت تنہا نہیں چھوڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی ترقی، خوشحالی اور عوامی احساس محرومی کے خاتمے کے لیے اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے۔ حکومت عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی اور صوبے کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حلقہ انتخاب کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے تمام دستیاب وسائل کو بروئے کار لایا جائے گا اور عوام کو زندگی کی تمام بنیادی سہولیات کی فراہمی کو ہر صورت یقینی بنایا جائے گا انہوں نے کہا کہ تمام افسران خود کو عوام کا خادم سمجھیں اور عوامی مسائل کے حل کے لیے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں تاکہ اوستا محمد جلد ترقی کی منزلیں طے کر سکیں

حکومتی سرگرمیاں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

ت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2

Dated: 06 SEP 2026 Page No

بلوچستان کے عوام کا امن، خوشحالی اور فلاح و بہبود ریاست کی کوششوں کا مرکزی نقطہ ہے، فیلڈ مارشل

مستحکم اور محفوظ ماحول صوبے کے عوام کیلئے ترقیاتی اقدامات، اقتصادی مواقع اور بہتر امکانات کی راہ ہموار کرتا رہے گا، عاصم منیر

چیف آف آرمی اسٹاف اور چیف آف ڈیفنس فورسز کا کوئٹہ گیریژن کا دورہ، فیلڈ فارمیشنز کے کمانڈرز اور کمانڈنگ آفیسرز سے ملاقات

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) فیلڈ مارشل سید عاصم منیر نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ بلوچستان کے عوام کا امن، خوشحالی اور فلاح و بہبود ریاست کی کوششوں کا مرکزی نقطہ ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ ایک مستحکم اور محفوظ ماحول صوبے کے عوام کے لیے ترقیاتی اقدامات، اقتصادی مواقع اور بہتر امکانات کی راہ ہموار کرتا رہے گا۔ چیف آف آرمی اسٹاف اور چیف آف ڈیفنس فورسز نے کوئٹہ گیریژن کا دورہ کیا اور فیلڈ فارمیشنز کے کمانڈرز اور کمانڈنگ آفیسرز سے ملاقات کی۔ انھوں نے فوجیوں کی جانب سے پیشہ ورانہ مہارت، آپریشنل تیاری اور بے لوث عزم کے اعلیٰ معیار کے مظاہرے کو سراہا، امن کو مستحکم کرنے اور پائیدار اقتصادی سرگرمیوں و ترقی کے لیے سازگار ماحول برقرار رکھنے کی خاطر قانون نافذ کرنے والے اداروں اور دیگر ریاستی اداروں کے درمیان مسلسل ہم آہنگی کی اہمیت پر زور دیا۔ انھوں نے شہداء کی قربانیوں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

یوم دفاع آج قومی جوش و جذبے کے ساتھ منایا جائے گا

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) صوبائی دارالحکومت کوئٹہ سمیت صوبے بھر میں یوم دفاع آج شایان شان طریقے و قومی جوش و جذبے کے ساتھ منایا جائے گا، دن کا آغاز 21 توپوں کی سلامی سے ہوگا، شہر کی بڑی و چھوٹی مساجد مدارس میں مملکت خداداد کی ترقی و سلامتی کے لئے خصوصی دعائیں کی جائیں گی، اس دن کی مناسبت سے مختلف تقریبات منعقد کی جائیں گی اور شہدا کو خراج عقیدت پیش کیا جائے گا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No.

Dated: 06 SEP 2026

Page No.

غیر رجسٹرڈ کھلے خشک دودھ کی فروخت پر پابندی عائد

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) صوبائی دارالحکومت میں غیر رجسٹرڈ غیر برانڈڈ کھلے خشک دودھ کی فروخت پر پابندی، خلاف ورزی پر سخت کارروائی کا فیصلہ تفصیلات کے مطابق وزیر اعلیٰ بلوچستان کے احکامات کی روشنی میں کوئٹہ میں کھلے غیر رجسٹرڈ خشک دودھ کی فروخت پر پابندی عائد کر دی گئی۔ اس حوالے سے ڈپٹی کمشنر کوئٹہ کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا، جس میں فوڈ اتھارٹی، محکمہ صحت، ڈرگ انسپکٹرز اور اسسٹنٹ کمشنرز نے شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ کھلے غیر رجسٹرڈ خشک دودھ کو مختلف مقامی مارکہ جات اور بچوں کی تصاویر والے پیکٹس میں فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی، کیونکہ ایسے دودھ پر اکسپائری سمیت ضروری معلومات درج نہیں ہوتیں اور یہ بچوں کی صحت کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر کوئٹہ نے دکانداروں کو کھلا غیر رجسٹرڈ خشک دودھ فروخت نہ کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ خلاف ورزی کی صورت میں قانونی کارروائی، گرفتاری اور دکان سیل کی جائے گی۔ میڈیکل اسٹورز پر بھی کھلے خشک دودھ کی فروخت پر پابندی عائد کرتے ہوئے شہر بھر میں چیکنگ کے لیے محکمہ فوڈ اتھارٹی، صحت، ڈرگ انسپکٹرز اور ضلعی انتظامیہ کی مشترکہ ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں۔

میٹروپولیٹن کا غیر قانونی تعمیرات کی روک تھام کیلئے موثر اقدامات کا سلسلہ جاری

چلتن زون مانیٹرنگ سیل نے اسٹاف روڈ باقی اسٹریٹ میں بغیر این او سی بلڈنگ پرمٹ کے جاری تعمیراتی کام رکوا دیا

کوئٹہ (سٹاف رپورٹر) میٹروپولیٹن کارپوریشن کوئٹہ کا شہر میں تعمیراتی قوانین پر عملدرآمد، عمارتوں کی حفاظت یقینی بنانے اور غیر قانونی تعمیرات کی روک تھام کے لیے موثر اقدامات کا سلسلہ جاری ہے۔ ایڈمنسٹریٹر میٹروپولیٹن کارپوریشن کوئٹہ بشیر احمد بڑیچ کی ہدایات پر مانیٹرنگ سیلز اپنے متعلقہ علاقوں میں تعمیراتی سرگرمیوں کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں چلتن زون مانیٹرنگ سیل نے اسٹاف روڈ باقی اسٹریٹ میں بغیر این او سی/ بلڈنگ پرمٹ کے جاری تعمیراتی کام کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے موقع پر تعمیراتی سرگرمی فوری طور پر رکوا دی۔ چلتن زون کے انچارج سرور زہری نے موقع پر موجود تعمیراتی مالک کو واضح ہدایت کی کہ میٹروپولیٹن کارپوریشن کوئٹہ سے ضروری بلڈنگ پرمٹ/ این او سی حاصل کرنے کے بعد ہی تعمیراتی کام دوبارہ شروع کیا جائے۔

Century Express Quetta

صوبے کا ای وی ایم سکور 83 فیصد ہو گیا

سکور میں بہتری حفاظتی ٹیکہ جات پروگرام کی اہم کامیابی ہے

کوئٹہ (غ ن) بلوچستان میں حفاظتی ٹیکہ جات کے نظام، ویکسین مینجمنٹ اور کولڈ چین کے شعبے میں نمایاں بہتری سامنے آئی ہے، جہاں موثر ویکسین مینجمنٹ اور کولڈ چین اسیسمنٹ کے تحت صوبے کا مجموعی ای وی ایم اسکور 2021 میں 57 فیصد سے بڑھ کر 2026 میں 83 فیصد ہو گیا ہے، جو 26 فیصد پوائنٹس کی نمایاں بہتری ہے۔ پاکستان کے تمام صوبوں میں بلوچستان نے ای وی ایم اور کولڈ چین کے شعبے میں سب سے زیادہ بہتری ریکارڈ کر کے نمایاں مقام حاصل کیا ہے، جسے صوبے کے حفاظتی ٹیکہ جات کے پروگرام کی ایک اہم کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ نمایاں پیش رفت بلوچستان حکومت کی جانب سے صحت کے شعبے میں بہتری اور حفاظتی ٹیکہ جات کے نظام کو مزید موثر اور مضبوط بنانے کے لیے جاری اقدامات کا نتیجہ ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی قیادت میں صوبائی حکومت صحت کے شعبے میں اصلاحات، عوام کو بہتر طبی سہولیات کی فراہمی اور بنیادی صحت کے نظام کو مستحکم بنانے پر خصوصی توجہ دے رہی ہے، جبکہ صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ کی نگرانی میں محکمہ صحت اور ای پی آئی پروگرام کی کارکردگی میں مزید بہتری کے لیے اقدامات جاری ہیں۔ ای وی ایم اسکور میں 57 فیصد سے 83 فیصد تک بہتری بلوچستان ای پی آئی ٹیم، محکمہ صحت اور شراکت دار اداروں کی مسلسل محنت اور مربوط کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس دوران کولڈ چین کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے، ویکسین اسٹوریج کے آلات کی فعالیت اور دیکھ بھال، درجہ حرارت کی موثر نگرانی، احتیاطی دیکھ بھال، ویکسین مینجمنٹ اور سپلائی چین کے نظام کو مزید موثر بنانے پر خصوصی توجہ دی گئی۔ بلوچستان میں ای وی ایم اسکور میں 26 فیصد پوائنٹس کی بہتری اس امر کا واضح اظہار ہے کہ صوبے میں ویکسین کی محفوظ اسٹوریج، مناسب درجہ حرارت پر ترسیل، موثر انتظام اور حفاظتی ٹیکہ جات کی فراہمی کے نظام میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے۔

Century Express Quetta

محکمہ ترقی نسواں کے تحت کاروبار کیلئے 100 خواتین میں چیک تقسیم

حکومت بلوچستان خواتین کو ہنر مند بنا کر روزگار فراہم کرنا چاہتی ہے، ربابہ بلیدی

کوئٹہ (غ ن) خواتین کی معاشی خودمختاری اور انہیں باعزت روزگار کے مواقع فراہم کرنے کی جانب حکومت بلوچستان نے ایک اور اہم قدم اٹھاتے ہوئے ویمن انٹرپرینیورشپ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت صوبے بھر کی 600 خواتین کی تربیت مکمل کر لی ہے، جبکہ تربیت حاصل کرنے والی 100 خواتین نے عملی طور پر اپنے کاروبار شروع کر دیے ہیں محکمہ ترقی نسواں بلوچستان کے زیر اہتمام ویمن انٹرپرینیورشپ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت کاروباری سرگرمیوں کا آغاز کرنے والی خواتین میں معاونتی چیکس بھی تقسیم کیے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان کی مشیر برائے ترقی نسواں ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی نے 100 خواتین کو کاروبار شروع کرنے کے لیے فی کس 2 لاکھ روپے کے (باقی صفحہ 5 نمبر 28)

چیکس دیے، جس کے تحت خواتین کو مجموعی طور پر 2 کروڑ روپے کی مالی معاونت فراہم کی گئی اس موقع پر ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی نے کہا کہ ویمن انٹرپرینیورشپ ڈویلپمنٹ پروگرام بلوچستان میں خواتین کی معاشی خودمختاری کے نئے دور کا آغاز ہے اور یہ پروگرام وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن کو عملی جامہ پہنانے کی جانب اہم پیش رفت ہے انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی تاریخ کے پہلے جامع ویمن انٹرپرینیورشپ پروگرام سے 600 خواتین مستفید ہوئی ہیں، جبکہ عملی کاروباری دنیا میں قدم رکھنے والی 100 خواتین کو مالی معاونت فراہم کی گئی ہے تاکہ وہ اپنے کاروبار شروع کر کے اپنے خاندانوں کے معاشی استحکام میں کردار ادا کر سکیں۔ مشیر ترقی نسواں نے کہا کہ حکومت بلوچستان خواتین کو صرف ہنر مند بنانے تک محدود نہیں بلکہ انہیں ہنر کو کاروبار میں تبدیل کرنے کے لیے ضروری وسائل اور مواقع بھی فراہم کر رہی ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 2

Dated: 06 SEP 2026 Page No. 22

بلوچستان میں کینسر کیسز میں غیر معمولی اضافہ، تحقیق میں انکشاف

آغا خان ہسپتال اور آریا انسٹیٹیوٹ کی مشترکہ تحقیق، 16 ہزار 342 بائیوپسی نمونوں کا جائزہ، مردوں میں غذائی نالی جبکہ خواتین میں بریسٹ کینسر زیادہ رپورٹ

غیر متوازن غذا، ماحولیاتی عوامل اور افیون کا استعمال ممکنہ خطرات میں شامل، محققین کا جامع کینسر رجسٹری اور مزید تحقیق کی ضرورت پر زور

اسلام آباد (این این آئی) بلوچستان میں کینسر کے کیسز میں اضافے سے متعلق نئی تحقیق میں اہم انکشافات سامنے آئے ہیں۔ آغا خان ہسپتال اور آریا انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز کوئٹہ کے ماہرین کی مشترکہ تحقیق میں بلوچستان سے حاصل کیے گئے 16 ہزار 342 بائیوپسی نمونوں کا جائزہ لیا گیا۔ تحقیق کے مطابق ان نمونوں میں سے 5 ہزار 145 میں کینسر کی تصدیق ہوئی۔ کینسر کے مریضوں میں 52 فیصد مرد جبکہ 48 فیصد خواتین شامل ہیں۔ تحقیق کے مطابق بلوچستان کے مردوں میں غذائی نالی کا کینسر سب سے زیادہ رپورٹ ہوا۔ بالغ مردوں میں غذائی نالی کے کینسر کے 425 کیسز

بقیہ نمبر 61 صفحہ 5 پر

سامنے آئے، جو بالغ مردوں کے مجموعی کینسر کیسز کا 17.4 فیصد ہیں۔ مردوں میں معدے کا کینسر 351 کیسز کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہا، جبکہ بڑی آنت، ریکٹم اور مقعد کے کینسر کے 225 کیسز رپورٹ ہوئے۔ تحقیق میں مثانے کے کینسر کے 223 کیسز بھی سامنے آئے۔ محققین کے مطابق بلوچستان میں مردوں میں غذائی نالی کا کینسر منہ کے کینسر سے تقریباً چار گنا زیادہ پایا گیا، جو دیگر علاقوں کے مقابلے میں ایک مختلف رجحان ہے۔ قومی اور دیگر علاقائی اعداد و شمار میں عام طور پر مردوں میں منہ کا کینسر زیادہ عام رپورٹ ہوتا ہے۔ تحقیق کے مطابق بلوچستان کی خواتین میں بریسٹ کینسر سب سے زیادہ عام کینسر قرار پایا۔ خواتین میں بریسٹ کینسر کے 526 کیسز رپورٹ ہوئے۔ خواتین میں غذائی نالی کا کینسر 434 کیسز کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہا، جبکہ بڑی آنت، ریکٹم اور مقعد کے کینسر کے 125 کیسز سامنے آئے۔ اسی طرح خواتین میں منہ کے کینسر کے 113 کیسز بھی رپورٹ ہوئے۔ تحقیق میں بتایا گیا کہ کینسر کے مجموعی کیسز میں بچوں اور نوعمروں کا حصہ 7 فیصد رہا۔ اس عمر کے گروپ میں دماغی رسولیاں نمایاں تعداد میں رپورٹ ہوئیں۔ محققین نے بلوچستان میں کینسر کے مختلف رجحانات کے ممکنہ عوامل کا بھی جائزہ لیا۔ تحقیق کے مطابق محفوظ، نمکین اور خشک غذاؤں کا زیادہ استعمال ممکنہ خطرات میں شامل ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ تازہ پھلوں اور سبزیوں کا کم استعمال، ماحولیاتی عوامل اور افیون کا استعمال بھی ممکنہ عوامل کے طور پر سامنے آئے ہیں تاہم محققین نے واضح کیا ہے کہ یہ عوامل کینسر کی حتمی وجوہات ثابت نہیں ہوئے اور ان کے کردار کی مزید تحقیق ضروری ہے۔ تحقیق میں پاکستان میں جامع قومی کینسر رجسٹری کی کمی کی بھی نشاندہی کی گئی ہے، جس کے باعث ملک اور بالخصوص بلوچستان میں کینسر کے حقیقی پھیلاؤ اور رجحانات کا مکمل جائزہ لینے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ محققین نے بلوچستان میں کینسر کے بہتر ریکارڈ مرتب کرنے اور مزید تحقیق کی سفارش کی ہے۔ تحقیق میں کلینیکل، ریڈیولوجیکل اور پیتھالوجی ڈیٹا کو یکجا کرنے کی تجویز بھی دی گئی ہے تاکہ بلوچستان میں کینسر کے رجحانات، ممکنہ خطرات اور علاج سے متعلق زیادہ جامع معلومات حاصل کی جا سکیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

اعلیٰ تعلقات عامہ
ومت بلوچستان

3/

Daily: 06 SEP 2026

Bullet No.

Dated: JANG QUETTA

Page

وزیراعلیٰ کی لسبیلہ یونیورسٹی کے سب کیمپس کو یونیورسٹی کا درجہ دینے پر غور کی یقین دہانی

بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں اس حوالے سے میر سرفراز بگٹی کی یقین دہانی پر محرک مجید بادینی نے اپنی تحریک واپس لے لی

اجلاس میں آرچر روڈ پر واقع گوردوارہ کی عمارت کے حوالے سے مشترکہ قرارداد پیش، معاملہ عدالت میں ہونے پر بحث نہ ہوسکی

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) بلوچستان اسمبلی میں لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگری کلچر واٹر اینڈ میرین سائنسز کے سب کیمپس کو یونیورسٹی کا درجہ دینے کی تحریک وزیراعلیٰ کی یقین دہانی پر محرک نے واپس لے لی۔ آرچر روڈ کوئٹہ پر واقع گوردوارہ کی عمارت کا معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہونے کے باعث قرارداد پر بحث نہ ہوسکی۔ بلوچستان اسمبلی کا اجلاس ہفتہ کو ایک گھنٹے کی تاخیر سے اسپیکر کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی کی صدارت میں ہوا جس میں سنجے کمار نے اپنی اور اراکین اسمبلی اشوک کمار، روی پہوجہ کی مشترکہ قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ آرچر روڈ کوئٹہ پر واقع تاریخی گوردوارہ، جو قیام پاکستان سے قبل سکھ برادری کی عبادت گاہ تھی اور یہ اراضی اقلیتی برداری کے مذہبی اور تاریخی ورثے کا حصہ ہے، وفاقی حکومت کے فیصلے کے تحت اس اراضی کو تعلیمی مقاصد کے لئے مختص کیا گیا، جسے بعد میں عارضی بنیادوں پر سینٹ گیبریل اسکول کو الاٹ کیا گیا جبکہ حال ہی میں یہ اسکول خالی کروا کر گوردوارہ کی اراضی کو ٹینڈر کے ذریعے کمرشل پلازہ تعمیر کرنے کے لئے کسی فرد کو بیچ دی گئی ہے، جو اقلیتی برداری کے مذہبی، تاریخی اور آئینی حقوق کے حوالے سے شدید تحفظات کا باعث ہے، واضح رہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے تاریخی عبادت گاہوں اور اقلیتی برادری کے مذہبی مقامات کو واپس کرنے کے لئے ون مین کمیشن بھی بنایا ہے لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت محکمہ اوقاف سے رجوع کرے کہ آرچر روڈ کوئٹہ پر واقع تاریخی گوردوارہ کی اراضی کی فروخت یا لیز کو منسوخ کرکے اس پر تعمیر ہونے والے کمرشل پلازہ کے کام کو فوری طور پر روکنے کو یقینی بنائے اور اسے متعلقہ گوردوارہ کمیٹی کے مجاز نمائندوں کے سپرد کیا جائے تاکہ اس تاریخی عبادت گاہ اور اس کے مذہبی تشخص کا تحفظ بھی یقینی بنایا جاسکے۔ صوبائی وزیر داخلہ میر ضیاء اللہ لانگو نے کہا کہ محکمہ اوقاف ایک وفاقی ادارہ ہے، یہ اراضی اس کی ملکیت ہے، سکھ برداری، محکمہ تعلیم اور جنہوں نے لیز حاصل کی ہے، اس اراضی کی ملکیت پر دعویٰ کررہے ہیں، معاملہ عدالت میں ہے، جس پر اسپیکر نے رولنگ دیتے ہوئے کہا کہ معاملہ چونکہ عدالت میں ہے، اس پر بحث نہیں ہوسکتی۔ اجلاس میں جماعت اسلامی کے رکن مجید بادینی نے اپنی قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ نصیرآباد ڈویژن بالخصوص ڈیرہ مراد جمالی میں لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگری کلچر واٹر اینڈ میرین سائنسز کے سب کیمپس میں اس وقت ایک ہزار سے زائد طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں جبکہ اس کیمپس کی عمارت کی تعمیر بھی مکمل ہوچکی ہے۔

محکمہ جنگلات میں اسامیاں فروخت ہونے کے الزامات

وزیراعلیٰ کی درخواست پر اسپیکر نے تحقیقاتی کمیٹی قائم کردی

قائد حزب اختلاف کمیٹی کے سربراہ، نور محمد دمڑ ارکان میں شامل ہونگے، وزیراعلیٰ نے محکمہ میں آسامیوں پر تعیناتیوں کا عمل روکنے کا حکم دیدیا

پوسٹوں کی دس سے بیس لاکھ تک بولیاں لگ رہی ہیں، نور محمد دمڑ، یہ بیچ ثابت ہوا تو متعلقہ وزیر اور سیکرٹری عہدوں پر نہیں رہینگے، وزیراعلیٰ

کوئٹہ (نمائندہ جنگ) بلوچستان اسمبلی میں صوبائی وزیر نور محمد دمڑ نے پوائنٹ آف آرڈر پر کہا ہے کہ میرے دو اضلاع کی پوسٹیں فروخت ہوئی ہیں، اس پر وزیراعلیٰ نے کہا کہ تحقیقات کرائی جائے اگر پوسٹیں فروخت ہوئی ہیں تو ذمہ دار اپنے عہدوں پر نہیں رہیں گے۔ ہفتہ کو بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں صوبائی وزیر نور محمد دومڑ نے پوائنٹ آف آرڈر پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ محکمہ جنگلات میں سرعام پوسٹیں فروخت ہورہی ہیں، میرے دو اضلاع کی پوسٹیں فروخت ہورہی ہیں، پوسٹوں کی دس سے بیس لاکھ تک بولیاں لگ رہی ہیں جس کے میرے پاس تمام ثبوت ہیں، اسامیاں منسوخ کرکے تحقیقات کرائی جائے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ میں پہلے دن سے کہہ رہا ہوں کہ پوسٹوں کو فروخت کرنے نہیں دوں گا صوبائی وزیر نور محمد دومڑ ثبوت کو اسمبلی کا حصہ بنائیں اگر پوسٹیں فروخت ہوئی ہیں تو متعلقہ وزیر اور سیکرٹری اپنے عہدے پر نہیں رہیں گے۔ انہوں نے اسپیکر سے استدعا کی کہ وہ اس معاملہ کی تحقیقات کیلئے اپوزیشن لیڈر کی سربراہی میں اسپیشل کمیٹی بنائیں وہاں ثبوت لائے جائیں کارروائی ہوگی، انہوں نے اسپیکر سے کہا کہ کمیٹی کو اتنا بااختیار بنائیں کہ وہ مجھے بھی بلانا چاہے تو بلائے۔ انہوں نے اسمبلی فلور پر متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ محکمہ جنگلات میں آسامیوں پر تعیناتیوں کا عمل روک دیا جائے۔

بلوچستان اسمبلی میں سات مسودہ ہائے قانون، اسپیکر نے قائمہ کمیٹیوں کے سپرد کردیئے

آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 26-2025 بھی ایوان میں پیش کی گئی

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں ہفتہ کو پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی عبدالمجید بادینی نے وسل بلوور پروٹیکشن کا مسودہ قانون مصدر 2026 (مسودہ قانون مصدرہ نمبر 14 مصدرہ 2026)، پارلیمانی سیکرٹری ڈاکٹر ربابہ بلیدی نے بلوچستان فشریز اینڈ ایکوا کلچر کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2026)، وزیر داخلہ میر ضیاء اللہ لانگو نے بلوچستان سٹیزن فیسیلیٹیشن اینڈ گڈ گورننس کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 (مسودہ قانون نمبر 5 1 مصدرہ 2026)، پارلیمانی سیکرٹری نوابزادہ زرین مگسی نے بلوچستان رائٹ ٹو انفارمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026 (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2026)، بلوچستان پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 0 2 مصدر 2026 اور صوبائی وزیر تعلیم راحیلہ حمید خان درانی نے تعمیر نو یونیورسٹی کوئٹہ کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 (مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2026 ایوان میں پیش کیے جنہیں اسپیکر نے متعلقہ قائمہ کمیٹیوں کے سپرد کرنے کی رولنگ دی۔ اجلاس میں پارلیمانی سیکرٹری ڈاکٹر ربابہ بلیدی نے آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ برا کاؤنٹس آف حکومت بلوچستان آڈٹ سال 2025-6 2 ایوان میں پیش کی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 3

Dated: 06 SEP 2026 Page No. 24

پاک فوج نے 6 ستمبر 1965 کو بزدل دشمن کو سبق سکھایا، سیاسی وقبائلی رہنماء

اپنی افواج پر فخر ہے، وطن عزیز کو جب بھی ہماری ضرورت پڑی ہم جان دینے کیلئے تیار ہیں، گفتگو

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) پاک فوج نے 6 ستمبر 1965 کو بزدل دشمن کو سبق سکھایا اور منہ توڑ جواب دیا، افواج پاکستان آج بھی بیرونی و اندرونی دشمن کو نیست و نابود کرنے میں مصروف عمل ہے، قوم کی خدمت ہو یا دہشت گردوں کیخلاف آپریشنز یا پھر مظلوم کشمیری عوام کے حقوق کی جنگ ہو قوم ہر محاذ پر افواج پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے قبائلی سیاسی سماجی رہنماؤں نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اپنی افواج پر فخر ہے آج اس تجدید عہد کا دن ہے کہ وطن عزیز کو جب بھی ہماری ضرورت پڑی ہم اس عظیم دھرتی پر قربان ہونے کیلئے ہر وقت تیار ہیں قوم اپنے تمام غازیوں اور شہیدوں کو سلام پیش کرتی ہے رہنماؤں نے کہا کہ بھارت سمیت پاکستان کے تمام دشمنوں نے ہر دور میں سازشیں جاری رکھیں لیکن پاک فوج نے ہمیشہ دشمن کو ناکوں چنے چبوائے۔

لاکھوں نوجوان نشے کی لت میں مبتلا، خاندان کرب واذیت میں زندگی گزار رہے ہیں، ہدایت الرحمٰن

بلوچستان کے نوجوانوں کو بدامنی اور بے روزگاری کے ساتھ ساتھ منشیات نے بھی تباہ کر دیا ہے، وفود سے گفتگو

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) امیر جماعت اسلامی بلوچستان ایم پی اے مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ نے کہا ہے کہ بلوچستان کے نوجوانوں کو بدامنی اور بے روزگاری کے ساتھ ساتھ منشیات نے بھی تباہ کر دیا ہے۔ لاکھوں نوجوان منشیات کی لعنت میں مبتلا ہیں جس کے باعث خاندانوں کے خاندان کرب واذیت اور پریشانی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ نوجوانوں کو روزگار، کاروبار اور کھیلوں کی سہولیات فراہم کر کے منشیات و منفی سرگرمیوں سے دور رکھا اور منشیات کے پھیلاؤ کا راستہ روکا جا سکتا ہے۔ حکومت منشیات کے خاتمے کے لیے محض دعووں کے بجائے عملی اقدامات کرے، منشیات فروشوں کے خلاف بلاامتیاز کارروائی کی اور نوجوانوں کے لیے صحت مند اور مثبت سرگرمیوں کے مواقع پیدا کیے جائیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے نوجوانوں اور کھلاڑیوں کے وفود سے ملاقات کے دوران گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی منشیات کے ناسور کے خلاف پارلیمنٹ کے اندر اور باہر ہر فورم پر آواز بلند کرتی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے نوجوان ہمارا قیمتی سرمایہ اور روشن مستقبل ہیں، انہیں نظر انداز کرنا صوبے کے مستقبل کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ کھیلوں کے میدان آباد ہوں گے تو منشیات اور جرائم کے اڈے ویران ہوں گے اس لیے حکومت کھیلوں کے بجٹ اور سہولیات میں اضافہ کرے اور ہر ضلع میں نوجوانوں کو کھیلوں کے مواقع فراہم کرے۔ گوادر جیسے ساحلی شہر میں کھیلوں کے فروغ سے نوجوانوں کو صحت مند سرگرمیوں کی طرف لانے کے ساتھ ساتھ ان کی صلاحیتوں کو ملکی و بین الاقوامی سطح پر اجاگر کیا جا سکتا ہے۔ قبل ازیں امیر جماعت اسلامی بلوچستان وایم پی اے گوادر مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ نے ڈائریکٹر جنرل اسپورٹس بلوچستان یاسر خان بازئی سے اہم ملاقات کی، جس میں بلوچستان اور گوادر میں کھیلوں کے فروغ اور کھلاڑیوں کو درپیش مسائل پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔

MASHRIQ QUETTA

بلوچستان انتہاپسندی اور بدامنی کا شکار ہے، ڈاکٹر مالک بلوچ

نوشکی ودیگر اضلاع میں لوگوں کو اپنے گھروں سے منتقل کرنے کی باتیں اور باغات کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے، مرکزی صدر نیشنل پارٹی

گاڑیوں کو نذر آتش نوجوانوں اور ملازمین کو اغواء کرنے جیسے واقعات نے عوام کو مزید خوف میں مبتلا کر دیا، سابق وزیراعلیٰ

تربت (این این آئی) نیشنل پارٹی کے مرکزی صدر اور سابق وزیراعلیٰ بلوچستان ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ اور سینیٹر جان محمد بلیدی نے کہا ہے کہ نیشنل پارٹی کے کارکنوں کو ذاتی اور گروہی مفادات سے بالاتر ہو کر قومی مفادات، قومی سیاست اور قومی سوچ کو اپنانا ہوگا۔ یہ بات انہوں نے نیشنل پارٹی کیچ کی ضلعی کونسل کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ بلوچستان اس وقت مختلف نوعیت کی ....

بقیہ 31 صفحہ نمبر 7 پر

انتہاء پسندی اور بدامنی کا شکار ہے، جس کے باعث عام شہری شدید مشکلات سے دوچار ہیں۔ ایک جانب نوشکی اور دیگر علاقوں میں لوگوں کو اپنے گھروں سے منتقل کرنے کی باتیں کی جا رہی ہیں اور باغات کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے، جبکہ دوسری جانب قومی شاہراہوں کی بندش، ناکوں کے قیام، پلوں کو نقصان پہنچانے اور شہریوں کی گاڑیاں چھیننے کے واقعات بھی تشویشناک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قیمتی گاڑیوں کو نذر آتش کرنے، عام شہریوں، نوجوانوں اور ملازمین کو اغواء کرنے، ان پر مبینہ طور پر انسانیت سوز تشدد کرنے اور تاوان وصول کرنے جیسے واقعات نے بلوچستان کے عوام میں شدید خوف اور بے چینی پیدا کر دی ہے۔ شہریوں سے گاڑیاں اور ایمبولینسیں چھیننے کے واقعات بھی قابل مذمت ہیں۔ رہنماؤں نے کہا کہ ایسے اقدامات کے نتیجے میں بلوچستان کے عوام سنگین معاشی اور سماجی مسائل کا شکار ہو رہے ہیں۔ نوجوانوں کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے، کاروبار تباہ ہو رہے ہیں اور اندرون بلوچستان آمدورفت کا نظام بری طرح متاثر ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عام شہریوں کو کسی بھی صورت تشدد، بدامنی اور عدم تحفظ کا نشانہ نہیں بننا چاہیے۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ اور سینیٹر جان محمد بلیدی نے کہا کہ ملک اس وقت شدید معاشی دباؤ اور امن وامان کی خراب صورتحال سے دوچار ہے، لیکن حکمران ان بنیادی مسائل کے حل پر توجہ دینے کے بجائے ملک کو مزید تقسیم کرنے کی پالیسیوں پر گامزن نظر آتے ہیں۔

حکومت مقدمہ واپس اور ڈاکٹر عائشہ فیض کو رہا کرے، نیشنل پارٹی

ایسے اقدامات سے واضح کہ جمہوری حکومت کا دعویٰ محض دکھاوے کیلئے ہے، ترجمان

کوئٹہ (آن لائن) نیشنل پارٹی کے صوبائی ترجمان نے بلوچستان کے سینئر ترین سیاستدان قلات اسٹیٹ نیشنل پارٹی کے رہنماء بزرگ سیاستدان مرحوم ملک فیض محمد یوسفزئی کی صاحبزادی ریٹائرڈ پولیس سرجن ڈاکٹر عائشہ فیض کی ایک پریس کانفرنس کو جواز بنا کر انسداد دہشتگردی کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے گرفتاری کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے اقدامات سے واضح ہوتا ہے کہ اسمبلیاں اور جمہوری حکومت کا نعرہ محض دکھاوے کیلئے ہے عملی طور پر ملک میں بدترین مارشل لا نافذ ہے اسمبلیاں مقتدرہ کو خوش کرنے کیلئے ....

بقیہ 30 صفحہ نمبر 7 پر

اپنے ہی اراکین کے خلاف مذمتی قرارداد پاس کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے، اظہار رائے پر قدغن کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ساٹھ سالہ ایک ضعیف العمر ڈاکٹر کو جس کا تعلق بلوچستان کے صف اول کے اکابرین کے خاندان سے ہے محض ایک پریس کانفرنس کو جواز بنا کر رات کے اندھیرے میں ان کے گھر پر چھاپہ مار کر گرفتار کیا گیا جو کہ ایک قابل مذمت عمل ہے، نیشنل پارٹی کا مطالبہ ہے کہ بلوچستان کے موجودہ نازک صورتحال کے پیش نظر مطلق العنانیت پر مبنی اس مائنڈ سیٹ کو تبدیل کر کے ڈاکٹر عائشہ فیض کے خلاف مقدمہ فی الفور واپس لیکر انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے۔

پبلک سروس کمیشن کی آسامیوں کے انٹرویوز میں تاخیری حربے قبول نہیں، پشتونخوامیپ

میرٹ کے مطابق جلد تمام آسامیوں کو پُر کرنے کیلئے اقدامات اٹھائے جائیں، صوبائی سیکرٹریٹ

کوئٹہ (پ ر) پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے صوبائی سیکرٹریٹ کے جاری کردہ بیان میں صوبے میں پبلک سروس کمیشن کے تحت تحصیلداروں کی بھرتی کے عمل کی روک تھام، امیدواروں اور نوجوانوں میں شدید تحفظات پر سخت تشویش کا اظہار کرتے

ہوئے کہا گیا ہے کہ حکومت میرٹ پائمال کرنے کے ناروا اقدامات سے گریز کرے اور حقیقی کامیاب امیدواروں کے انٹرویوز کے مرحلے کو مکمل کر کے حقدار امیدواروں کی میرٹ کے تحت تعیناتی یقینی ....

بقیہ 24 صفحہ نمبر 7 پر

۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ عرصہ دراز سے ہزاروں آسامیاں صوبے میں تعیناتی کے منتظر ہیں لیکن حکومت ان آسامیوں کو میرٹ کے مطابق پُر کرنے تعلیم یافتہ، قابل، باصلاحیت نوجوانوں کو روزگار دینے میں مسلسل رکاوٹیں حائل کر رہی ہے۔ کافی عرصہ پبلک سروس کمیشن کو بغیر چیئرمین کے چلایا جاتا رہا اور اب جب ادارے کا سربراہ قائم کیا گیا تو مختلف محکموں کے ہزاروں آسامیوں کو پُر کرنے کیلئے ٹیسٹ انٹرویو کا سلسلہ شروع ہوا تو حکومت روڑے اٹکانے لگی تحصیلدار کی آسامیوں کیلئے

تقریباً 24 ہزار امیدواروں نے ٹیسٹ دیئے اوران میں سے تقریباً 1200 کے قریب امیدواروں نے ٹیسٹ میں کامیابی حاصل کی لیکن طویل مدت سے ان کے انٹرویوز کو شیڈول نہیں کیا جا رہا ہے جو امیدواروں میں تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے۔ اسی طرح پبلک سروس کمیشن کا ادارہ جو کہ بیروزگار نوجوانوں کی آخری امید ہے اسے کسی طرح مفلوج کرنا، ادارے کے میرٹ انٹرویوز، آسامیوں کو پُر کرنے میں خلل ڈالنے کا مقصد دراصل پبلک سروس کمیشن سے یہی اختیارات لیکر دوبارہ محکموں کے ذریعے کنٹریکٹ، ایڈہاک پالیسی کے تحت بھرتی کرنا ہے جو کسی صورت قابل قبول نہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ پشتونخوا ملی عوامی پارٹی میرٹ پر یقین رکھتی ہے اور پبلک سروس کمیشن سے بھی یہ امید رکھتی ہے کہ وہ اپنے ادارے کی ساکھ کو قائم رکھنے اور میرٹ کے مطابق جلد از جلد تمام آسامیوں کو پُر کرنے کیلئے اقدامات اٹھائیں تاکہ ایک جانب بیروزگاری میں کمی آسکے اور دوسری جانب سے بیروزگار نوجوانوں، امیدواروں کی تحفظات کا خاتمہ ہو سکے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 06 SEP 2026 Page No. 25

ڈسٹرکٹ پولیس کیچ نے مختلف وارداتوں میں ملوث تین ملزمان کو گرفتار کرلیا

ملزمان کے قبضے سے تین موٹر سائیکلیں، دو ٹی ٹی پسٹل، موبائل فونز، بیٹری، ورکشاپ کی مشینری اور دیگر سامان برآمد

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) ڈسٹرکٹ پولیس کیچ نے جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے مختلف وارداتوں میں ملوث تین ملزمان کو گرفتار کرلیا۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزمان میں دلاور ولد فتح محمد سکنہ نودز تربت، ثناء اللہ ولد عبداللطیف اور شاہجان ولد نور اللہ سکنہ آبسر شامل ہیں۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے دو موٹر سائیکلیں، ایک ہونڈا موٹر CD-70 سائیکل، دو ٹی ٹی پسٹل، موبائل فونز، بیٹری، ورکشاپ کی مشینری اور دیگر متفرق سامان برآمد کرلیا گیا ہے پولیس کے مطابق برآمد شدہ سامان قبضے میں لے کر ملزمان کے خلاف مزید قانونی کارروائی شروع کردی ہے۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ ضلع کیچ میں امن وامان برقرار رکھنے اور جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کارروائیاں مزید موثر انداز میں جاری رہیں گی۔

جھل مگسی: ضلع قصور کی مغوی خاتون بازیاب کرالی گئی

پولیس ولیڈی پولیس پارٹی نے کارروائی میں حصہ لیا، کوئی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی

گنداواہ (نامہ نگار) جھل مگسی پنجاب ضلع قصور سے تعلق رکھنے والی مغوی خاتون کو بازیاب کرلیا گیا ہے تفصیلات کے مطابق پنجاب ایس پی جھل مگسی رحمت اللہ پٹھان کی نگرانی میں ڈی ایس پی جھل مگسی ثمن علی سونگی، ایس ایچ او جھل مگسی نے پولیس ولیڈی پولیس پارٹی کے ہمراہ خفیہ اطلاع ملنے پر ایک مکان سے پنجاب ضلع قصور موضع چونیاں سے تعلق رکھنے والی مغوی خاتون آمنہ بی بی بنت محمد یاسین کو بازیاب کرلیا تاہم کوئی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔

دکی: قبائلی رہنما کے کھیتوں کی حفاظت پر مامور 3 افراد قتل، 2 لاپتہ

مقتولین کا تعلق افغانستان سے تھا، لاشیں ورثاء کے حوالے، لاپتہ ہونے والوں کی تلاش شروع کردی گئی

دکی (نامہ نگار) مسلح افراد کی فائرنگ سے 3 افراد جاں بحق دو لاپتہ ہوگئے۔ پولیس کے مطابق دکی کے علاقہ جھالار میں قبائلی رہنما سردار اکبر خان کمال خیل کے کھیتوں کی حفاظت پر مامور افراد پر مسلح افراد نے حملہ کرکے 3 محافظوں غنی خان عرف غنو، آغا جان اور عزت خان ساکنان افغانستان کو قتل کردیا جبکہ دو محافظ نادر خان اور بشیر خان تاحال لاپتہ ہیں۔ ایس پی منصور احمد بزدار نے بتایا کہ اطلاع ملتے ہی پولیس ٹیم نے جائے وقوعہ پوڑہ پہاڑی پہنچ کر لاشوں کو ہسپتال منتقل کردیا جبکہ واقعہ کی تحقیقات شروع کردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس لاپتہ ہونے والے دیگر دو افراد کو تلاش کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شرپسند عناصر دشمنوں کی سازش سے امن وامان کو خراب کررہے ہیں جس کی کسی صورت اجازت نہیں دی جائے گی۔ ضروری کارروائی کے بعد لاشیں ورثاء کے حوالے کردی گئیں۔

سوراب پولیس نے 2 مفرور ملزمان کو گرفتار کرلیا

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) سوراب پولیس نے چوری کے مقدمے میں مطلوب 2 مفرور ملزمان کو گرفتار کرکے واردات میں استعمال ہونے والی گاڑی برآمد کرلی پولیس کے مطابق ایس پی سوراب خورشید احمد بلوچ کی خصوصی ہدایات پر ڈی ایس پی/ایس ڈی پی او سوراب بلاول بلوچ کی زیرِ نگرانی ایس ایچ او سٹی محمد یونس محمد شہی، ایڈیشنل ایس ایچ او محمد اسماعیل نیچاری اور ہیڈ محرر محمد عظیم خلدی نے پولیس ٹیم کے ہمراہ کامیاب کارروائی کرتے ہوئے چوری کے مقدمہ میں مفرور حفیظ اللہ اور اسکے ساتھی کو گرفتار کرلیا پولیس نے گرفتار ملزمان کے قبضے سے واردات میں استعمال ہونے والی آلٹو کار بھی قبضے میں لے لی پولیس نے گرفتار ملزمان سے تفتیش شروع کردی۔

کچلاک: پولیس نے دو ملزمان کو گرفتار کرکے اسلحہ برآمد کرلیا

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) کچلاک پولیس نے دو ملزمان کو گرفتار کرکے اسلحہ برآمد کرلیا۔ تفصیلات کے مطابق کچلاک پولیس نے ایک کارروائی کے دوران اقدام قتل کے مقدمے میں مطلوب دو ملزمان کو گرفتار کرکے ان کے قبضے سے کلاشنکوف اور پستول بمعہ گولیاں برآمد کرلی۔ پولیس نے گرفتار ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کرکے تفتیش شروع کردی ہے۔

نوشکی: موٹر سائیکلیں چھیننے کی تین وارداتیں

نوشکی (نامہ نگار) نوشکی میں ڈاکوؤں کا راج، 20 گھنٹوں میں کلی غریب آباد اور جمال آباد میں تین وارداتیں، گن پوائنٹ پر تین موٹر سائیکلیں چھین کر فرار ہوگئے بڑھتی ہوئی چوری کی وارداتوں سے شہریوں میں خوف ہراس اور عدم تحفظ کا احساس بڑھ رہا ہے عوامی حلقوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے وارداتوں کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لانے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔

ریٹائرڈ پولیس سرجن ڈاکٹر عائشہ فیض انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت مقدمے میں گرفتار

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) وزیر اعلیٰ بلوچستان اور وزیر داخلہ کے خلاف پریس کانفرنس پر ریٹائرڈ پولیس سرجن ڈاکٹر عائشہ فیض کے خلاف انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت سی ٹی ڈی تھانے میں مقدمہ درج کرلیا گیا سی ٹی ڈی نے انہیں گرفتار کرلیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق ڈاکٹر عائشہ فیض کے خلاف مقدمہ وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی اور وزیر داخلہ میر ضیا لانگو کے خلاف کوئٹہ پریس کلب میں کی گئی پریس کانفرنس کے تناظر میں درج کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر عائشہ فیض نے چند روز قبل کوئٹہ پریس کلب میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے بلوچستان کی مجموعی سیاسی صورت حال اور اس کے تاریخی عوامل پر گفتگو کی تھی۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی کی جانب سے آئندہ پرتشدد واقعات کی صورت میں مستونگ میں باغات کو بلڈوز کرنے کے بیان کی بھی مذمت کی تھی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 5

Dated: 06 SEP 2026 Page No. 26

مہنگائی کا ایک اور جھٹکا 20 کلو آٹے کا تھیلا 2 ہزار 920 میں فروخت

آٹے کی قیمت میں 70 روپے اضافہ، گندم کی مبینہ قلت کے باعث مزید مہنگائی بڑھنے کا خدشہ

آٹے کی مسلسل بڑھتی قیمتوں نے شدید مشکلات سے دوچار کر دیا بنیادی غذائی ضرورت پہنچ سے دور ہوتی جارہی ہے شہریوں کی دہائی

کوئٹہ (یو این اے) کوئٹہ میں مہنگائی کے ستائے شہریوں پر آٹے کی قیمتوں میں اضافے کا ایک اور بوجھ ڈال دیا گیا۔ شہر میں 20 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت 70 روپے کے مزید اضافے کے بعد 2 ہزار 850 روپے سے بڑھ کر 2 ہزار 920 روپے تک جا پہنچی ہے، جس سے عام شہریوں کی مشکلات میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ مارکیٹ ذرائع کے مطابق کوئٹہ میں آٹے کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ جاری ہے اور گندم کے نرخ بڑھنے کے ساتھ آٹا مزید مہنگا ہونے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ فلور ملز مالکان کا کہنا ہے کہ مارکیٹ میں گندم کی دستیابی میں مشکلات کا........ بقیہ 22 صفحہ نمبر 7 پر

سامنا ہے، جبکہ گندم کی قلت اور بڑھتی قیمتوں کے باعث آنے والے دنوں میں آٹے کے نرخ مزید بڑھنے کا خدشہ ہے۔ آٹے کی مسلسل بڑھتی قیمتوں نے کم آمدنی والے طبقے کو شدید مشکلات سے دوچار کر دیا ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ بنیادی غذائی ضرورت بھی اب ان کی پہنچ سے دور ہوتی جارہی ہے اور حکومت کی جانب سے قیمتوں کو قابو کرنے کیلئے موثر اقدامات نظر نہیں آرہے۔ شہریوں نے حکومت اور متعلقہ اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ آٹے کی قیمت میں حالیہ اضافے کا فوری نوٹس لیا جائے، گندم کی دستیابی یقینی بنائی جائے اور مصنوعی مہنگائی و ذخیرہ اندوزی کے خلاف سخت کارروائی کر کے آٹے کی قیمتیں کم کی جائیں، بصورت دیگر مہنگائی کا یہ سلسلہ عوام کیلئے مزید ناقابل برداشت ہو جائے گا۔

لوگوں کی جان و مال غیر محفوظ، عوام ڈاکوؤں کو رحم و کرم پر ہیں، آل پارٹیز نوشکی

مشکل کی گھڑی میں نوشکی کے عوام کو تنہا نہیں چھوڑیں گے، بندوق کی نوک پر روزانہ کی بنیاد پر ہونے والے واقعات انتہائی تشویش ناک ہیں

ڈاکو گھروں میں گھس کر وارداتیں کرنے لگے، موجودہ حالات میں نوشکی کے تاجر ماہانہ کرایہ تک ادا کرنے کے قابل نہیں رہے، مولوی محمد قاسم

نوشکی (آن لائن) آل پارٹیز نوشکی کا مختلف مسائل پر ایک اہم اجلاس افضل المدارس میں امیر جماعت اسلامی مولوی محمد قاسم مینگل کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں بی این پی کی مرکزی کمیٹی کے رکن میر خورشید احمد جمالدینی، جمعیت علمائے اسلام کے صوبائی ڈپٹی جنرل سیکرٹری مولانا منظور احمد مینگل، جماعت اسلامی کے صوبائی نائب امیر حافظ مطیع الرحمان مینگل، نیشنل پارٹی کے ضلعی لیبر سیکرٹری میر لیاقت بادینی، پاکستان پیپلز پارٹی کے جنرل سیکرٹری ابراہیم بلوچ، اہل سنت و جماعت کے ضلعی صدر حافظ محمد ابراہیم، جے یو آئی کے ضلعی میڈیا کوآرڈینیٹر مولانا محمد زکریا عادل، بلوچستان نیشنل پارٹی کے ضلعی نائب صدر حاجی منیر احمد مینگل، زمیندار ایکشن کمیٹی کے رہنما مولوی عبدالصمد، جماعت اسلامی کے عبدالباسط ساسولی و دیگر نے شرکت کی۔ اجلاس میں نوشکی میں امن و امان، لاک ڈاؤن سے پیدا ہونے والی مشکلات، این-40 میں رکاوٹیں، زخمیوں اور میتوں کو چیک پوسٹوں پر روکنے، راستوں کی بندش سے تعلیمی اداروں کے متاثر ہونے، ہوتا جورکین آبادی کے سیکیورٹی کے نام پر انخلا، شہر سمیت ضلع کو چوروں اور ڈاکوؤں کے حوالے کرنے، امن و امان کی مخدوش صورت حال، زمینداروں کو کھاد کی عدم دستیابی اور مارکیٹ تک رسائی نہ ہونے سے متعلق مشاورت کی گئی۔ اجلاس میں ان مسائل کے باعث پیدا ہونے والی صورت حال، عوام کو درپیش مسائل، مشکلات اور تکالیف کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں مشاورت کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ مصیبت اور مشکل کی گھڑی میں نوشکی کے عوام کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ شہر کو ڈاکوؤں کے حوالے کرنا حکومتی ناکامی ہے۔ بندوق کی نوک پر روزانہ کی بنیاد پر ہونے والے واقعات انتہائی تشویش ناک ہیں۔ لوگوں کی جان و مال غیر محفوظ ہیں، اب ڈاکو گھروں میں گھس کر وارداتیں کرنے لگے ہیں۔ ہوتا جورکین آبادی کا انخلا انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی اور مسئلے کا مستقل حل نہیں۔ ہسپتال اور تعلیمی اداروں کی بندش سے مریضوں، طلبہ و طالبات اور اساتذہ کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ شہر کو خندقیں کھود کر اوپن جیل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ موجودہ حالات میں نوشکی کے تاجر ماہانہ کرایہ تک ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ آل پارٹیز ان مسائل پر سول سوسائٹی، معتبرین، انجمن تاجران، علمائے کرام اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد سے ملاقات کر کے آئندہ کا لائحہ عمل طے کرے گی۔

یوریا کھاد کی بندش، فصلیں تباہ، زمینداروں کو نقصان

کھاد فراہم نہ کی گئی تو قومی شاہراہ بلاک کریں گے، ایکشن کمیٹی

خضدار (بیورو رپورٹ) جھالاوان زمیندار ایکشن کمیٹی کے چیئرمین عبدالوہاب غلامانی نے کہا ہے کہ یوریا کھاد کی بندش اور جائز طریقے سے زمینداروں کو عدم فراہمی کی وجہ سے زمینداروں کے کاٹن سمیت کروڑوں کے دیگر فصلات تباہ ہو رہے ہیں، سات ستمبر تک یوریا کھاد تک زمینداروں کی رسائی ممکن نہیں بنائی گئی تو آٹھ ستمبر سے قومی شاہراہ غیر معینہ مدت تک بلاک کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے خضدار پریس کلب میں پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر جھالاوان زمیندار ایکشن کمیٹی کے عہدیداروں کے علاوہ نال، زہری، وڈھ، وہیر، زیدی، فیروز آباد سمیت ضلع کے مختلف علاقوں سے زمینداروں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ عبدالوہاب غلامانی کا کہنا تھا کہ اگست سے پہلے زمینداروں کے لئے زرعی کھاد یوریا کو بند کر دیا گیا، گزشتہ دنوں زمینداروں کی ضلعی انتظامیہ سے بات ہوئی، ہمیں یقین دہانی کرائی گئی کہ اگست کے آخر میں یوریا کھاد کا مسئلہ حل ہو جائے گا، مگر انتظامیہ کی یقین دہانی غیر موثر ہوئی اور یوریا کھاد پر ظاہری پابندی تاحال جاری ہے، جبکہ ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ یہی کھاد فروش بلیک میں یوریا کھاد آٹھ سے دس ہزار روپے میں چوری چھپے فروخت کر رہے ہیں۔ یوریا کھاد کی قانونی طریقے سے عدم فراہمی کے باعث زمینداروں کی کروڑوں روپے کی کھڑی فصلیں تباہ ہو رہی ہیں۔ بلوچستان خصوصاً ضلع خضدار کی کاٹن کی ملکی سطح پر بڑی مانگ ہے، یہاں زمینداروں نے ہزاروں ایکڑ زمین پر کاٹن کاشت کی ہے، مگر یوریا کھاد کی عدم دستیابی وجہ سے پورے کاٹن کا فصل تباہ ہو رہا ہے۔ حکومت کو اگر کھاد کے حوالے سے کوئی خدشہ ہے تو زمینداروں کو کھاد ڈیلر کے ذریعے رجسٹرڈ کر کے اس کے زرعی فصلات کے مطابق یوریا کھاد دی جائے۔ زمینداروں نے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر سات ستمبر تک زمینداروں کی یوریا کھاد تک رسائی ممکن نہیں بنائی گئی تو آٹھ ستمبر کو کوئٹہ کراچی قومی شاہراہ کو غیر معینہ مدت تک کے لئے بلاک کیا جائے گا۔

اوستہ محمد، ڈرائیور اور فیول نہ ملنے پر اسکولوں کو فراہم کردہ بسیں غیر فعال، طلبہ و طالبات شدید مشکلات کا شکار

قیمتی سرکاری بسیں تپتی دھوپ میں کھڑی خراب ہونے لگیں، وزیر اعلیٰ اور وزیر تعلیم سے فوری نوٹس لینے کا مطالبہ

اوستہ محمد (یو این اے) بلوچستان حکومت اور محکمہ تعلیم بلوچستان کی جانب سے سرکاری سکولوں کو فراہم کی جانے والی بسیں ڈرائیور اور فیول کی عدم دستیابی کے باعث عرصہ دراز سے تپتی دھوپ میں کھڑی ہیں، جس کے باعث طلبہ و طالبات کو سفری سہولیات میسر نہیں آرہیں۔ جس کی وجہ سے طلبہ و طالبات سراپا احتجاج ہیں۔ اوستہ محمد کے عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ حکومت کی جانب سے طلبہ و طالبات کی سہولت کے لیے سکولوں کو بسیں فراہم کی گئی ہیں، تاہم ڈرائیور اور فیول کا مناسب انتظام نہ ہونے کے باعث یہ بسیں عملاً غیر فعال ہو کر رہ گئی ہیں۔ قیمتی سرکاری بسیں طویل عرصے سے کھلے آسمان تلے کھڑی ہونے کے باعث خراب ہونے کا خدشہ بھی پیدا ہو گیا ہے۔ عوامی حلقوں نے کہا کہ طلبہ و طالبات کو تعلیمی اداروں تک آمدورفت میں مشکلات کا سامنا ہے، جبکہ سرکاری وسائل کے استعمال کے بجائے بسوں کو کھڑا رکھنا تشویشناک امر ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ بلوچستان، صوبائی وزیر تعلیم اور محکمہ تعلیم کے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ اوستہ محمد کے سکولوں میں موجود بسوں کے لیے فوری طور پر ڈرائیور اور فیول فراہم کر کے سفری سہولت بحال کی جائے اور غیر فعال بسوں کو مزید نقصان سے بچانے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں۔ طلبہ و طالبات کے والدین نے شدید غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سخت موسم میں طلبہ و طالبات دور دراز علاقوں سے پیدل تعلیمی اداروں تک رسائی حاصل کرتے ہیں جو انتہائی شرمناک عمل ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ حکومت بلوچستان محکمہ تعلیم اس جانب فوری نوٹس لے۔

Agricultural emergency

The demand by Kisan Ittehad Chairman Khalid Hussain Batth for declaring an agricultural emergency in Balochistan deserves serious consideration. Agriculture is not merely an economic activity in the province; it is a lifeline for a large portion of the rural population. In the absence of major industries, thousands of families depend directly or indirectly on farming, livestock, border trade and commerce. Any crisis affecting agriculture therefore has consequences far beyond farmers and threatens the wider rural economy.

Speaking at a press conference, Mr Batth rightly pointed out that the deteriorating security situation has created additional difficulties for farmers. Continued violence and insecurity discourage investment, restrict movement and make it difficult for farmers to transport agricultural produce and obtain essential inputs. The loss of lives among civilians, security personnel and government employees has further deepened uncertainty and instability across the province. Peace is consequently a basic requirement for agricultural recovery.

Farmers are also facing rising production costs and what Mr Batth described as flawed government policies. Wheat growers, for example, struggle to receive a reasonable return despite spending heavily on seeds, fertiliser, electricity, machinery and other inputs. At the same time, consumers face high flour prices, creating an unfortunate situation in which both the producer and consumer suffer. Such a distorted agricultural system requires immediate policy intervention.

The government must understand that supporting farmers is directly linked to food security. Wheat, rice, vegetables, fruits and other commodities produced by farmers feed millions of people and contribute to the national economy and foreign exchange earnings. Neglecting agriculture can increase dependence on expensive supplies from outside the province and place additional pressure on already struggling households.

Restrictions affecting the transportation and availability of fertiliser, seeds, agricultural medicines, solar equipment and tube-well machinery should be reviewed immediately. Farmers cannot increase production when essential inputs are either unavailable or excessively expensive. Particular attention is also needed for irrigation, as reliable water supplies are fundamental to agriculture in Balochistan's largely arid environment. Promoting solar-powered irrigation through transparent and affordable schemes could provide meaningful relief.

An agricultural emergency should involve more than a declaration. The government must develop a comprehensive plan covering affordable inputs, irrigation, agricultural credit, crop insurance, modern farming techniques, storage facilities, market access and fair prices for produce. Special attention should be given to small farmers who have limited financial capacity to withstand losses.

Reviving agriculture can reduce rural poverty, create employment and strengthen food security. The provincial and federal governments should therefore treat the Kisan Ittehad's demand as an urgent economic priority and take practical steps to rescue the province's rural economy.

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bulict No. 6

Dated: 06 SEP 2026 Page No. 28

کوئلے کی کان میں دفن ہوتی زندگیاں اور پاکستان کی معدنی معـ

ملک کو معدنی ترقی کی راہ پر گام زن کرنے کے لیے فرسودہ کان کنی نظام سے چھٹکارا پا

محمد سرفراز عالم

تاریک اور گہری سرنگوں کے حبس زدہ سینوں میں، اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر کوئلہ نکالنے والے پاکستانی کان کن، موت کے دہانے پر زندگی تلاش کرتے ہیں۔ یہ محنت کش اندھیروں کے مسافر ہیں، جن کا ہر دن سسکتی سانسوں اور اَن گنت محرومیوں کی نذر ہو جاتا ہے۔ زمین کے سینے میں اترنے والے یہ غریب مزدور کسی بھی قسم کے جدید حفاظتی آلات کے بغیر موت کے منہ میں کام کرتے ہیں کہ کانوں کے اندر نہ صاف ہوا کا انتظام ہوتا ہے اور نہ ہی کسی حادثے کی صورت میں بروقت طبّی امداد کی کوئی سبیل۔ اور پھر دن رات خون پسینہ ایک کرنے کے باوجود ان کے حصّے میں آنے والی اجرت بھی اتنی کم ہوتی ہے کہ دو وقت کی روٹی بھی پوری نہیں ہوتی۔ زہریلی گیسز اور کوئلے کی گرد سے اُن کے پھیپھڑے چھلنی ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ جوانی ہی میں لاعلاج بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پاکستان کی معدنی دولت کے کھربوں روپے کے دعووں اور اربوں ڈالرز کی سرمایہ کاری کے پس منظر میں انسانی جانوں کی بے قدری ایک تلخ حقیقت ہے۔ معاشی ترقی اور روزگار کے بڑے دعوے ان کان کنوں کی زندگیوں کا احاطہ کرنے میں ناکام نظر آتے ہیں، جو انتہائی خطرناک حالات میں زمین کے سینے سے یہ وسائل نکالتے ہیں۔ درحقیقت ان دعووں کے پیچھے ایک ایسی تلخ حقیقت پنہاں ہے، جسے ہم عموماً نظرانداز کر دیتے ہیں کہ زمین سے قیمتی معدنی وسائل نکالنے والے انسانوں کی زندگی انتہائی سستی ہے۔ جیسا کہ بلوچستان

لیے وہ نظام موجود نہیں، جو ایک جدید معدنی معیشت کا لازمی حصّہ ہونا چاہیے۔ بلوچستان کی بعض کانوں کی گہرائی کئی ہزار فٹ تک پہنچ جاتی ہے۔ زیرِ زمین آکسیجن کی کمی، میتھین گیس، وینٹی لیشن کا ناقص نظام، کان کی چھت یا دیوار کا اچانک گرنا، پرانی مشینری اور ہنگامی حالات میں فوری امداد نہ پہنچ پانا، ایسے خطرات ہیں جو کسی بھی لمحے بڑے سانحے میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ میتھین گیس خاص طور پر خطرناک ہے، یہ نہ صرف دَم گھٹنے کا باعث بن سکتی ہے بلکہ آتش گیر ہونے کے باعث معمولی چنگاری سے بھی دھماکے کا سبب بن سکتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب خطرات اتنے واضح ہیں تو حفاظتی نظام اتنا کمزور کیوں ہے؟

مزدور کی زندگی کی قیمت کتنی ہے؟: پاکستان میں مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کے لیے قانونی ڈھانچا موجود ہے۔ ورکرز ویلفیئر فنڈ اور سوشل سیکیورٹی جیسے ادارے فعال ہونے کے دعوے دار ہیں، مگر کان حادثات میں جاں بحق مزدوروں کو معمولی معاوضہ دیا جاتا ہے، جب کہ حادثات کے بعد متاثرہ خاندان شدید معاشی بحران کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے اداروں کی عدم موجودگی اور غفلت پر سنجیدہ سوالات اُٹھ رہے ہیں۔ کان کنوں کی حالت دیکھ کر سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ ادارے عملی طور پر کہاں ہیں؟ حادثے میں جاں بحق ہونے والے مزدور کے خاندان کو صرف معمولی معاوضہ دے دینا مسئلے کا حل نہیں۔ ایک مزدور کی موت کے ساتھ اس کا پورا خاندان معاشی بحران کا شکار ہو جاتا ہے کہ خاندان کے کفیل سے محرومی کسی بھی خاندان کو شدید سماجی و معاشی بحران میں دھکیل دیتی ہے۔ کسی بھی خاندان میں کمانے والے شخص کی ناگہانی

لاحق رہتا ہے۔ اس کے برعکس، موجودگی میں بھی انفرادی آواز ایک شعبے میں حفاظتی اصلاحات کے ناگزیر ہے، کیوں کہ قانونی پشت کے مطالبات کو ایک طاقت ور... کے لیے بھی مشکل ہوتا ہے۔

کم عمر بچوں سے مشقت

کے علاقے سورینج میں کوئلے کی کان کے حالیہ حادثے میں 34 کان کن جاں بحق ہو گئے، جن میں سے 28 کا تعلق شانگلہ کے ایک ہی گاؤں پیر آباد سے تھا۔ درجنوں جنازوں کا ایک ساتھ اُٹھنا محض حادثہ نہیں، بلکہ مزدوروں کے تحفظ اور ریاستی ترجیحات پر ایک بڑا سوالیہ نشان بھی ہے۔ سو، اسے محض ایک حادثہ کہنا، زمینی حقائق اور انسانی المیے کی سنگینی کو کم کرنے کے مترادف ہے۔ یہ سانحہ ملکی معیشت کے محرک طبقے اور ریاست کی ذمّے داریوں کا کڑا امتحان ہے۔ پیر آباد میں ہونے والے اس حادثے کے حوالے سے جب متاثرہ خاندانوں سے بات کی گئی، تو ایک ہی حقیقت بار بار سامنے آئی۔ ''لوگ موت کے لیے کان میں نہیں جاتے، روٹی کے لیے جاتے ہیں۔'' طالب علم سفیان بھی اُن ہی نوجوانوں میں شامل تھا، جو روٹی کی تلاش میں کان میں اُترا اور زندگی کی بازی ہار گیا۔ سفیان نے میٹرک کا امتحان پاس کر رکھا تھا اور فرسٹ ایئر میں داخلہ لینے کا خواہاں تھا۔ تعلیم جاری رکھنے اور داخلے کی فیس کے لیے ہزاروں فٹ گہری کوئلہ کان میں اترنے سے قبل اُس نے اپنے چچا سے آخری گفتگو میں کہا کہ ''غربت کے باوجود تعلیم کے لیے پیسوں کی سخت ضرورت ہے۔'' تاہم، چچا کی جانب سے کان میں جانے سے منع کرنے کے باوجود سفیان نے پیٹ کی آگ اور مستقبل کی خاطر خطرناک فیصلہ کیا۔ حادثے سے اگلے روز سفیان کو کالج جانا تھا، مگر وہ موت کے منہ میں چلا گیا۔ یہ اندوہ ناک واقعہ پاکستان میں مسلسل بڑھتی ہوئی غربت اور بے روزگاری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ واضح رہے کہ پیر آباد میں کوئلے کی کانوں کے حادثات میں 2009ء سے اب تک 124 مزدور جاں بحق ہو چکے ہیں۔ یہ مسلسل اموات حکومتی بے

موت یا معذوری پورے نظام کو درہم برہم کر دیتی ہے۔ باپ کا سایہ اٹھنے سے جہاں بچّوں کا تعلیمی مستقبل تاریک ہو جاتا ہے، وہاں شوہر کی موت کسی بیوہ کو بقا کی جنگ لڑنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ اسی طرح، جوان بیٹے کا انتقال بوڑھے والدین کو بے سہارا کر جاتا ہے، جب کہ حادثے کے نتیجے میں کسی مزدور کی مستقل معذوری اسے عمر بھر کے لیے دوسروں کا محتاج بنا دیتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ شانگلہ میں کان کنی کے حادثات محض ایک المیہ نہیں، سماجی تحفظ (سوشل سیکیورٹی) کا سنگین بحران بن چکے ہیں۔ یہاں ہزاروں خاندان مزدوروں کی ہلاکتوں یا معذوری کے بعد بیوگی اور یتیمی کی

بچّوں سے مشقت کا کام... غربت کے مارے غریب... دھکیلنے پر مجبور ہیں۔ یہ... کام کرنے اور بعض اوقات... جھونک دیے جاتے ہیں... بڑا سوالیہ نشان ہے۔ ملکی... ملک کے مستقبل کا زیاں...

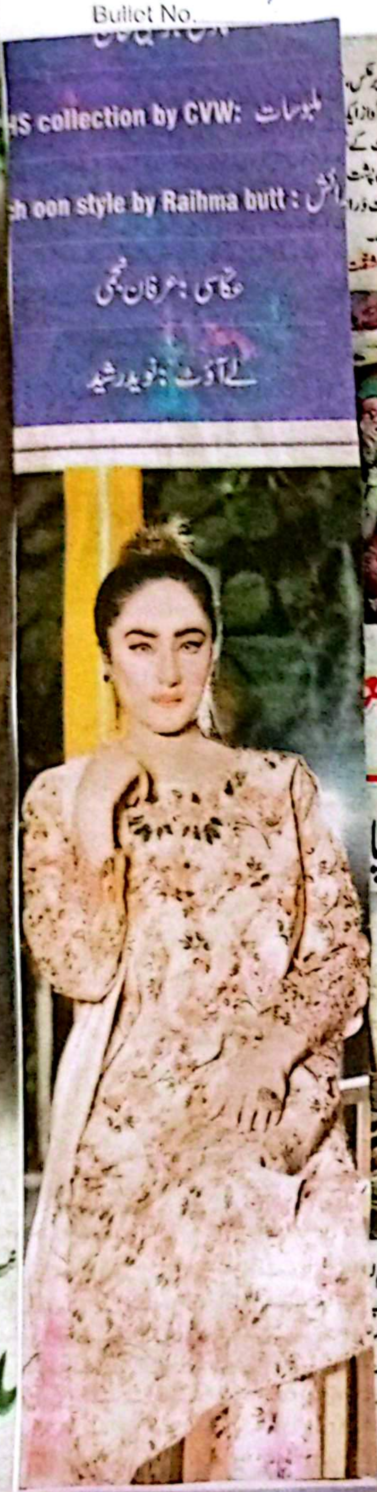

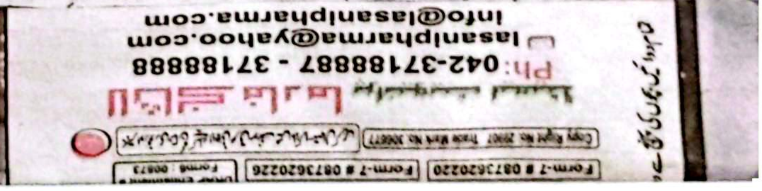

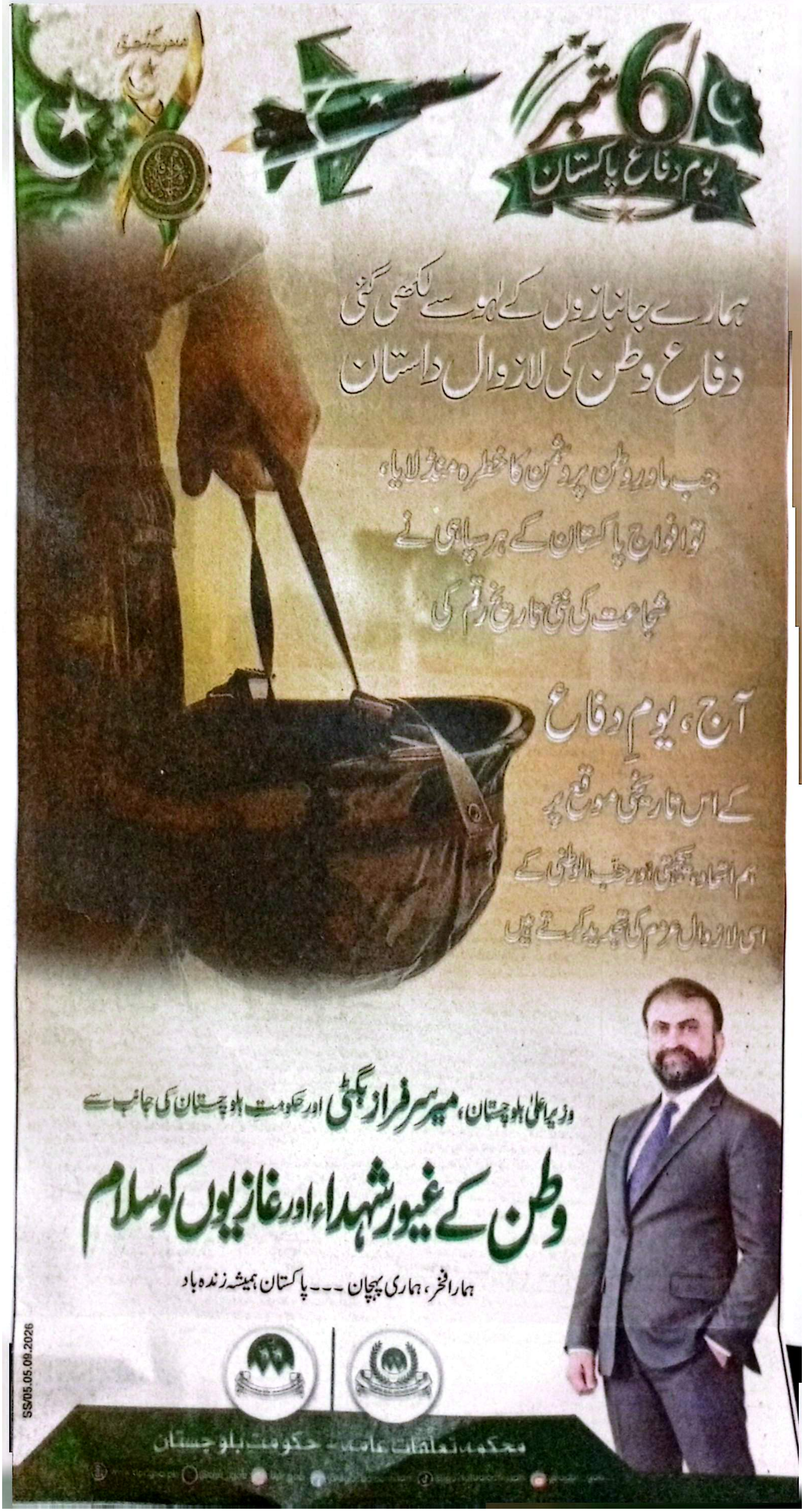
6 ستمبر
یوم دفاع پاکستان
ہمارے جانبازوں کے لہو سے لکھی گئی
دفاعِ وطن کی لازوال داستان
جب مادرِ وطن پر دشمن کا خطرہ منڈلایا،
تو افواجِ پاکستان کے ہر سپاہی نے
شجاعت کی نئی تاریخ رقم کی
آج، یومِ دفاع
کے اس تاریخی موقع پر
ہم اتحاد، یکجہتی اور حب الوطنی کے
اسی لازوال عزم کی تجدید کرتے ہیں
وزیر اعلیٰ بلوچستان، میر سرفراز بگٹی اور حکومت بلوچستان کی جانب سے
وطن کے غیور شہداء اور غازیوں کو سلام
ہمارا فخر، ہماری پہچان --- پاکستان ہمیشہ زندہ باد
SS/05.05.09.2026
محکمہ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان